نام نہاد موحدوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسے کیسے خوفناک عقائد اختیار کیے؟
"باب العقائد والکلام" میں آج سے 90 سال پہلے ان گمراہ کن عقائد کو طشت ازبام کیا گیا

ملقب بہ

گمراہی کے جھوٹے خدا

۱۳۳۵ھ

تالیف وتحقیق

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا
مفتی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن

تعلیقات وحواشی

اجمل حسین قادری

نام نہاد موحدوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسے کیسے خوفناک عقائد اختیار کیے؟
''باب العقائد والکلام'' میں آج سے 90 سال پہلے ان گمراہ کن عقائد کو طشت از بام کیا گیا

ملقّب بہ

۱۳۳۵ھ

تالیف وتحقیق

امام اہلسنت مجدّد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا
مفتی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن

تعلیقات وحواشی

اجمل حسین قادری

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

نام کتاب	باب العقائد والکلام (۱۳۳۵ھ)
لقب	''گمراہی کے جھوٹے خدا'' (۱۳۳۵ھ)
تنقید وتنظیم	امام اہلسنت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن
تعلیقات وحواشی	محمد اجمل حسین قادری رضوی
تحسین	استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا ابو الضیاء محمد عبد الرشید قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ (قطب آباد شریف جھنگ)
تقریظ	مولانا محمد ظفر اللہ عطاری دام اقبالہ
پروف ریڈنگ	مولانا محمد اکمل حسین رضوی
اشاعت اول	۱۱ ربیع الغوث شریف ۱۴۲۴ھ بمطابق 12 جون 2003ء بروز جمعرات
کمپوزنگ	غلام محمد یاسین خاں
ناشر	انیس احمد نوری مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر
ہدیہ	1[illegible]0/- روپے

ملنے کے دیگر پتے

فون نمبر

(۱) سنی کتب خانہ دکان نمبر 2 مرکز الاولیس ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور 7247395

(۲) ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور، ضیاء القرآن پبلیکیشنز انفال سنٹر اردو بازار کراچی

(۳) مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور

(۴) مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

(۵) مکتبہ امام احمد رضا خان جنوبی گیٹ غلہ منڈی ساہیوال

(۶) بوئے رضا لائبریری 335-A سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ

(۷) فکر رضا لائبریری 32-B ملک منیر روڈ حافظ سٹریٹ شفیع ٹاؤن سانده لاہور

عرضِ ناشر

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

امابعد!

کتاب ہذا ملقب بہ ''گمراہی کے جھوٹے خدا'' عرصہ چودہ سال قبل بغیر تعلیقات وحواشی کے استاذ العلماء حضرت علامہ مناظرِ اسلام مولانا محمد عبدالرشید قادری رضوی جھنگوی دام اقبالہ نے جھنگ سے شائع کرایا۔اور اس کے حواشی بہ نام ''الصمام الرضویہ علی اعناق الوہابیہ'' کا ذکر بھی فرمایا۔ واللہ اعلم ورسولہ۔ اس خدمت عالیہ کو سرانجام دینے میں کیا موانع درپیش ہوئے۔ الغرض عرصہ سے خواہش تھی کہ کتاب مع حواشی کے شائع ہو مگر اس کے آثار واشتہار نظر نہ آتے تھے۔

گذشتہ عشرہ بندہ داتا نگر میں حاضر ہوا تو عزیزم اجمل حسین قادری سے ملاقات ہوئی تو انہوں اس کتاب کے تعلیقات وحواشی کے مبیضہ صفحات کی زیارت کرائی تو اس کے مزید سے مزید اشارات وتحقیقات پڑھنے کا تجسس ہوا۔ پڑھتا گیا تو دل باغ باغ ہوتا گیا۔

آفرین آفرین! بلاضرورت حاشیہ قطعاً نہ پایا اور اس باہمی ربط بھی نہایت ہی مناسب تھا قبل اس کے کہ میں اس کی اشاعت کی خدمت کرنے کے لئے ان سے کہتا انہوں نے خود ہی کہا کہ یہ آپ ہی شائع کرائیں۔

الحمدللہ! مجھے نہایت ہی خوشی ہوئی کہ امام اہلسنت کا عرصہ 90 سال سے لاجواب رسالہ مع تعلیقات وحواشی کے ہمارے ادارے کو شائع کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

''گر قبول افتد زہے عزوشرف''

انیس احمد نوری

شرفِ نسبت

الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ الہ وصحبہ واولیاءِ امتہ وعلماءِ اہلسنتہ اجمعین

اما بعد!

احقر کتاب ہذا کے تعلیقات وحواشی کی کاوش باسعادت کو امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا مفتی الشاہ محمد احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے نام نامی کے ساتھ معنون ومنسوب کرتا ہے۔

جن کی محبت اور تعلیمات سے نہ جانے کتنے گم کردہ راہوں کو راہ مستقیم ملا اور دین ودنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے اور ہوں گے۔

اور جن کی تحریک وترغیب سے اس خطہ عرضی کو یہود ونصاری وہنود کی غلامی سے آزادی ملی۔

اور جن کی تحریرات سے اپنے تو اپنے غیر متلاشیانِ علم کو بھی علمی شہ پارے ملے۔

اور جن کی محبت واطاعت سے ہم جیسوں کو غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اصول وقواعد کا سبق ملا۔

اور جن کی تعلیمات وفیوضات سے ہم سچے اور پکے غلام رسول بنے۔

اور جن کی نظرِ عنایت اور فیض سے بندہ ناچیز اس خدمت حقیقی کرنے کے قابل ہوا۔

زلہ رُبا چمنستان رضویت

اجمل حسین قادری رضوی

11 ربیع الغوث 1424ھ

بمطابق 12 جون 2003ء بروز جمعرات

سُرخیاں

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	ہدیہ تشکر	13
2	تقریظ	14
3	کچھ اپنی باتیں	15
4	حمدِ باری تعالیٰ	19
5	تعریف توحید	20
6	مقدمہ از امام اہلسنت	21
7	فلاسفہ ایسے کو خدا کہتے ہیں	28
8	تعلیقات وتحقیقات	29
9	چند فلاسفروں کی تاریخ	33
10	فلاسفہ اور متکلمین کا اختلاف	37
11	عقیدہ باطلہ	38
12	چند فلسفیوں کا حال و مقام	42
13	فلسفہ کے رد میں اکابر کی کتب	43
14	فلسفہ کے رد میں علمائے اہلسنت کی تصانیف	45
15	باب فلاسفہ کے حواشی	58
16	آریہ ایسے کو خدا کہتے ہیں	59
17	تعلیقات وتحقیقات	62
18	آریہ کے مشہور رسائل	64

ہدیۂ تشکر

بحضور

استاذ العلماء پیر طریقت رہبر شریعت استاذی حضرت علامہ مولانا الحافظ ابو الضیاء محمد عبدالرشید رضوی جھنگوی دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ قطبیہ رضویہ قطب آباد شریف جھنگ

راقم الحروف قبلہ استاد محترم کے حضور مسودۂ ہذا لے کر حاضرِ خدمت ہوا تو آپ نے بوجہ ناسازیٔ طبیعت و عدیم الفرصتی مکمل پڑھنے اور تقریظ لکھنے سے انکار فرمایا۔ بندہ کے اصرار کرنے پر چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھ کر سنانے کی اجازت پائی اور عرض کی کہ حضور کچھ نامناسب باتیں یا غلطیاں ہوں تو تصحیح فرمادیں۔

الغرض آپ نے ان حوالہ جات میں اضافہ فرماتے ہوئے فرقہ باطلہ کی اصل کتب بھی دکھائیں۔

اور اس سعی کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اس کے کچھ حصے کا حاشیہ میں نے بھی لکھنے کا ارادہ کیا مگر پیرانہ سالی اور تدریسی خدمت کے شغل مانع ہوئے لہذا میں تو اسے بھی کافی و جامع سمجھتا ہوں پھر بھی مزید تسلی و مشورہ کرتے ہوئے شائع کردیں۔ اور انشاء اللہ العزیز آئندہ ایڈیشن پر مزید اضافے اور حواشی لگانے کی سعادت حاصل کروں گا۔

راقم الحروف قبلہ استاذی کے اس عظیم تعاون و توشیح پر آپ کے حضور ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ علمائے اہلسنت بالخصوص قبلہ موصوف پر دین و دنیا میں لاتعداد انعامات کا نزول فرمائے۔ آمین۔

زلہ ربا چمنستان رضویت
اجمل حسین قادری رضوی

تقریظ

حضرت علامہ مولانا محمد ظفر اللہ عطاری دام اقبالہ
(جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور)

حامداً و مصلیاً۔ بندہ نے زیر تسوید کتاب کو چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھا۔ ماشاء اللہ برادرم موصوف نے بڑی تحقیق و تبیین سے مناسب تعلیقات و حواشی سے مرصع کیا ہے۔

اور عامتہ المسلمین کے لئے یہ کتاب معلومات کا عظیم خزانہ ہے جس میں ان تمام فرقوں و مذاہب کا اصل ماخذ، مشن، کتب، بانیان اور ان کے عقائد پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو جو کہ توحید رحمانی اور توحید شیطانی میں واضح فرق دکھا رہی ہے۔ اور تمام علم دوست حضرات کو اس کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

برادرم موصوف اس سے قبل بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتب پر تسہیل و تحشیہ کی خدمت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید سے مزید دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے اور ان کو نافع خلائق بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین

محمد ظفر اللہ عطاری

12 ربیع النور شریف 1424ھ

بروز جمعرات

کچھ اپنی باتیں

سبحنک یا من تعالیٰ عما یقول المجسمه الظالمون علوا کبیرا ○ صلی وسلم وبارک علی من اتانا بشیرا نذیرا ○ داعیا الیک باذنک سراجاً منیرا وعلی اله وصحابه واهلبیته وجماعته کثیرا کثیرا.

بعدہ حمد وصلوۃ

اسلامی عقائد میں پہلا عقیدہ توحید باری تعالیٰ ہے جبکہ غیر اہلسنت تمام فرقے اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب کو معیوب جانتے ہیں، بے بس سمجھتے ہیں معاذ اللہ اسے جھوٹا مکار کہتے ہیں۔ یہ لوگ بھی دیگر کفار، دہریے، یہود ونصاریٰ، مجوس وہنود، کی طرح جہنم کے مستحق ہیں۔

جب ان اسلامی فرقوں سے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و عظمت میں ان کے اکابر کی خلاف احتیاط عبارات اور گرفت کی اور انہیں توبہ کے لئے کہا تو انہوں نے اپنی ان عبارات کفریہ پر نہ تو فتویٰ لگایا اور نہ ہی ان کفر بکنے والوں سے رجوع وگریز کیا۔ اور نہ انہیں ان عبارات کی وجہ سے کافر ومرتد کہا۔ برعکس اس کے توحید توحید کی رٹ لگانی شروع کر دی تاکہ عام لوگ ہماری ان عبارات پر گرفت نہ کریں۔

امام اہلسنت نے ان کی کتب سے اخذ کر کے یہ رسالہ عجالہ تحریر فرمایا۔

ان سب گمراہوں کی گمراہی کی وجہ یہ ہے کہ اس کی صفات عالیہ مقدسہ کو اپنی (بندوں) کی صفات پر قیاس کرتے ہیں۔ راقم الحروف نے کتاب ہذا ''گمراہی کے جھوٹے خدا'' کا بالتفصیل مطالعہ کافی عرصے سے کیا ہوا تھا۔ مگر اس کی حاشیہ آرائی کی وجہ کچھ یوں ہے کہ بندہ فتاویٰ رضویہ شریف کی جلد اول کا بالاستیعاب مطالعہ کر رہا تھا تو ایک اہم سے اہم تر مسئلہ کی عبارت:

''مسلمان کی تخصیص اس لئے کہ کافر تیمم کا اہل نہیں اس کا تیمم باطل ہے۔

اگر کافر نے وضو کیا پھر اسلام لایا .... لیکن تیمم میں نیت شرط ہے اور نیت اللہ عزوجل کے لئے کافر اسے جانتا ہی نہیں اس لئے نیت کیا کرے گا۔ کفر کہتے ہی اسے ہیں اللہ سبحانہ کو نہ جانے۔ تنبیہ جلیل یہ بات ناواقف کی نگاہ میں بعید ہے اور اس کا بیان نہایت مفید ہے لہذا فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اسے چند مختصر جملوں میں بیان کیا ہے۔ جن سے روشن ہو کہ تمام کفار اگرچہ کلمہ گو نماز گزار ہوں اللہ عزوجل کو ہرگز نہیں جانتے اور اسے کوئی ایسا نہیں جو اسے بُرے بُرے عیب بڑے بڑے دھبے نہ لگاتا ہو۔ اس بیان پر اطلاع لازم ہے تاکہ مسلمان اس سے پرہیز کرے اور اپنے رب کی محبت اور حمایت میں ان سے نفرت اور گریز کرے۔

باب العقائد والکلام (1335ھ) تاریخی نام

''گمراہی کے جھوٹے خدا'' (1335) تاریخی لقب

یہ ایک نہایت مختصر مگر انشاء اللہ تعالیٰ کمال مفید رسالہ ہے اگر کوئی سنی عالم رسائل فقیر سے اس کے دعاوی کا بیان لے کر تفصیل دے اور موقع بہ موقع مناسب فوائد کے اضافے سے اس کی شرح لکھے تو ان تمام فرقوں کی دندان شکنی کا بعونہ تعالیٰ کافی مسالہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول)

پر نظر پڑی تو خیال ہوا کہ الحمد للہ، الحمدللہ راقم الحروف اپنے محبوب کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر کرم سے سُنی ہے اور بفضلہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے حضور دعا بلکہ اس کے فضل کرم سے اہل سنت ہی رہے گا تو کیوں نہ کسی سنی عالم سے معاونت لے کر یہ خدمت دینی کرنے کا شرف حاصل کرے۔

الغرض دو سنی علماء کے تعاون و تعلیم سے یہ رسالہ نافعہ مکمل ہوا اور انشاء اللہ العزیز اس میں کوئی قابل ہتک و قابل گرفت الفاظ نہ پائیں گے۔

اور بصد شکریہ ان دو علمائے اہلسنت کا جن میں اول الذکر قبلہ استاذ محترم مولانا محمد عبدالرشید رضوی جھنگوی دامہ لطفہ جنکے حضور 28 صفر المظفر 1424ھ بمطابق یکم مئی 2003ء بروز جمعرات آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ اس کاوش کا ذکر سن کر بستر استراحت سے اُٹھ بیٹھے اور بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔..................

اور دوسرے میرے دوست حضرت علامہ مولانا محمد ظفراللہ عطاری جنہوں نے اپنے تدریسی اوقات سے چند لمحات عنائیت کیے اور تصحیح وتقریظ فرمائی ۔ جزاہم اللہ خیرا۔

فتاویٰ رضویہ شریف جلد اول میں مولانا محمد اسلم رضوی علیہ الرحمۃ کی زیرِ نگرانی لگائے گئے حواشی سے بھی فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

مزید حواشی کی بجائے ہم نے ان گمراہوں کے مذہب کی ابتداء عقائد و نظریات لکھ کر قارئین کی دلچسپی برقرار رکھنے کا سامان کیا ہے۔

ع گر قبول افتدز ہے عزوشرف

اس میں راقم کا کوئی کمال نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ وہ جب چاہے جس سے چاہے اپنی حجت قائم کرالے مالک ومولا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ جیسے پُر خطا سے نیکی کا کام لیا اور امید کی اللہ تعالیٰ میرے لئے یہ سعادت ذریعہ نجات بنادے گا۔ آمین اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے تصدق کتاب ہذا کو گم کردہ راہوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنادے گا۔

اس کتاب کا مسودہ ومبیضہ قلیل مدت یعنی صرف ایک ماہ میں تیار ہوا۔ الحمدللہ۔

جہاں کہیں بدمذہبوں کی عبارات نقل کرنی پڑی وہاں پر اکثر مولانا کی جگہ مولوی لکھا ہے۔ رحمتہ اللہ علیہ یا مجدد، القابات کو حذف کیا ہے کہ ہم نقل عبارت میں بھی ان کی تعظیم نہیں چاہتے۔ اعلیٰ حضرت کے متن کو بدستور رکھا ہے اور متن کے آخر

میں ✿✿✿✿ لگ دیئے ہیں اور اپنی طرف سے اضافے کو تعلیقات وتحقیقات اور حواشی کی شہہ سرخیوں سے ممتاز کیا ہے۔ اور ہر باب کا حاشیہ اس باب کے آخر میں لگا دیا ہے۔

بندہ نے باہمی مشورہ دوستاں وعلماء سے کمال احتیاط سے مسودہ تیار کیا ہے۔ لہذا پھر بھی کوئی بات نازیبا ہو وقابل گرفت ہو تو ضرور اطلاع کریں۔ بصد شکریہ کہ بعد تحقیق کے آئندہ اشاعت کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔

محمد اجمل حسین قادری رضوی

12 ربیع النور 1424ھ بروز جمعرات

حمد باری تعالیٰ

خالق بھی، کارساز بھی، پروردگار بھی
وہ جس کی ذات پردہ کشا، پردہ دار بھی

ذکر خدائے پاک جو ہے جل شانہ
تسکین روح بھی ہے، دلوں کا قرار بھی

سب ہیں اسی کے حکم سے دن ہو کہ رات ہو
شام خزاں اسی کی ہے، صبح بہار بھی

قدرت سے اس کی ، گرم سفر ہیں یہ مہر و ماہ
موج نسیم بھی ہے رواں آبشار بھی

وابستہ سب ہیں نظم قضا و قدر کے ساتھ
لیل و نہار بھی، ردش روزگار بھی

کرتے ہیں اپنے حال میں سب بندگی پہ ناز
اہل ہوس بھی، زاہد شب زندہ دار بھی

مجھ سے گنہگار کو بخشش کی ہے امید
اس سے کہ جو کریم ہے آمرزگار بھی

تعریف توحید

لغت میں توحید کا معنی یہ ہے کسی شئے کو ایک جان کر اس پر یہ حکم لگانا کہ وہ ایک ہے اور اصطلاح شریعت میں توحید کا معنی ہے۔ اعتقاد عدم الشریک فی الالوهیه وخواصها (شرح مقاصد جلد دوم ص 64) الوہیت اور اس کے خواص میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کے شریک نہ ہونے کا اعتقاد رکھنا الوہیت سے مراد وجود کا واجب ہونا ہے اور خواص الوہیت سے مراد وہ امور ہیں جو اس پر متفرع ہوتے ہیں یعنی اجسام کا خالق ہونا، جہاں کا مدبر ہونا، عبادت کا مستحق ہونا۔

تقدیم

گمراہی کے جھوٹے خدا

از

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا
مفتی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد الذی ھدانا الایمان واتانا القرآن والفرقان والصلوۃ والسلام الایمان الاکملان علی من اعطانا العلم بربنا فصح لنا الایمان. وعلی الہ وصحبہ وتابعیم باحسان

جانا جس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ اللہ عزوجل کو جاننا بحمدہٖ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی کافر کسی قسم کا ہرگز اسے نہیں جانتا کفر کہتے ہی جہل باللہ کو ہیں۔ یہاں ناواقفوں کو ایک شبہ گزرتا ہے۔ جس کا جواب کاشف صواب رافع حجاب والتوفیق من اللہ الوہاب۔

تقریر شبہ:

کافروں کے صدہا فرقے اللہ تعالیٰ کو جانتے بلکہ مانتے بھی ہیں۔ فلاسفہ تو اس کی توحید پر دلائل قائم کرتے ہیں یہود ونصاریٰ توریت وانجیل اور مجوس (آتش پرست) اپنے زعم (گمان) میں ژندواستا (آتش پرستوں کی کتابیں) کو اسی کا کلام جان کر اعتقاد رکھتے ہیں۔ آریہ اگرچہ وید (آریہ کی کتب) کو اس کا کلام نہیں جانتے مگر بزعم خود اسی کا الہام مانتے اور اسی کو مالک وخالق کل اعتقاد کرتے اور توحید کا محض جھوٹا دم بھرتے ہیں۔ ہنود وغیرہم بت پرست تک کہتے ہیں کہ سارے جہاں کا مالک سب خداؤں کا خدا ایک ہی ہے۔ عرب کے مشرک کہا کرتے مانعبدھم الالیقربونا الی اللہ زلفی یعنی وہ تو بتوں کو صرف اسی لئے پوجتے ہیں۔ کہ بت انہیں اللہ سے قریب کردیں اور لبیک میں کہا کرتے لبیک لا شریک لک الا شریکا ھولک تملکہ وما ملک ہم تیری خدمت کو حاضر ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک کہ تیرا ہی مملوک ہے تو اس کا بھی مالک اور اس کی ملک کا بھی مالک جب وہ لا شریک لک تک پہنچتے کہ تیرا کوئی شریک نہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

ویلکم قط قط تمہیں خرابی ہو بس بس یعنی آگے نہ بڑھو استثنا (مستثنٰی قرار دینا) نہ گھڑو۔ رب عزوجل فرماتا ہے ولئن سالتھم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان وزمین کس نے بنائے ضرور کہیں گے اللہ نے اور کلمہ گو فرقوں میں جو مرتد ہیں۔ وہ تو نبی وقرآن سبھی کو جانتے قال اللہ وقال الرسول سے سند لاتے ہیں نمازیں پڑھتے روزے رکھتے ہیں۔ جیسے:

قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والا۔

نیچری: نیچر سے نسبت رکھنے والا۔ سر سید احمد خان کے عقیدہ والا۔

وہابی: ابن عبدالوہاب نجدی کی نسبت سے وہابی کہلاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے گستاخ ومنکر ہیں۔

رافضی: ان کو عرف عام میں شیعہ کہا جاتا ہے۔ یہ خلفاء راشدین (ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم) کو چھوڑنے پر رافضی کہلاتے ہیں۔

دیوبندی: یہ فرقہ وہابیوں سے ہے۔

غیر مقلد: یہ چار فرقہ کے اماموں کی تقلید کے منکر ہیں۔ گمراہ وگمراہ گر ہیں۔

خذلھم اللہ تعالیٰ اجمعین پھر کیونکر کہا جائے کہ یہ اللہ عزوجل کو جانتے ہی نہیں۔

ہاں نرے دہریوں کی نسبت یہ کہنا ٹھیک ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہی نہیں۔

تقریر جواب بعون الوھاب۔ قول وباللہ التوفیق ایجاب وسلب متناقض (متضاد) ہیں جمع نہیں ہو سکتے وجود شئے اس کے لوازم کے وجود کا متقضی اور ان کے نقائص ومنافیات (جس سے نفی ہوئی ہے) کا نافی (منکر) ہے کہ لازم کا منافی وجود ہو تو لازم نہ ہو اور لازم نہ ہو تو شئے نہ ہو تو ظاہر ہوا کہ سلب شئی کے تین طریقے ہیں۔ اول خود اس کی نفی مثلاً کوئی کہے انسان ہے ہی نہیں۔ دوم اس کے لوازم سے کسی شئے کی

نفی مثلاً کہے انسان تو ہے لیکن وہ ایک ایسی شئے کا نام ہے جو حیوان ناطق نہیں۔ سوم ان کے منافات سے کسی شئے کا اثبات (Positive) مثلاً کہے انسان حیوان ناہق یا صاہل سے عبارت ہے ظاہر ہے کہ ان دونوں پچھلوں نے اگرچہ زبان سے انسان کو موجود کہا مگر حقیقۃً انسان کو نہ جانا وہ اپنے زعم باطل میں کسی ایسی چیز کو انسان سمجھے ہوئے ہیں۔ جو ہرگز انسان نہیں تو انسان کی نفی اور اس سے جہل میں یہ دونوں اور وہ پہلا جس نے سرے سے انسان کا انکار کیا سب برابر ہیں۔ فقط لفظ میں فرق ہے۔ مولیٰ عزوجل کو جمیع صفات کمال لازم ذات اور جمیع عیوب و نقائص اس پر حال بالذات کہ اس کے کمال ذاتی کے منافی ہیں۔ کفار میں ہرگز کوئی نہ ملے گا جو اس کی کسی صفت کمالیہ کا منکر یا معاذ اللہ اس کے لئے کسی عیب و نقص کا مثبت نہ ہو تو دھریے اگر قسم اول کے منکر ہیں کہ نفس وجود سے انکار رکھتے ہیں۔

باقی سب کفار دو قسم اخیر کے منکر ہیں کہ کسی کمال لازم ذات کے نافی یا کسی عیب منافی ذات کے مثبت ہیں۔ بہر حال اللہ عزوجل کو جانتے ہیں وہ اور دھریے برابر ہوتے ہی لفظ و طرز ادا کا فرق ہے۔ دھریوں نے سرے سے انکار کیا اور ان قہریوں نے اپنے اوہام تراشیدہ کا نام خدا رکھ کر لفظ کا اقرار کیا مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ارئیت من اتخذ الھہ ھوٰہ دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو خدا بنا لیا ولہذا آیۃ کریمہ لیقولن اللہ کے تتمہ میں (آخر میں) ارشاد ہوا قل الحمد للہ ھل اکثرھم لایعلمون اگر ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے کہیں گے اللہ قل الحمد للہ تم کہو حمد اللہ کو کہ اس کے منکر بھی ان صفات میں اسی کا نام لیتے ہیں۔ اپنے معبودان باطل کو اس لائق نہیں جانتے مگر کیا اس سے یہ کوئی سمجھے کہ وہ اللہ کو جانتے ہیں۔ نہیں نہیں بل اکثرھم لا یعلمون ٥ اکثر اسے جانتے ہی نہیں۔ ان ھم الا یخرصون ٥ وہ تو نہیں اپنی ہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جیسے اور بہتیرے سے معبود گھڑ لئے کہ ان ھی

الاسماء سمیتموها انتم و اباء کم ما انزل الله لها من سلطن o وہ تو بڑے نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے دھر لئے اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری یونہی اپنی اٹکل سے ایک سب سے بڑی ہستی خیال کر کے اس کا نام اللہ رکھ لیا ہے حالانکہ وہ اللہ نہیں کہ جس صفات کی اُسے بتاتے ہیں۔ اللہ عزوجل ان سے بہت بلند و بالا ہے تعالیٰ الله عما یقول الظلمون علوا کبیرا o سبحن الله رب العرش عما یصفون o رہا یہ کہ یہاں اکثر سے نفی علم فرمائی اقول اولاً دفع شبہ کو اتنا ہی کافی کہ آخر یہ ان کے اکثر سے نفی ہے۔ جو اقرار کرتے تھے کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہی ہے معلوم ہوا کہ ان کا اقرار باللہ منافی جہل باللہ اور ہمارے سالبہ کلیہ کی نفی نہ فرمائے گا کہ یہ مفہوم لقب سے استدلال ہوا اور وہ صحیح نہیں اکثر سے نفی سلب جزئی ہوئی اور سلب جزئی سلب ہی کو لازم ہے نہ کہ اس کا منافی ثانیاً ایسی جگہ اکثر یہ حکم فرمانا قرآن عظیم کی سنت کریمہ ہے حالانکہ وہ احکام یقیناً سب کفار پر ہیں او کلما عهدا عهدا بعده فریق منهم بل اکثرهم لا یومنون o فان اکثر کم فسقون o ولکن الذین کفرو ایفترون على الله الکذب و اکثرهم لایعقلون ولکن اکثرهم یجهلون o یرضونکم بافواههم وتابی قلوبهم و اکثرهم فسقون o یعرفون نعمة الله ثم ینکرونها و اکثرهم الکفرون o کافروں کو فرمایا ان میں اکثر ایمان نہیں رکھتے ان کے اکثر فاسق ہیں۔ ان کے اکثر بے عقل ہیں۔ ان کے اکثر جاہل ہیں۔ ان کے اکثر کافر ہیں۔ حالانکہ وہ سب ایسے ہی ہیں یونہی یہاں فرمایا کہ ان کے اکثر نہیں جانتے حالانکہ ان میں کوئی بھی نہیں جانتا یہاں تک کہ شیاطین کے بارے فرمایا یلقون السمع و اکثرهم کذبون ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔ حالانکہ یقیناً وہ سب جھوٹے ہیں اور ان کے سوا اور آیات کثیرہ۔ اب یا تو یہ کہ اکثر سے کل مراد ہے جیسے کبھی کل سے اکثر مراد ہوتا ہے۔ کریمہ و مایتبع اکثرهم الاظنا کے تحت میں

مدارک التنزیل میں ہے المراد بالاکثر الجمیع معالم التنزیل میں ہے۔ اراد بالاکثرجمیع من یقول ذلک شھاب علی البیضاوی میں ہے یعنی ان الاکثر یستعمل بمعنی الجمیع کما یرد القلیل بمعنی العدم یعمل النقیض علی النقیض حسن وطریقه مسلو که اھ۔

یعنی اکثر بمعنی کل ہے جیسے قلیل بمعنی معدوم استعمال ہوتا ہے اور ایک نقیض کی مراد پر دوسری نقیض کو مراد لینا اچھا اور مروج طریقہ ہے۔

اقول لکن لا شک ان منھم من لا یتبع ظنا ولا وھما ولا ادنیٰ شبھه انما یتبع ھوی نفسه عنادا استکبارا یعرفونه کما یعرفون ابناء ھم ٥ فلما جاؤھم ماعرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکفرین ٥ جحدوابھا واستقنتھا انفسھم ظلما وعلوا وقد سلفت الایة یعرفون نعمة الله ثم ینکرونھا نعمة الله محمد صلی الله علیه وسلم قاله اھل عباس رضی الله تعالیٰ عنھما ۔ میں کہتا ہوں لیکن اس میں شک نہیں کہ ان کے بعض ظن اور وہم اور کسی ادنیٰ شبہ میں مبتلا نہیں وہ تو قطعاً عناد اور تکبر کی بنا پر نفسانی خواہش کے پیروکار ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خوب جانتے ہیں۔ جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور جب انکی پہچان کے مطابق شریف ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا تو کافروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ نیز فرمایا انہوں نے ان کا انکار کر دیا باوجودیکہ دلی طور پر وہ یقینی سمجھتے تھے۔ یہ انکار ظلم اور تکبر کی بنا پر کیا۔ پہلے آیہ کریمہ گزری کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور پھر اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ ابن عباس کے قول کے مطابق نعمۃ اللہ سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اقول یا یہ کہ ان میں سے جو علم الٰہی میں ایمان لانے والے ہیں۔ ان کا استثناء فرمایا جاتا ہے۔ وھو مسلک حسن نفیس ذھب الیه خاطری بحمد

الله تعالیٰ اول وهله ثم رایت العلامه ابا السعود اشار الیه فی ارشاد العقل والسلیم حیث قال تخصیص اکثرهم للتلویح بما سیکون من بعضهم من اتباع الحق والتوبه۔

یہ نفیس اور حسن مسلک ہے۔ ابتداً ہی میرا دل اسکی طرف مائل ہوا۔ پھر میں نے علامہ ابوالسعود کوارشادالعقل وسلیم میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پایا جہاں انہوں نے فرمایا کہ خصوصیت سے اکثر کفار کا ذکر اس لئے کہ ان میں سے بعض حق کی اتباع اور توبہ کو پالیں گے۔

مشرکین کا جہل باللہ تو اسی کریمہ سے ثابت جس سے ان کا جاننے پر شبہ میں استدلال تھا مدعیان توحید پر کلام کیجئے جن میں نصاری بھی باوصف تثلیث اپنے آپ کو شریک کرتے ہیں اور شرع مطہر نے بھی ان کے احکام کو احکام مشرکین سے جدا فرمایا۔

فلاسفہ ایسے کو خدا کہتے ہیں۔

جو صرف ایک عقل اول کا خالق ہے دوسری چیز بنا ہی نہیں سکتا تمام جزئیات عالم سے جاہل ہے۔ اپنے افعال میں مختار نہیں اجسام کو معدوم (فنا کرنا، مٹانا) کر کے پھر نہیں بنا سکتا ولہذا حشر اجساد (روز حشر اٹھنا) کے منکر ہیں۔ آسمان اس نے نہ بنائے بلکہ عقلوں نے اور ایسے مضبوط گھڑے کہ فلسفی خدا انہیں شق نہیں کر سکتا ولہذا قیامت کے منکر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ:

کیا انہوں نے خدا کو جانا

حاش للّٰہ سبحٰن رب العرش عما یصفون۝

تعلیقات و تحقیقات

حکمت، مسائل علمیہ میں غور و فکر، اشیاء کے حقیقی نفس الامری حالات معلوم کرنا، مبادی اور علل (علت کی جمع) کا بقدر طاقت بشریہ معلوم کرنا۔

تاریخ فلسفہ:

بقول عربی مؤرخ مسعودی کے ابتدا یونانی فلسفہ ایتھنز Ethense میں رائج تھا لیکن بادشاہ آگسٹس نے اسے ایتھنز سے اسکندریہ اور روم کی طرف منتقل کیا اور بعد کو تھیوڈوسیئس نے روم کے مدارس بند کر دیئے اور اسکندریہ کو یونانی دنیا کا تعلیمی مرکز بنا دیا۔ (ملخصا D.D.Lacture Marani & D.oleri. Suryani (Bristah University یونانی فلسفہ سے متاثر ہو کر ناسٹک فرقہ (ملحدوں کا گروہ) وجود میں آیا۔ اس کی نفسیاتی پرورش Groth ارسطا طالیس شاخ اسکندر افرودوسی ایتھنز (یونانی مشہور فلاسفر جو کہ معلم اول کہلاتا ہے اور اسکندر کا استاد و مشیر تھا) میں 198ء سے لے کر 211ء تک دیتا رہا۔

Analytig یا القیاس Phase 1 اور Topics یا الجدل Meteorlogy فضائیات مابعد الطبعیات الطبعیات کے ابتدائی پانچ کتابوں پر شرحیں شامل ہیں اور مابعد الطبعیات بقیہ کتابوں و نیز رسائل روح وغیرہ کے خلاصے ہیں۔ اس کے بعد نوفلاطونی مذہب کی بنیاد اموںیس ساکس نے ڈالی۔ اس کی باقاعدہ تحقیق و تعلیم آئینڈس کی آخری تین کتابیں ہیں۔ فی الحقیقت یہ کتابیں خلاصے کی شکل میں البعات ارسطو کے نام سے مشہور تھیں۔

فلاطینونس کے کام کو اس کے شاگرد فرفری یوس (م ۳۰۰ء) نے جاری کیا

اور اس نظام میں فلاطونی اور ارسطاطالیسی عناصر کے امتزاج کو تکمیل کو پہنچایا اور ارسطو کے حکمی طریقوں کو رائج کیا۔ فلاطینوس نے مقولات ارسطو پر مخالفانہ تنقید کی مگر فرفری یوس اور بعد کے نوفلاطونی ارسطو کی طرف لوٹے متاخرین میں اسے مصنف ''ایساغوجی'' ہونے کی وجہ سے شہرت ہے۔ جو عرصہ تک ارسطو کی کتاب قانون منطق کے لئے Preface کا کام دیتی رہی۔ اس کے فرفری یوس کے شاگرد جمبلی کوس 330ء میں مرا۔ اس نے اس مذہب سے بت پرستانہ الٰہیات کی بنیاد کا کام لیا۔

آخر میں پروکلوس آتا ہے (م 584ء) یہ نوفلاطویت کا آخری بڑا وشی متبع ہے جو اور بھی زیادہ قطعی طور پر الٰہیاتی تھا۔ (ملخصاً و ماخوذ فلسفۂ اسلام)

اوری گین نے قیصریہ کے مقام پر ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ جو کہ اسکندریہ کے مدرسے کے نمونے پر تھا۔

کلیمنٹا اور اوری گین کے تحت سوال و جواب کی صورت میں تعلیم میں جو تمام کلیساؤں میں بپطسمے (اصطباغ عیسائی مذہب کی ایک رسم جس میں بچے کے پیدا ہونے پر اس کی سر پر مقدس پانی کے چھینٹے ڈالے جاتے ہیں اور اسے عیسائی مان لیتے ہیں) کے تمام امیدواروں کو باقاعدہ طور پر تعلیم دی جاتی تھی۔ اس میں توسیع کی گئی اور اس کو ان تقریروں کے اصول پر مرتب کیا گیا۔ جن پر فلاسفہ میوزم میں عمل کیا کرتے تھے۔ اس طرح فلسفی الٰہیات کا ایک عیسائی مدرسہ کھل گیا۔ عدم مطابقت (باہمی) سے یہ معمولی اسقفی نظام تعطل کا شکار ہوا۔ شام میں انطاکیہ کے مقام پر پہلا مدرسہ مالکس کے ہاتھوں 270ء میں وجود میں آیا۔ بالآخر یہ بھی معدوم ہوگیا۔

زاں بعد سریانی زبان بولنے والی جماعت نے ایک مدرسہ نس بس یا نسنیس میں دریائے مائگڈونیس کے کنارے قائم کیا۔

مسیحیت اور فلسفہ میں یہ اشتراک ہوا کہ معاذ اللہ مسیح ابن اللہ ہے۔ (بحوالہ آر

یوسی مباحثہ)۔

پھر ڈیوڈورس، تھیوڈور ساکن ماپ شستا کی باری آئی۔ یہ دونوں مذہب و مکتب فکر کا بانی تھے اور انطاکیہ شام سے متعلق تھی اور انطاکیہ کے ہی ایک راہب نسطوروس (آتش پرستوں کا پیشوا) نے تائید کی جو 428ء میں قسطنطنیہ کا بشپ یا بڑا پادری بنایا گیا۔

نسطوریوں کی علیحدگی پر مدرسہ اڈیسہ ان لوگوں کا مرکز بن گیا تھا۔ جو ایفیس کے فیصلوں کو تسلیم کرتے تھے۔ 439ء میں بادشاہ زینو نے اس کو بند کر دیا۔ پھر نسطوریوں نے نس بس میں مدرسہ کو از سر نو کھولا۔

جٹسنس نے ایتھنز مدارس کو 529ء میں بالکل بند کر دیا۔ 550ء میں مرحب نے جس نے مجوسیت سے مسیحی مذہب اختیار کیا اور جو نسطوریوں کا لطریق بن تھا۔ اس نمونہ پر سلوشیامین ایک مدرسہ قائم کیا کچھ عرصہ بعد ایران کے بادشاہ خسرو نو شیرواں نے خزستان میں جندشاپور کے مقام پر ایک مجوسی مدرسے کی بنیاد ڈالی۔ جہاں صرف یونانی اور سریانی کتابوں ہی کا درس نہ دیا جاتا تھا بلکہ ہندوستان سے آئی ہوئی فلسفی اور حکمی تحریرات کا پہلوی (ایرانی فارسی زبان) یا قدیم ایرانی میں ترجمہ کیا گیا۔

بارسوما کا استاد الیس نے نس بس کے مدرسہ کو از سر نو کھولا یہ (الیس) مدرسہ اڈیسا کے آخری زمانہ میں تھا۔ اس کے روشن ستاروں میں سے تھا۔ اس نے فرفری یوس کی ایساغوجی کا سریانی میں ترجمہ کیا۔ یہ کتاب ارسطو کی آرگنن سے پہلے منطق کی مسلمہ کتاب تھی۔

پروبس (انطاکیہ کا پادری مشہور تھا) نے ایساغوجی کتاب اور ارسطو کی کتاب ابصارت Hermeneutica۔ المغاط۔ Soph Elench القیاس Analytica priora کی شرحیں لکھی ہیں۔

6ویں صدی کے نسطوری سکالرز میں پال فارسی بھی ہے جس نے منطق پر ایک کتاب تصنیف کی تھی اور اسے شاہ خسرو کے نام سے معنون Dedacate کیا۔ یہ کتاب ایم لینڈ کی اینلٹیکا سریکا Analertg syrica میں شائع ہو چکی ہے۔

جارج 686ء میں عربوں کا بشپ بنایا گیا تھا۔ خود اتھانیسیس ساکن بلا کا شاگرد تھا۔ اس نے ارسطو کی کتاب منطق آرگینن کا پورا ترجمہ کیا ہے اور دیگر تراجم مقولات، الصبارت القیاس برٹش میوزیم میں محفوظ ہے۔

جنیسن نسطوری عیسائی نے فرفری یوس اور ارسطو کی کتب کے تراجم کے بعد نکولس، دمشی کی سوما اسکندر فردسی کی شرح جالینوس، دیوس، کورس پال ساکن احینا اور بقراط کی بیشتر تصانیف کا سریانی میں ترجمہ کیا۔ اس کے بیٹے اسحاق نے بھی ارسطو کے الروح Deaninaa کا ترجمہ کیا۔ اس کے ہم عصر مصنفین ونہا۔ یا الیس اور ایزددو نہانے ارسطو کے منطق آرگینن کی شرح لکھی۔ 12ویں صدی میں دیونیوسلوس ابن صلیبی ہے۔ جس نے ایسا غوجی مقولات، العبارۃ، القیاس پر شرحیں لکھیں۔ 13ویں صدی کے اوائل میں یعقوب ابن شکا کو آتا ہے یہ مکالمات کے مجموعہ کا مرتب ہے۔

سریانی کے فلسفی مصنفین کا سلسلہ تیرہویں صدی عیسوی میں گری گرے بارہبرئس یا الوالفرج پر ختم ہوتا ہے۔ جس کی کتاب قرأت العیون، منطق کا مجموعہ ہے۔ جس میں ایسا غوجی اور ارسطو کے مقولات وغیرہا کتب کا خلاصہ ہے۔ زبدۃ الحکمت اور الشغل المشاغل کے نام سے بھی چند ایک گمراہ کن مواد ہیں۔

کندی کے بعد اسلافی فلسفے کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بعد سب سے بڑا فلسفی محمد بن محمد بن طرخان ابونصر الفارابی [1] م 339ھ ہے۔ یہ ترکی النسل تھا اور شیعت کی طرف خاصا رحجان تھا۔ فارابی عیسائی طبیب متابن یونس سے منطق کی تعلیم حاصل کرتا رہا اور فلسفہ میں اس قدر دلچسپی رکھتا کہ اس نے Deanema کتاب کو

200 بار اور طبیعیات کو 40 بار پڑھا۔ 334ھ 946ء میں ہمدانی شیعہ شہزادہ سیف الدولہ نے دمشق پر قبضہ کرلیا تو فارابی اس کے ظل عاطفت رہنے لگا۔

ڈی اولیری فلسفہٗ اسلام میں لکھتا ہے کہ اس زمانے میں اہل سنت تو صاف طور پر فلسفے کے مخالف تھے۔ مختلف شیعی فرماں رواہی حکمت و فلسفہ کی سرپرستی کرتے تھے۔ (ص ۱۲۵ فلسفہ اسلام)۔

سیف الدولہ نے خزانہ عامرہ سے اس کا چار درہم یومیہ وظیفہ مقرر کر دیا کیونکہ فارابی نے اپنی ضروریات کو اتنی ہی حقیر رقم تک محدود کر دیا تھا۔

(ابن خلکان 3/A 10-369)

چند فلاسفروں کی تاریخ:

علم منطق کا باضابطہ اظہار سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوا۔ مخالفین توحید و رسالت کو عاجز و ساکت کرنے کے لئے انہوں نے بطور معجزہ استعمال کیا۔ پھر ان علوم کو یونانیوں نے اپنایا۔ چنانچہ یونان میں بڑے رتبے کے درج ذیل یہ پانچ فلسفی گزرے ہیں۔

(1) بندقیس 500 قبل مسیح زمانہ داؤد علیہ السلام میں گزرا، حضرت لقمان سے علم و حکمت حاصل کرنے کے بعد یونان واپس آ گیا۔

(2) فیثا غورس یہ اصحاب سلیمان علیہ السلام کا شاگرد تھا۔

(3) سقراط یہ فیثا غورس کا شاگرد تھا۔ بتوں کی پرستش سے مخلوق کو روکنے اور دلائل کے ساتھ خالق باری کی طرف توجہ دلانے پر بادشاہ وقت نے قید کرا کے زہر دلایا۔

(4) افلاطون یہ بھی فیثا غورس کا شاگرد تھا اور خاندان اہل علم سے تھا۔ سقراط کی موجودگی میں قریب قریب گمنام سا رہا اور اس کے بعد اس نے اپنا نام پیدا کیا۔

(5) ارسطا طالیس نیقو ماخوش کا بیٹا تھا اور صاحب المنطق کے لقب سے مشہور ہوا۔ بعد کے سارے فلاسفہ ارسطا طالیس ہی کے رہین منت اور خوشہ چیں ہیں۔

ان پانچ کے بعد دوسرے درجے پر ''تالیس المطلی'' صاحب فیثا غورس ''ذی مقراطیس'' اور ''انکسا غورس'' ہیں اور ارسطو کی کتابوں کے شارح ہونے کی حیثیت سے حسب ذیل فلسفی مشہور ہیں۔

(۱) تاؤ فرسطس (۲) اصطفن (۳) لیس یحییٰ بطریق اسکندریہ (۴) امونیوس (۵) سلیقوس (۶) شباؤن (۷) فرفوریوس (۸) ثامطیوس (۹) افرودیسی۔

یونان میں بعض دوسرے فنون کے بھی بڑے بڑے کاملین گزرے ہیں مثلاً بقراط و جالینوس علم طبیعات و طب میں ہیں۔ ''اقلیدس'' علم ہندسہ میں، ''ارشمیدس'' علم الاذائر میں، ''بطلیموس'' اور ''دیوجانس کلبی'' علم المناظرہ النجوم میں آپ اپنی نظیر تھے۔

مسلمان بادشاہوں میں سب سے پہلے عباسیہ خاندان کے خلیفۂ ثانی ابو جعفر منصور نے علم فقہ کے ساتھ ''فلسفہ''، ''منطق'' اور ''ہیئت'' کو بھی حاصل کیا۔

اس کے کاتب عبداللہ ابن المقفع الخطیب الفارسی مترجم ''کلیلہ و منہ'' نے ارسطو کی حسب ذیل تین کتابیں عربی میں ترجمہ کر کے منطقی کے لقب سے شہرت حاصل کی۔

(۱) قاطیعوریاس (۲) ارمنیاس اور (۳) انولوطیقا

خاندان عباسی کا ساتواں نامور خلیفہ مامون الرشید 198ھ میں جب تختِ خلافت پر بیٹھا تو اپنے ذوق کی بنا پر ان فنون کی طرف متوجہ ہوا۔ چنانچہ مامون کے لکھنے پر قیصر روم نے ارسطو کی کتابوں کا ذخیرہ بھیج دیا۔ (وزیر جمال الدین قفطی نے اخبار الحکماء میں اس کی تفصیل درج کی ہے)۔

پھر چوتھی صدی ہجری میں شاہ منصور ابن نوح سامانی کی درخواست پر حکیم ابو نصر فارابی نے ان کو مرصع و مہذب کر کے معلم ثانی کا لقب حاصل کیا۔

سلطان مسعود نے شیخ الرئیس ابو علی ابن سینا التوفی 427ھ/ 1037ء کو اپنا وزیر بنا کر تصانیفِ فارابی سے اقتباس کرا کے کتابیں لکھوائیں۔ سوءِ اتفاق کہ اس جا نکا وسر مغزمی کے بعد کتب خانہ نذرِ آتش ہو گیا تو ابنِ سینا محافظِ علوم بن گئے۔ چنانچہ اب جو کچھ ہے اسی کی محنت کا ثمرہ ہے۔

اس کے بعد ابو محمد ابن احمد اندلسی و محمد ذکریا بازاری صاحب تصانیف کثیرہ التوفی 320ھ/ 932ء نے بھی چوتھی صدی ہجری میں اس پودے کو پروان چڑھانے میں کسر اٹھا نہ رکھی۔

پانچویں صدی ہجری .اور اس کے بعد امام ابو حامد محمد ابن غزالی التوفی 505ھ علامہ ابن ارشد التوفی 1198ء، امام فخر الدین رازی التوفی 606ھ، ابن تیمیہ الحرانی 768ھ/ 1337ء، نجم الدین فجوانی، ابن سہلان اور افضل الدین خونجی وغیرہم نے ان فنون میں نئی نئی باریکیاں پیدا کیں۔ ابنِ خلدون نے ان تمام حضرات کا تذکرہ بڑے عمدہ پیرایہ میں کیا ہے۔

اس کے بعد نصیر الدین محقق طوسی، قطب الدین رازی، صدر الدین شیرازی، ملا جلال محقق دوانی، ملا محمود جون پوری صاحب شمس بازغہ و فرائد وغیرہم نے اس فن کو چار چاند لگائے۔ یہاں تک کہ سلاطین مغلیہ کے عہد میں عرب و عجم کے اہل فضل و کمال کا ایک جم غفیر تھا۔ (بحوالہ خون کے آنسو ص 40 - 38)۔

<u>ابن سینا:</u>

ابن سینا نے فارابی کی تقلید کی۔ (م <u>428</u>ھ مطابق <u>1027</u>ء) یہ امیر الحمیر (بے وقوفوں کا سردار) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس کے پھیلے ہوئے جہالت کے سیلاب کو حجۃ الاسلام امام محمد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے روکا۔ (456ھ/505ھ)۔

چند دیگر ذرائع:

عبداللہ بن میمون نے ایک جماعت بنائی اور اس کا قائد خود بنا اور اپنے ساتھیوں کو فری میسن (از قسم جادو ہے) کی تعلیم کے سات مدارج میں منظم کیا۔ بعد میں یہ مدارج 9 ہو گئے۔

رسائل اخوان الصفا:

ان کی تعداد 51 ہے۔ یہ رسائل کلکتہ میں طبع ہو چکے ہیں۔ اس ضخیم مجموعے کے بعض اجزا کو پروفیسر De-Trasy نے 1858ء سے 1872ء تک اپنے تبصرے کے ساتھ شائع کیا ہے اور 1876ء میں 1879ء میں میکرو کارمس (عالم کبیر) اور مائکرو کارمس (عالم صغیر) کے ناموں سے اس مجموعہ کے خلاصے شائع ہوتے رہے۔ اس مخزن میں روح رواں زید بن رفاعہ معلوم ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ابوسلیمان محمد، ابوالحسن الزنجانی، ابواحمد المہرجانی اور العوفی شریک تھے۔

یہ رسائل جدید نظریات تو پیش نہیں کرتے۔ بلکہ صرف اس مواد کو پیش کرتے ہیں جو اس وقت رائج تھا۔

اسلامی ادوار میں فلاسفہ کا عروج صرف دو سو سال تک رہا۔ 1000 سے 1200ء تک اس کے بعد زوال پذیر ہوتا گیا۔

سوفسطایہ حقائق کے ثبوت فی نفس الامر کے منکر ہیں اور ثبوت علی حسب الاعتقاد کا اعتراف و اقرار کرتے ہیں اور ان کا یہ زعم ہے کہ تمام اشیاء اعتقاد کے تابع ہیں۔ اگر کسی شی کو تم جوھر اعتقاد کر لو تو وہ جوہر ہے عرض سمجھ لو تو عرض ہے حادث سمجھ لو تو حادث، قدیم سمجھ لو تو قدیم ہے۔ حاصل کلام یہ ہوا کہ ہر شئی اعتقاد معتقد کے تابع ہے۔

نفس الامر میں کوئی چیز ان کے یہاں معتبر نہیں ہے۔ (ماخوذ مفتاح الفلاح)۔

سوفسطائیہ کی وجہ تسمیہ:

سوف کا معنی علم اور حکمت ہے اور اسطا کا معنی جعلی اور غلط ہے اور اسی سوفسطا سے سفطۃ مشتق ہے۔ جس کا معنی ایسی دلیل جو وہمیات اور مشکوک قضایا سے مرکب ہو حاصل کلام یہ کہ اس فرقہ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ اس فرقہ کی بنیاد ہی جعل سازی وہم اور شک پر ہے۔ (ماخوذ ایضاً)

لطیفہ:

ابو القاسم بلخی حکایت کرتے ہیں کہ ایک سوفسطائی شخص کسی متکلم کے پاس آیا جایا کرتا تھا ایک بار ان کے پاس آیا اور کچھ مناظرہ کیا۔ ان عالم نے کسی سے کہہ دیا کہ اس شخص کی سواری کہیں لے جاؤ۔ جب وہ سوفسطائی باہر آیا تو اپنی سواری کو نہ پایا۔ عالم کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میری سواری چوری ہوگئی۔ عالم نے جواب دیا کہ یہ کیا کہتے ہو۔ شاید تم سواری پر نہ آئے ہوگے۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔ عالم بولے سچ بولو۔ وہ کہنے لگا میں اس امر کا یقین کرتا ہوں۔ عالم نے بار بار کہنا شروع کیا کہ یاد کر لو۔ وہ کہنے لگا آپ کیا فرماتے ہیں یہ کچھ یاد کرنے کی بات نہیں۔ مجھ کو کامل یقین ہے کہ میں سوار ہو کر آیا ہوں۔ عالم نے کہا پھر تم کیونکر دعویٰ کرتے ہو کہ اشیاء کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ حالتِ بیداری اور حالتِ خواب یکساں ہے۔ سوفسطائی لاجواب ہوا اور اپنے مذہب سے رجوع کیا۔

فلاسفہ اور متکلمین کا اختلاف:

فلاسفہ کے نزدیک ہر جسم ہیولی اور صورت سے مرکب ہے۔ جبکہ ان کے نزدیک جزء لایتجزی باطل ہے۔ متکلمین کے نزدیک ہر جسم اجزاء لایتجزی سے مرکب ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے تہافتہ الفلاسفہ لکھ کر ایوانِ فلاسفہ کو مکمل تباہ کر دیا پھر تقریباً 100 برس بعد ابن رشد کی تہافتہ التہافہ سے پھر اٹھ کھڑا ہے۔

ڈاکٹر ڈی اولیری لکھتا ہے کہ ابن سینا مشرقی فلاسفروں میں آخری ہے اس کے بعد طوسی کا نمبر ہے۔ دو وجہوں نے مل کر ایشائی اسلامی ممالک میں فلسفے کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اول تو یہ شیعی بدعتوں سے بہت ہی زیادہ وابستہ ہو گیا تھا اور اس لئے راسخ العقیدہ اہل سنت و جماعت کی نظروں میں بدنام تھا۔ دوسرے خود شیعی فرقوں نے جن میں تمام غالی فرقے داخل ہیں۔ جو زیادہ تر فلسفے کے مطالعے پر متوجہ تھے۔ ماقبل اسلام کے چند ایسے مذہبی نظریات کو اختیار کر لیا تھا۔ مثلاً تناسخ وغیرہ جو حکمی تحقیق کے لئے مضر تھے۔ قدیم تر زمانے میں نو افلاطونیت میں بھی اس قسم کے رجحانات پیدا ہو گئے تھے۔

(ماخوذ فلسفۂ اسلام)

ابن رُشد (530ھ 595ھ) اہل مغرب میں ایوروز کے نام سے مشہور ہے۔ عربی فلاسفہ میں سب سے بڑا اور تقریباً آخری فلسفی تھا۔ اس کے زیادہ مداح یہودی تھے۔ 16ویں صدی میں اس کے فلسفہ کا قطعی زوال ہو جاتا ہے۔

فلسفیوں کے چند گروہ:

عنادیہ، عندیہ، لادریہ۔ یہ فلاسفہ میں سوفطائیہ فرقہ کے نام ہیں۔

فلاسفہ کا عقیدہ باطلہ:

عرض: فلاسفہ کہتے ہیں کہ جُز لایتجزی باطل ہے۔ اگر باطل مانا جائے اور ہیولیٰ اور صورت کی قدامت باطل کر دی جائے تو اسلام کے نزدیک اس میں کیا بُرائی۔

ارشاد: اگر جُز لایتجزی نہ مانا جائے تو ہیولیٰ اور صورت کے قدم کا راستہ کھلے گا۔ ان دلائل فلاسفہ کا اُٹھانا پھر طویل وعریض مباحث چاہے گا۔ اس لئے ہمارے علمانے اسے سرے ہی سے رد فرما دیا۔ گربہ کشتن روزِ اول باید۔ دین اسلام میں ذات وصفات الٰہی

کے سوا کوئی شے قدیم نہیں۔ رب العزت فرماتا ہے۔ بدیع السموات والارض
نیا پیدا فرمانے والا آسمانوں اور زمین کا اور حدیث میں ہے کان اللہ ولم یکن معہ
شیٔ ازل میں اللہ تھا۔ اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا۔ غیر خدا کسی شے کو قدیم ماننا
بالاجماع کفر ہے۔

عرض: باری تعالیٰ کا علم قبل مخلوقات فعلی تھا وہ کس صورت سے تھا۔

ارشاد: یہ لفظ آپ نے فلاسفہ کا کہا کہ وہ علم الٰہی کو فعل وانفعال کی طرف منقسم کرتے
ہیں اور مسلمانوں کے نزدیک اللہ انفعال سے پاک ہے اور علم الٰہی صورت سے منزہ
جیسے اس کی ذات کی کنہ کوئی نہیں جان سکتا۔ یو ہیں اُس کی صفات کی۔

فلاسفہ نے جو کہا کہ علم نام صورت حاصلہ عند العقل کا ہے غلط ہے۔ اُن سفہا
(بے وقوف) نے اصل و فرع میں فرق نہ کیا۔ علم سے ہمارے ذہن میں معلوم کی
صورت حاصل ہوتی ہے نہ کہ حصول صورت سے علم۔ علم وہ نور ہے کہ جو شئے اس کے
دائرے میں آگئی منکشف ہو گی اور جس سے متعلق ہو گیا۔ اُس کی صورت ہمارے
ذہن میں مرتسم (نقش) ہو گئی۔ جب فلاسفہ اپنے علم کو نہ پہچان سکے۔ علم الٰہی کو کیا
پہچانیں گے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ذہن وصورت وارتسام ونور عرضی سب سے منزہ ہے نہ
اس کا علم حضور معلوم کا محتاج اس کا علم حضوری وحصولی دونوں سے منزہ ہے اس کا علم
اس کی صفت قدیمہ قائمہ بالذات لازم نفس ذات ہے اور کیف سے منزہ وہاں چوں و
چگوں و چرا و چساں کا دخل نہیں۔ ہم نہ اس کی ذات سے بحث کر سکتے ہیں نہ اس کی کسی
صفت سے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا۔ تفکروا فی الاء اللہ ولا تفکروا فی ذات
اللہ فتھلکوا ۔ اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو اور اس کی ذات میں فکر نہ کرو۔ کہ ہلاک ہو
جاؤ گے۔ اس کی صفات میں فکر ذات ہی میں فکر ہے اور ادراک صفات بے ادراک کنہ
ذات ممکن نہیں کہ اسکی صفات کو کسی موطن میں ذات سے جدائی محال اسی لئے انہیں

لاعین ولا غیر کہا جاتا ہے اور کنہ ذات کا ادراک مخلوق کو محال کہ وہ بکل شی محیط ہے کوئی اسے محیط نہیں ہو سکتا۔ لاجرم کنہ صفات کا بھی ادراک محال حق یہ ہے۔ وان افتاک المفتون اپنی حقیقت تو جانتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کنہ میں کلام کریں گے۔ انسان کی اس وقت تک حقیقت فلاسفہ کو معلوم نہیں انسان کی تعریف کرتے ہیں۔ حیوان ناطق، حیوان کی تعریف کرتے ہیں۔ جسم نامی حساس متحرک بالارادہ اور ناطق کی مدرک کلیات نہ جزئیات اگرچہ یہ بھی اُن کے متاخرین کی رفوگری ہے۔ اُن سفہا نے تو آوازوں پر حدود رکھی تھیں۔ گھوڑا حیوان صاہل، ہنہنانے والا جانور، گدھا حیوان ناہق، رینگنے والا جانور۔ انسان حیوان ناطق کلام کرنے والا جانور۔ انہوں نے ناطق کے معنے گھڑے مدرک کلیات و جزئیات جسے اصلا زبان عرب مساعد نہیں۔ خیر یوں ہی سہی۔ انسان نام بدن کا ہے یا نفس ناطقہ یا دونوں کے مجموع کا اول ناطق نہیں کہ ادراک کلیات شان نفس ہے نہ کار بدن دوم حیوان نہیں کہ نفس ناطقہ نہ جسم ہے نہ نامی نہ اُن کے نزدیک متحرک سوم نہ حیوان ہے۔ نہ ناطق کہ حیوان ولا حیوان کا مجموعہ لاحیوان ہوگا اور ناطق ولا ناطق کا لا ناطق عرض واقع میں کوئی شے ایسی نہیں جس پر حیوان و ناطق بمعنی مذکور دونوں صادق ہوں یہ ہے ان کا خود اپنی حقیقت کے ادراک سے عجز۔

تو از جاں زندہ وجاں راندانی ؎

پھر کنہ ذات وصفات میں کلام کیسا جہل شدید و ضلال تام ہے حق یہ ہے کہ انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہے اور روح امر رب سے ہے۔ اُسکی معرفت بے معرفت رب نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے اولیاء فرماتے ہیں۔ من عرف نفسه فقد عرف ربه جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے ضرور اپنے رب کو پہچان لیا یعنی معرفت نفس اُسی وقت حاصل ہوگی۔ جب پہلے معرفت رب ہو لے۔ زندیق لوگ اسے اس پر حمل کرتے ہیں کہ نفس ہی رب ہے اور یہ کفر خالص ہے قل الروح من امر ربی نہ کہ

معاذ اللہ ربی ۔

عرض: حاشیہ خیالی [2] پر مولوی عبدالحکیم نے لکھا کہ روح اور جسم میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری ہے۔

ارشاد: یہ کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا۔ روح یعنی نفس ناطقہ کو مادے سے مجرد مانتے ہیں یا نہیں اور جسم مادی ہے تو کیسے اتحاد ہو جائے گا۔ محال ہے نہ شرعاً صحیح نہ عقلاً فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فرمایا تو معلوم ہوا کہ بدن اور روح اور ہے۔

عرض: تو حلول ہوا۔

ارشاد: ہاں متکلمین بدن میں روح کا حلول مانتے ہی ہیں۔

عرض: روح عالم امر سے ہے۔

ارشاد: ہاں عالم امر اور عالم خلق میں فرق ہے۔ عالم خلق مادے سے بتدریج پیدا فرمایا جاتا ہے اور عالم امر۔ نرے کن سے له الخلق والامر تبرک الله رب العلمین روح عالم امر سے ہے۔ محض کن سے بنی اور جسم عالم خلق سے کہ نطفہ پھر علقہ پھر مضغہ غیر مخلقہ پھر مخلقہ ہوتا ہے۔ خلقکم اطوارا۔

عرض: اس مسئلہ جزلایتجزی میں امام رازی اور علما نے بھی توقف کیا اور دلائل فلاسفہ اس کے ابطال پر قوی معلوم ہوتے ہیں۔

ارشاد: صدرا میں بہت حجتیں لکھیں۔ جن میں نفس جز کو کوئی باطل نہیں کرتی۔ اتصال جزئین باطل کرتی ہیں۔ اتصال کو ہم بھی باطل مانتے ہیں جیسے فلاسفہ نقطہ کا وجود مانتے ہیں اور تتالی نقطتین محال جانتے ہیں۔ اقلیدس نے جو اصول موضوعہ مانے ہیں۔ ان میں یہ بھی ہے کہ نقطہ و خط و سطح موجود ہیں اور اثیر ابہری نے اپنی بعض کتب میں اس پر برہان قائم کی ہے جو شرح حکمۃ العین میں مذکور ہے اور یہ ہی ان کے یہاں مذہب محققین و جمہور ہے۔ بس تو اسی طرح سے اتصال کا ابطال لازم ہے نہ کہ نفس جز کا۔

چند فلسفیوں کا حال ومقام:

عرض: شیخ شہاب الدین مقتول کے مذہب کا کیا حال ہے۔

ارشاد: فلسفی خیالات باطلہ اس کی طرف نسبت کیے گئے ہیں۔ جس پر اُسے قتل کیا گیا۔ وہ اپنی کتاب حکمۃ الاشراق میں اگرچہ مشائین کے خلاف چلا۔ مگر فلاسفہ اشراقین کا متبع ہوا کہتے ہیں۔ سیمیا جو ایک نہایت ناپاک علم ہے اُسے آتا ہے۔ قصاب سے دنبہ خریدا۔ دنبہ لے کر چلا اور قیمت نہ دی۔ قصاب پیچھے ہولیا وہ مانگتا ہے یہ چپ چاپ چلا جاتا ہے قصاب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا کہ ہاتھ اکھڑ آیا وہ بیچارہ ڈرا کہ کہیں گرفتار نہ ہو جائے چھوڑ کر چلا گیا اور وہ درحقیقت ہاتھ نہ تھا بلکہ آستین تھی اُسے یہ فن آتا تھا۔ اسے لکھ کر حضرت جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں بداکسانیکہ چنیں کارہا کنند بداعلمیکہ بادایں کارہا آموزند۔

عرض: بعض متصوفہ نے اس کی تعریف کی ہے۔

ارشاد: حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کی ہے اور وہ بیشک امام الائمہ ہیں۔ یہ بھی سہروردی تھا۔ زمانہ بھی حضرت سے قریب ہے۔ نسبت بھی ایک ہے۔ لقب بھی ایک ہے۔ اس لئے لوگوں کو دھوکا ہوتا ہے۔ اس کی کسی بات میں برکت نہ دی گئی۔ ۳۴۔۳۵ برس کی عمر میں مارا گیا۔

عرض: معقولیوں نے اس کی بڑی تعریف کی ہے۔

ارشاد: ہاں ابن سینا کو شیخ الرئیس اور اسے شیخ الاشراق کہتے ہیں۔ (اسی سلسلے میں ارشاد فرمایا) معقولیوں نے اپنے وصف میں سے (تا) گھٹا دیا بے واسطہ اللہ تک وصول محال ہے۔ سوائے ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کے نفحات الانس شریف میں ہے۔ ایک صاحب نے زیارت اقدس سے مشرف ہو کر عرض کی۔ غزالی کیسے ہیں فرمایا۔ فاز مقصودہ اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ عرض کی فخر الدین رازی کیسے

ہیں۔ فرمایا رجل معاتب ان پر عتاب ہے۔ معاذ اللہ عقاب نہ فرمایا۔ عقاب سزا ہے اور عتاب حصہ احبا (محبوب کی جمع) ہے۔ عرض کی ابن سینا فرمایا بے میرے واسطے کے اللہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔ میں نے ایک دھول لگائی کہ تحت الثریٰ کو چلا گیا۔ یہ بعض صالحین کا خواب ہے اور امام یافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرآۃ الجنان میں ایک روایت یہ تحریر فرمائی کہ ابن سینا آخر عمر میں تائب ہوگیا تھا۔ موت سے کچھ مدت پہلے افیون کھانا چھوڑ دیا۔ باندی غلام سب آزاد کر دیئے۔ رات دن نماز و تلاوت قرآن میں مشغول رہتا تھا۔ اگر ایسا ہے تو اس کے اس شعر نے کام دیا۔

آنجا کہ عنایتے تو باشد باشد　　　ناکردہ چو کردہ کردہ چوں ناکردہ

رحمتِ بے سبب کو متوجہ ہوتے دیر نہیں لگتی۔ اسی (80) برس کے بُت پرست کو ایک آن میں مسلمان بلکہ قطب شہر بلکہ ابدال سے بھی اعلیٰ بدلا سبعہ سے کر لیتے ہیں اگر ایسا ہے تو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مگر اُمت میں بڑا فتنہ چھوڑ گیا۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

القصہ: فلاسفہ کو عقل سے مس نہیں۔

اس فلسفہ جدیدہ میں بھی گذشتہ کی طرح ردوکد ہوتا رہا۔ ابن سینا سے جونپوری تک کے تمام بوکھلائے رہے۔

فلسفہ کے رد میں کتب:

مقاصد، تجرید طوسی، طوالع الانوار علامہ بیضاوی۔ شروح علامہ سید شریف و علامہ تفتازانی و فاضل قوشجی شمس اصفہانی و شرح دیگر طوالع منسوب بہ تفتازانی والتہافتہ الفلاسفہ امام غزالی وللعلامہ خواجہ زادہ۔

ملا جلال دوانی نے شرح عقائد عضدی اور ملا حسن لکھنوی نے حاشیہ مزخرفات جونپوری میں اس مبحث کو واضح کر دیا ہے۔ اسی سے جونپوری کی تمام خرافات

کا رد روشن ہے۔ قطب الدین رازی نے محاکمات لکھی اور طوسی کا کافی رد کیا نیز محقق دوانی نے بھی۔ قزوینی نے حکمۃ العین میرک بخاری نے شرح میں خوب خوب رد کیا ہے۔ علمائے اہلسنت نے فلسفہ قدیمہ اور جدیدہ (خلاف اسلام) کے رد میں سو کے قریب کتب تصنیف فرمائیں۔

فلسفہ کے رد میں علماء اہلسنت کی چند تصانیف

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	مطبع
1	ابن رشد اور اس کا فلسفہ	نواب معشوق یار جنگ	حیدر آباد دکن
2	اتقان العرفان فی ماہیۃ الزمان	مولانا معین الدین اجمیری	مطبوعہ
3	اجوبہ راضیہ سوالات امام رازی	مولانا محمد حسن سنبھلی	مطبوعہ
4	الافادۃ الخطیرۃ فی بحث سبع عرض شعیرۃ	مولانا محمد عبدالحی فرنگی محلی	
5	امام الکلام فی تحقیق الاجسام	مولانا برکات احمد ٹونکی	
6	انسان کی انسانیت	مولانا محمد بخش مسلم	
7	الانوار اللامعہ من الشمس البازغہ	مولانا ظفر الدین بہاری	
8	ہدایۃ الحکمت	مفتی سید محمد افضل حسین مونگیری	بریلی منظر اسلام
9	برکت حاشیہ ہدایۃ الحکمۃ للمیبذی	مولانا محمد برکت اللہ فرنگی محلی	کانپور

10	تجلیات	علامہ اصغر علی روحی	
11	تحفہ علیہ حاشیہ ہدیہ سعیدیہ	مولانا عبداللہ بلگرامی	کراچی
12	تذہیب	مولانا ظفر الدین بہاری	
13	ترجمہ اتقان العرفان فی ماہیۃ الزمان	حکیم محمود احمد برکاتی	کراچی
14	تسویلات الفلاسفہ	مولانا ظہور الحق پھلواری	
15	تعلیقات سہلہ	علامہ مقصود احمد بیلوی	
16	التعلیقا تعلی افق المبین	مولانا عبدالعلی بحرالعلوم	مخطوطہ رام پور
17	تکملہ حواشی ملاحسن علی الشمس البازغہ	مفتی محمد یوسف فرنگی محلی	
18	تکملہ مباحث الہدیۃ السعیدیۃ	مولانا عبدالحق خیرآبادی	قاہرہ
19	تلخیص الشفاء	مولانا فضل امام خیر آبادی	
20	التناسخ	مولانا محب احمد قادری	
21	توضیح الحجۃ الاولیٰ من شرح الشیرازی	مفتی محمد افضل حسین مونگیری	
22	التوضیح المنیر فی مبحث المشاۃ بالتکریر	مفتی محمد افضل حسین مونگیری	

23	الجواہر الغالیہ فی الحکمۃ المتعالیہ	مولانا عبدالحق خیر آبادی	رام پور
24	حاشیہ اصول طبعی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	
25	حاشیہ افق المبین	مولانا فضل امام خیر آبادی	
26	حاشیہ افق المبین	مولانا فضل حق خیر آبادی	قلمی
27	حاشیہ افق المبین	مولانا ظہور الحسین رامپوری	
28	حاشیہ تلخیص الشفاء	مولانا فضل حق خیر آبادی	
29	حاشیہ شرح ہدایت الحکمت	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	
30	حاشیہ شمس بازغہ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	
31	حاشیہ شمس بازغہ	مفتی محمد یوسف فرنگی محلی	لکھنؤ مطبع یوسفی
32	حاشیہ شمس بازغہ	مولانا محمد عبدالحی فرنگی محلی	لکھنؤ مطبع یوسفی
33	حاشیہ صدرا	مولانا ولی اللہ لکھنوی	
34	حاشیہ صدرا	مولانا عبدالغنی پھلواری	

35	حاشیہ صدرا (عربی)	مولانا عبدالعلی موضع یعقوبی	
36	حاشیہ صدرا	قاضی عبدالسبحان ہزاروی	
37	حاشیہ صدرا	مولانا محمد عبدالحی فرنگی محلی	
38	حاشیہ صدرا	مولانا فیض احمد بدایونی	
39	حاشیہ صدرا	علامہ محمد مقصود احمد بیلوی	
40	حاشیہ صدرا	مولانا علی احمد سندیلوی	
41	الحاشیہ علی الصدرا	بحر العلوم مولانا عبدالعلی	مطبوعہ لکھنو
42	الحاشیہ علی الصدرا	ملا محمد مبین لکھنوی	
43	حاشیہ میبذی	مولانا محمد عین القضاۃ	لکھنؤ مطبع انوار محمدی
44	حاشی میبذی	علامہ محمد مقصود احمد بیلوی	
45	حاشیہ ہدایۃ الحکمۃ	مولانا جام دار موضع یعقوبی	مطبوعہ دہلی
46	حاشیہ ہدایۃ الحکمۃ	مولانا عبدالعلی موضع یعقوبی	
47	الحجۃ البازغہ	مولانا برکات احمد ٹونکی	مجلس اشاعت العلوم
48	الحجۃ البازغہ	مولانا معین الدین اجمیری	مجلس اشاعت العلوم
49	حدوث قدم	مولانا محب احمد قادری بدایونی	
50	حقائق احمدیہ	مولانا محمد سلامت اللہ کشفی	

51	حواشی افق مبین	مولانا عطاء اللہ کشمیری	
52	حواشی صدرا	قاضی ارتضا علی خان	
53	حواشی طبیعات الشفاء	مفتی محمد یوسف فرنگی محلی	
54	حواشی فصوص الفارابی	مولانا فیض احمد بدایونی	
55	دمغ الباطل (عربی)	شاہ رفیع الدین محدث دہلوی	
56	رسالہ اسطرلاب	مولانا نورالاسلام رامپوری	
57	رسالہ الالٰہیات	مولانا فضل حق خیر آبادی	
58	رسالہ بحث زمان	مولانا نورالاسلام رامپوری	
59	رسالہ بحث مکان	مولانا نورالاسلام رامپوری	
60	رسالہ تحقیق علم واجب	مفتی محمد سعد اللہ مراد آبادی	
61	رسالہ تاریخ	مفتی محمد سعد اللہ مراد آبادی	
62	رسالہ دربیان مشاۃ بالتکریر	شاہ محمد حسین الہ آبادی	

63	رسالہ قوس قزح	مفتی محمد سعد اللہ مراد آبادی	
64	رسالہ متعلقہ ہدیہ سعیدیہ عربی	مولانا سلطان حسن بریلوی	کراچی
65	رسالہ مقولات عشر	شاہ محمد حسین آلہ آبادی	
66	رسائل طبعیہ	مولانا سراج الحق بدایونی	
67	زبدۃ الحکمت	مولانا عبدالحق خیر آبادی	دہلی
68	سراج الحکمۃ	مولانا سراج الحق بدایونی	
69	شرح حکمت اشراق	حافظ لیسین علی دہلوی	لاہور
70	شرح رسائل معمیات بہاؤ الدین عاملی	مولانا سراج الحق بدایونی	
71	شرح غایۃ العلوم ومعارج الفہوم	مولانا ولی اللہ لکھنوی	
72	شرح میبذی	مولانا گل احمد عتیقی	
73	شرح ہدایۃ الحکمت	مولانا عبدالحق خیر آبادی	لکھنؤ
74	الفرق بین الفرد التدریجی والحرکت التوسطیہ	مولانا معین الدین اجمیری	
75	فلسفہ عبادات اسلامی	مولانا عبدالحامد بدایونی	کراچی
76	فوز مبین در رد حرکت زمین	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	بریلی

77	کاشف الظلمۃ فی بیان اقسام الحکمۃ	مولانا محمد عبدالحلیم فرنگی محلی	
78	کتاب العقل	مولانا انوار اللہ خان حیدر آبادی	حیدر آباد دکن
79	الکلام المتین فی تحریر البراہین	مولانا محمد عبدالحی فرنگی محلی	دہلی
80	الکلمۃ الملھمہ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	میرٹھ
81	مختصر التوضیح المنیر فی مبحث المشاۃ بالتکریر	مفتی محمد افضل حسین مونگیری	
82	مسئلہ دھر	مولانا معین الدین اجمیری	کراچی
83	معارف الٰہیہ	مولانا معین الدین اجمیری	مخطوطہ
84	معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	لاہور مجلس رضا
85	میسر العسیر فی مبحث المشاۃ بالتکریر	مولانا محمد عبدالحی فرنگی محلی	دہلی
86	الہدیۃ السعیدیۃ (عربی)	مولانا فضل حق خیر آبادی	کراچی
87	یونانی فلاسفہ	مولانا محمد اعظم سعیدی	کراچی

(بشکریہ مرآۃ التصانیف)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ملفوظات شریف کا صفحہ 366 ردفلسفہ دلچسپی سے خالی نہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے حضور نواب مولانا سلطان احمد خان بریلوی نے یکم رجب 1306ھ کو ایک معقولی عالم مولوی محمد حسن سنبھلی کی "المنطق الجدید لناطق لسانہ الحدید" کتاب جس میں غیر اسلامی اور خالص فلسفی نظریات بڑے زوردار طریقہ پر پیش کیے حتیٰ کہ پرانے فلسفیوں سے بھی کچھ زیادہ ہی بولنے کی کوشش کی کہ مندرجات نشان دہی کے ساتھ روانہ خدمت کیے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اس کا مختصراً مدلل جواب اپنی زندگی کے آخر میں ایک مدلل رسالہ تحریر فرمایا۔ جس کا تعارف ماہنامہ معارف اعظم گڑھ شمارہ فروری 1981ء میں مشہور محقق اور ماہر فنون علامہ شبیر احمد خان غوری سابق انسپکٹر مدارس عربیہ اتر پردیش نے کراتے ہوئے لکھا کہ یہ رسالہ عصر حاضر کا تہافۃ الفلاسفہ ہے۔ میرے نزدیک الکلمۃ الملہمہ کی امتیازی شان یہ ہے کہ اس میں فلاسفہ کے ان دلائل کا بھی ناقابل تردید براہین سے بھرپور ابطال کیا گیا ہے۔ جن کے جواب سے ہمارے متکلمین ہمیشہ خاموش رہے اور کسی نے پورے طور پر ان کا بطلان (جھوٹا ہونا) واضح کرنے کے ہمت ہی نہ کی یا بالفاظ دیگر اس طرف توجہ نہ فرمائی۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے اس واہی علم کی شناعتوں، قباحتوں کو دیکھ کر امت مسلمہ کے خیر خواہ ہونے کی وجہ سے نہایت ہی حسین انداز میں اس سے بچنے کی تعلیم وتلقین فرمائی۔

واجب الملاحظہ نافع الطلبہ:

ان اعصار و امصار کے طلبہ علم، چشم عبرت کھولیں اور توغل فلسفہ کی آفت جاں گزا غور سے دیکھیں۔ زید کہ جس کے اقوال سے سوال ہے آخر اس حال کو کا ہے کی بدولت پہنچا اور فلسفہ کی دبی آگ نے بے خبری میں یہ تدریج سلگ کر دفعتاً بھڑکی تو

کہاں تک پھونکا؟

اے عزیز: شیطان اول دھوکا دیتا ہے کہ مقصود بالذات تو علم دین ہے۔ اور علوم عقلیہ وسیلہ و آلہ۔ پھر ان میں اشتغال کس لئے بے جا؟

ہیہات! اگر یہ امر اپنے اطلاق پر مسلم بھی ہو تو اب اپنے حالات غور کرو کہ آلہ و مقصود کی شان ہوتی ہے؟۔ شب و روز آلہ میں غرق ہو گئے، مقصود کا نام تک زبان پر نہ آیا۔ اچھا توسل ہے، اور اچھا قصد۔

بوقتِ صبح شود ہمچو روز معلومت

کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

عزیزو! اگر علم آخرت کے لئے سیکھتے ہو تو واللہ کہ فلسفہ آخرت میں مضر۔ اور دنیا کے لئے؟ تو یہاں وہ بھی بجیر۔ اس سے تو کہ مڈل پاس کرو کہ دس روپیہ کی نوکری پا سکو۔

عزیزو! للہ انصاف! مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں علم کو ترکۂ انبیاء اور علما کو ان کا وارث قرار دیا۔ ذرا دیکھو تو وہ علم یہی ہے جس میں تم سراپا منہمک۔ یا وہ جسے تم بایں بے پرواہی و استغنا تارک؟۔ بھلا ایمان کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث بننا اچھا، یا ابن سینا و فارابی کا فضلہ خوار؟۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

عزیزو! شیطان اس قوم کے کان میں پھونک دیتا ہے کہ: عمر صرف کرنے کے قابل یہی علوم فلسفۂ ہیں کہ ان کے مدارک عمیق اور مسالک دقیق۔ جب یہ آگئے تو علومِ دینیہ کیا ہیں۔ ادنیٰ توجہ میں پانی ہو جائیں گے۔

حالانکہ واللہ محض غلط۔ تمہیں ان علوم ربانیہ کا مزہ ہی نہیں پڑا۔ ورنہ جانتے کہ علم یہی ہیں اور جو غموض و دقت و لطف و نزاکت ان میں ہے اُس کا ہزارواں حصہ وہاں نہیں۔ مگر کیا کیجئے کہ: الناس اعداء لما جھلوا۔

اچھا نہ سہی۔ مگر کیا نفیس تدقیق، عمدہ تحقیق ہے کہ ہزاراں برس گزرے آج تک کوئی بات منقح نہ ہوئی۔ لوگ کہتے ہیں تلاحق آراسے علم نضج پاتے ہیں۔ وہاں اُس کے خلاف۔ شد پریشاں، خوابِ شاں از کثرتِ تعبیرہا

سلف خلف میں جسے دیکھیے کیا چمک چمک کر تقریریں کرتا ہے گویا حق ناصع اس کی بغل سے نکل کر کہیں گیا ہی نہیں۔ جب دوسرا آیا اس نے نئی بانگ سنائی۔ اگلے کی عقل اوندھی بتائی۔ یوہیں یہ سلسلۂ بے تمیزی لا تقف عند حد قبل یوم القیمة چلا جاتا ہے اور چلا جائے گا۔ کچھ محقق ہو سکا نہ ہرگز ہو۔

ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت رفت و منزل بہ دیگرے پرداخت

کہیے پھر اس ''کاو، کاو'' کا کیا محصل نکلا؟ اور کون سا نتیجہ دامن میں آیا؟۔ دم مرگ جب دیکھیے تو ہاتھ خالی۔ جہل تھا جو کچھ کہ سیکھا، جو پڑھا افسانہ تھا

ایک فلسفی نزع میں ہاتھ ملتا اور کہتا تھا: عمر کھوئی کچھ تحقیق نہ ہو پایا سوا اس کے کہ: ہر ممکن محتاج ہے اور امکان امرِ عدمی۔ دنیا سے چلا اور کچھ نہ ملا۔

اور دوسرا اَمر: یعنی علوم دینیہ اس کے ذریعہ سے خود آجانا۔ ایسا باطل فضیح ہے جس کی واقعیت تمہارے اذہان کے سوا کہیں نہ ملے گی۔ حاش للہ! کام پڑے، دام کھلتے ہیں۔ دس مسائل دینی پوچھے جائیں اور کوئی فلسفی صاحب اپنے تفلسف کے زور سے ٹھیک جواب دے دیں تو جانیں۔ یوں تو زبان کے آگے بارہ بل چلتے ہیں۔

کس نگوید کہ دُوغ من تُرش است

عزیزو! یہ درس کہ ان بلاد میں رائج، احمق اسے منتہائے علم سمجھتے ہیں۔ حاشا، کہ وہ ابتدائی علم بھی نہیں۔ اُس سے استعداد آنا، منظور ہے۔ رہا علم؟۔ ہیہات ہیہات ہنوز دلی دور ہے۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

طالب علم بے چارہ شفا، اشارات سب لپیٹ گیا اور یہ بھی نہ جانا کہ ''اصول

دین کو کیوں کر سمجھوں؟ اور خدا اور رسول کی جناب میں کیا اعتقاد رکھو؟۔ اگر کچھ معلوم بھی ہے تو سنی سنائی تقلیدی۔ پھر حلال وحرام کا تو دوسرا درجہ ہے۔

افسوس واضع درس نے کتب دینیہ گنتی کی رکھیں کہ طلبہ خوض وغور کے عادی ہو جائیں اور ازاں جا کہ ابھی عقل پختہ نہیں لہذا ایسی چیز میں مشق ہو جس کی اُلٹ پلٹ نقصان نہ دے۔ مگر وہ ہو رہی اُلٹی۔ کہ انہیں لم ولا نسلم کی آفت چڑ گئی۔ اور جز تسلیمی پر کہ مدار آسمان ہے قیامت گزر گئی۔

عزیزو! احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، بیہقی، عبد بن حمید، بغوی باسانید صحیحہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان العبد اذا اخطا خطية نكتت فی قلبه نكتة سوداء فان هو نزع واستغفر وتاب صقل قلبه. وان عاد زيد فيها حتى تعلو على قلبه. وهو الران الذی ذکر الله تعالیٰ ○ كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون○

جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اُس کے دل میں ایک سیاہ دھبا پڑ جاتا ہے۔ پس اگر وہ اس سے جدا ہو گیا اور توبہ استغفار کی تو اس کے دل پر صیقل ہو جاتی ہے۔ اور اگر دوبارہ کیا تو اور سیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اُس کے دل پر چڑھ جاتی ہے۔ اور یہی ہے وہ زنگ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ: یوں نہیں! بلکہ زنگ چڑھادی ہے اُن کے دلوں پر اُن گناہوں نے کہ وہ کرتے تھے۔

دیکھو: ایسا نہ ہو کہ یہ فلسفہ مزخرفہ تمہارے دلوں پر زنگ جمادے کہ پھر علوم حقہ صادقہ ربانیہ کی گنجائش نہ رہے گی۔ کہتے یہ ہو کہ: اس کے آنے سے وہ خود آ جائیں گے۔ حاشا! جب یہ دل میں پیر گیا وہ ہرگز سایہ تک نہ ڈالیں گے کہ وہ محض نور ہیں اور نور نہیں چمکتا مگر صاف آئینہ میں۔

عزیزو! اسی زنگ کا ثمرہ ہے کہ منہمکان تفلسف علوم دینیہ کو حقیر جانتے، اور علمائے

دین سے استہزا کرتے۔ بلکہ انہیں جاہل اور لقب علم اپنے ہی لئے خاص سمجھتے ہیں۔

اگر آئینۂ دل روشن ہوتا تو جانتے کہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث و نائب ہیں۔ وہ کیسی نفیس دولت کے حامل وصاحب ہیں جس کے لئے خدا نے کتابیں اُتاریں، انبیاء نے تفہیم میں عمریں گزاریں۔ وہ اسلام کے رکن ہیں۔ وہ جنت کے عماد ہیں۔ وہ خدا کے محبوب ہیں۔ وہ جانِ رشاد ہیں۔ رہا ان کے ساتھ استہزا، اس کا مزہ آج نہ کھلا تو کل قریب ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون٥

عزیزو! نفسِ خودی پسند آزادانہ اقول کا مزہ پا کر پھول گیا اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو دل کا سرور آنکھوں کا نور ہے اُسے بھول گیا۔

ہیہات! کہاں وہ فن جس میں کہا جائے میں کہتا ہوں۔ یا نقل بھی ہو تو: ابن سینا گفت اور کہاں وہ فن جس میں کہا جائے خدا فرماتا ہے۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جتنا میں اور مصطفےٰ میں فرق ہے اُتنا ہی اس اقول وقال اور دونوں علموں میں۔ کیا خوب فرمایا عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

کل العلوم سوی القران مشغلة ۔۔۔ الا الحدیث والا الفقه فی الدین
العلم ما کان فیه قال حدثنا ۔۔۔ وما سوی ذاک وسواس الشیاطین
انچہ قال اللہ ونے قال الرسول ۔۔۔ فضلہ باشد، فضلہ می خواں اے فضول

عزیزو! خدارا غور کرو! قبر میں، حشر میں تم سے یہ سوال ہوگا کہ عقائد کیا تھے؟ اور اعمال کیسے؟ یا یہ کہ: کلی طبعی خارج میں موجود ہے یا معدوم؟ اور زمانہ غیر قار وحرکۃ بمعنی القطع کائن فی الاعیان ہیں، یا آن سیال وحرکت بمعنی التوسط سے موہوم؟۔

عزیزو! میں نہیں کہتا کہ منطق اسلامیاں۔ ریاضی، ہندسہ وغیرہا اجزائے جائزہ فلسفہ۔ نہ پڑھو۔ پڑھو مگر بقدر ضرورت۔ پھر ان میں انہماک ہرگز نہ کرو۔ بلکہ اصل کار علوم دینیہ سے رکھو۔ راہ یہ ہے۔ اور آئندہ کسی پر جبر نہیں۔ واللہ یھدی من یشاء الی

صراط مستقیم ٥

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة ط انک انت الوهاب ٥

وقع الفراغ من تسوید هذه الاوراق لسبع خلون من الشهر السابع، من العام الرابع، من الماته الرابعه، من الالف الثانی، من هجرة سراج الافق، امام الخلق، نبی الرفق، ذی العلم الحق، الحکیم الربانی۔

(یعنی 7 رجب المرجب 1304ھ)

صلوات الله تعالیٰ وسلامه علیه وعلی اله وصحبه وکل مشتاق الیه. برحمتک یاارحم الراحمین ٥ والحمد لله رب العلمین ٥

حواشی

(1) ابو نصر فارابی غیر مسلم تھا۔

(2) مولوی نے حاشیہ خیالی میں خود خیالی سے کیسا ناپاک خیال نقل کیا اور خود اُسے مسلم و مقرر رکھا کہ باری عزوجل کا علم متناہی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ صریح مناقض ایمان علامہ سید شریف قدس سرہ کے استاد سید مبارک شاہ نے شرح حکمت العین میں لکھ دیا کہ واجب صرف اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اپنے تعین و تشخص میں دوسرے کا محتاج ہو تو کیا حرج ہے۔

کیا یہ دین ہے، کیا یہ اسلام ہے۔

کلا واللہ اور اتنا بھی خیال نہ کیا کہ اس کے تعین و وجود تو ایک ہی ہیں کہ اس کے ذات کریم کے عین ہیں معاذ اللہ تعین میں محتاج ہو تو نفس وجود میں محتاج میں غیر ہوا پھر واجب الوجود کیسا رہا۔

(ملفوظات امام اہلسنت علیہ الرحمۃ)

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آریہ ایسے کو ایشر (خدا) کہتے ہیں

جس کے برابر کے ہم عمر دو واجب الوجود اور ہیں۔ روح و مادہ ایشر نہ انکا خالق نہ ان کا مالک اور ناحق ناروا انہیں دبا بیٹھا۔ ان پر ظالمانہ حکم چلا رہا ہے۔ ایسے کو جس کا اصلاً کوئی ثبوت ہی نہیں ۔ آریہ نے زبردستی مان رکھا ہے۔ جب روح و مادہ بے کسی کے بنائے آپ ہی ازل سے موجود ہیں۔ تو کیا آپ ہی اپنا میل نہیں کر سکتے تو جونوں (جنم، ولادت) کے بننے میں بھی اس کے وجود پر دلیل نہیں۔ رہا جونوں کا بدلنا وہ کرم کے ہاتھ ہے۔ ایشور کی کیا حاجت اور اسکے ہونے پر کیا دلیل ایسے کو جو مان رکھتا ہے اور وہ اس کی جان کی حفاظت کرتی ہے تو باپ بھی ضرور ہوگا کہ خود آریہ ولادت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام پر کہتے ہیں کہ بے باب ولادت نرا مضحکہ ہے۔ جب ایشور کے ہوتے ہوئے بے باپ ولادت نہیں ہوسکتی تو جب ایشور بھی نہ تھے۔ انکی ماتا آپ سے آپ کیسے گربھ (حمل) کرلاتی اور خاکی انڈا (جس میں نر کا دخل نہ ہو) ہو بھی تو گندا ایسے کو جو بستر پر بیمار پڑا اور اپنی ماں کو دوا کے لئے پکار رہا ہے۔ وید (حکیم) آتے اور اس کا تنگ حال دیکھ کر سخت کڑھتے اور سر ہلاتے ہیں۔ ایسے کو جس سے زیادہ علم و عقل والے موجود ہیں یہ اپنی بیماری میں جن کی دوہائی دیتا اور چیخ رہا ہے کہ او! سینکڑوں طرح کے عقل و علم والو! تمہاری ہزار بوٹیاں ہیں۔ ان سے میرے شریر کو نروگ (تندرست) کرو۔

اے ابا جان تو بھی ایسا ہی کر۔ ایسے کو جو گونگا ہے اصلاً بول نہیں سکتا (اور یہ دو اکیلے دوہائی تہائی کون مچا رہا تھا) بات تو یوں نہیں کرتا کہ انسان کی مشابہت نہ پیدا ہوا مگر وید اتارنے کے لئے رشیوں (سادھو کی جمع) کو بینڈ باجے کی طرح بجانا اور کٹھ پتلوں کی مانند نچاتا ہے۔ فضیلت انسان میں مشابہت گوارا نہ ہوئی تو بجانے نچانے

کے رذیل کاموں میں شرکت کی۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

اس بجنے ناچنے میں جو کچھ رشیوں کے شر بائسر بولے وہ اس کی الہامی کتاب وید ہے ایسے کو جس نے نیوگ (زنا کا ایک ذریعہ) جیسی بے حیائی کو ذریعہ نجات کیا ہے ایسے کو جن کے ہزار سر ہیں۔ دو منہ سانپ سے پانچ سو حصے سوا ہزار آنکھ ہیں۔ ہر سر میں ایک منہ سے کانا۔ یا بعض چہروں میں کئی کئی باقی چہروں سے اندھا ہزاروں پاؤں ہیں۔

کنکھجورا تو نہیں جسے ہزار پائے کہتے ہیں۔ ایسے کو جو زمین پر ہر جگہ ہے۔ الٹا سیدھا نٹ کی کلا (کرتب) کو بھی مات کیا اور کلام حرام کہ انسان سے مشابہت نہ ہو پھر جگہ پاخانہ بھی ہے۔ سیدھا ہوتا تو پاؤں ہی بھرتے الٹا بھی ہے تو سر بھی سنا۔ تب بھی دس انگلی کے فاصلے پر ہر آدمی کے آگے بیٹھا ہے تو ہر جگہ کب ہوا پھر دو آدمی آمنے سامنے دس انگلی کے فاصلے پر ہوں تو ایشور آٹھ آٹھ انگل ہر ایک کے پیٹ میں گھسا ٹھہرا۔ ایسے کو جو سرو بیا پک (1) ہے ہر چیز میں حلول کیے ہوئے ہر مادہ کی فرج ہر شخص کی مقعد (پاخانہ کرنے کی جگہ) ہر پاخانے کی ڈھیری میں نجاست کا کیڑا بھی اتنا گھنونا تو نہیں ہوتا پھر یہ سب جگہ رہا ہو۔ ایک ہی ایشور ہے یا ہر جگہ نیا۔ بر تقدیر دوم ایشوروں کی گنتی عام مخلوقات کے شمار سے بڑھ نہ گئی تو برابر ضرور ہی اسی پر توحید کا دم بھرتے ہیں۔ یہ تقدیر اول ایشور کے سنکھوں مہاسنکھوں (کثیر تعداد) ٹکڑے ہوئے کہ ذرے ذرے بھر جگہ میں اس کا نیا ٹکڑا ہے۔ تو ایشور مرکب (اللہ تعالیٰ مرکب ہونے سے پاک ہے) ہوا اور ہر مرکب محتاج ہے کہ جب تک اس کے سب جُز اکٹھے نہ ہوں نہیں ہوسکتا تو ایشور محتاج ہوا۔ پھر جب ہر جگہ رما (بھرا ہوا) ہوا ہے۔ فرض کرو ایک شخص نے دوسرے کے جوتا مارا تو یہ فضا جس میں جوتا چل کر اس کے بدن تک گیا اس میں بھی ایشور تھا یا نہیں۔ نہ کیونکہ ہوگا کہ وہ سب جگہ اور جب یہاں بھی تھا تو جوتا آئے ہوئے

دیکھ کر ہٹ گیا یا جوتا اس کے اندر ہوتا ہوا گزر گیا ہٹ تو نہیں سکتا ورنہ ہر جگہ کب رہا یہ جگہ خالی ہو جائیگی۔ ضرور جاتا اس میں ہو کر گزرا عجب ایشور کے جوتے سے پھٹ گیا پھر اس شخص کے جس حصہ بدن پر جوتا پڑا وہاں بھی ایشور تھا یا نہیں۔ نہ کیسے ہو گا ورنہ ہر جگہ نہ رہے گا اور جب وہاں بھی تھا تو اب بتاؤ کہ یہ جوتا کس پر پڑا کاش نرا الٹا ہوتا ہوتا تو پاؤں پر لگتا سیدھا بھی ہے تو سر پر پڑا یہ ہیں آریہ اور ان کا ایشور۔

کیا انہوں نے خدا کو جانا؟

حاش للہ سبحن رب العرش عما یصفون۔

تعلیقات وتحقیقات

آریہ:

ہندوستان کے ایک جدید تعلیم یافتہ اور بڑے ہندوں فرقے کا نام جس کے بانی جناب سوامی دیانند سرسوتی مانے جاتے ہیں۔ یہ گروہ اپنے کو قدیم آریہ قوم کے عقائد اوران کی نسل سے بیان کرتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

باالفاظ دیگر فیروز اللغات اردو لغت میں بھی یہی تعارف ہے۔

صدرالافاضل حضرت العلام مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ الرضوان ان کا تعاقب ورد کرنے سے پہلے اس طرح فرماتے ہیں۔ کہ ''دیانندی'' مذہب (جوکہ اپنے آپ کو آریہ کہلاتا ہے) جوتھوڑے زمانہ سے پیدا ہوا ہے۔ اس نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچارکھی ہے اور اپنے دل آزار طرز عمل سے دنیا کو جگر خراش صدمے پہنچاتے ہیں۔ سخت کلامی اور بدزبانی تو گویا انہوں نے خسرو مذہب قرار دے دی جاتی ہے کہ ان کے مذہب کی مستند کتاب پنڈت دیانند کی تصنیف ''سیتارتھ پرکاش'' دریدہ دہنی اور بدزبانی بلکہ سب وشتم کا ذخیرہ ہے۔ (ملخصا)

آریہ کا عقیدہ: کرشن اوتار ہے

(مہابھارت کا بیان ہے کہ وہ یعنی کرشن جی مہاراج خالق عالم وعالمیاں تھا)۔

عبادت: فطرت پرستی، نیچریت

مذہبی کتاب: وید

بانی مذہب: کرشن گوپالی

خصوصی عادتیں: تعصب وتعصب

یہ خاکہ مذاہب اسلام از نجم الغنی اور مذاہب عالم از احمد عبداللہ المدری کے مطابق خطبات نعیمہ سے نقل کیا گیا ہے)۔

ہندوؤں کا اعتقاد:

کہ 32 اوتار ہیں جن کے متعلق یہ ہے کہ پرمیشور نے خود مادی جسم قبول کر کے مادی صورت میں جلوہ گری فرمائی۔

(1) انش اوتار: سب سے پہلا جو نو دفعہ ظہور پذیر ہو چکا ہے اور ایک بار ابھی اس نے جامہ انسانی میں آنا ہے۔

(2) مچھ اوتار: مچھلی کی شکل میں ملک دکن میں نمایاں ہوا اور اس کے ظہور کے بعد طوفان عظیم آیا اور 17 لاکھ 28 ہزار سال تک زمین زیر آب رہی۔

(3) کچھ اوتار: جس کی پشت پر کوہ ہندو کی مدھانی رکھی گئی اور سمندر بلو یا گیا اور 14 نایاب اشیاء کا استخراج ہوا۔

نایاب اشیاء یہ ہیں:

(۱) کچھمن اوتار دلہن کی شکل میں عشرتِ عالم کا سامان جمع ہوا۔

(۲) گیوستہ دمن، نہایت قیمتی ہیرے کی شکل میں جس کی قیمت کا اندازہ نہ ہو سکا۔

(۳) کلب برکھ کی شکل میں اسے پار جاتک برچھ بھی کہتے ہیں۔ جسے خزاں نہیں آتی۔ جس کی خوشبو سے سارا عالم معطر ہے۔

(۴) سُرر، شراب۔

(۵) دھنتر طبیب کی شکل میں جس کے داہنے ہاتھ میں جونک اور بائیں ہاتھ میں ہلیلہ (ہرڑ) باوقت پیدائش موجود تھا۔

(۶) چندر ماں، ماہتاب۔

(۷) کام دہن، وہ گئو جس کے تھن سے جو شے چاہتے ہو دوہ لے سکتے ہو۔

(۸) اپراپت، سفید ہاتھی کی شکل میں جس کے چار دانت تھے۔

(۹) سنکھ، سفید رنگ کا بحری گھونگا جس کے پاس ہوتا ہے وہی فتح پاتا ہے۔

(۱۰) بکھ، زہر ہلاہل۔

(۱۱) امرت، آب حیات۔

(۱۲) اش، سات سر والا گھوڑا۔

(۱۳) آن بھا، خوبصورت۔

(۱۴) نیک خوعورت۔

آریہ سماج کے مشہور رسائل:

ترک اسلام، تہذیب الاسلام، آریہ مسافر (جالندھر)، آریہ مسافر میگزین، مسافر بہراچ، آریہ پتر (بریلی)، سیتارتھ پرکاش،
یہ آریہ پستکالیہ لاہور سے شائع ہوئیں۔
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مفید عام پریس لاہور سے شائع ہوئی۔
(چند نام باب وید کی حقیقت میں ملاحظہ ہو)

ہندوؤں کی یادداشت:

آریاؤں کی آمد، ویدوں کا الہام، سنسکرت، گوتم بدھ، مہاراجہ اشلوک، رامائن اور مہابھارت کے دلاوروں کی معرکہ آرائیاں، سلطنت اسلامیہ کے دور میں چنیہ کی کرشن بھکتی، شنکر آچاریہ کا فلسفہ ویدانت سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کے حملے، اکبر اعظم اور راجپوتوں کی رشتہ داری، اورنگ زیب اور دارالشکوہ کی لڑائی، اورنگ زیب کا جوش حمایت اسلام، سری رام کرشن کے دل میں کالی ماتا کے دیدار کے لئے سچی تڑپ اور مہاتما گاندھی کی روحانی اور سیاسی چوکھی۔

وید کی حقیقت:

آریہ فاتحوں کے اشارے پر شاعروں نے سنسکرت میں اشلوک (اشعار، نظم، دوہے) تصنیف کئے ان کے مجموعے وید کہلائے۔

تاریخ نیازی قبائل والے صاحب لکھتے ہیں کہ آریہ لوگ یا اُرین (وے ہند) میں پہنچے تو اس ہند کی نسبت سے ان لوگوں کو "ہندو" پکارا جانے لگا۔ ہندو سکونت کی وجہ سے ان کے نام ہندو پڑ گیا۔ پھر انہوں نے سنسکرت زبان کی بنیاد رکھی ابتدائی کتاب وید یہیں بنائی گئی تھی اگر ہم لفظ "وید" کو ہی لے لیں اور اس پر گہری غور وفکر کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ کتاب "وید" بھی (وے ہند کا مخفف ہے)۔

ہندوؤں کی الہامی کتابیں "وید" ہیں۔ یہ سنسکرت میں ہیں۔ ان کا ترجمہ ہندوستان کی بولیوں میں اب آکر ہونے لگا۔ ویدوں کے بہت سے اشلوک برہمنوں کو ازبر (یاد) ہوتے ہیں۔ اور دھرم کی رسموں میں وہ ان کا جاپ کرتے ہیں۔

ویدوں کے بارے یقینی طور سے کوئی بھی نہیں بتا سکتا کہ یہ کس کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہوئے اور سب کے سب موجود ہیں یا بہت کچھ گم ہو گئے یا اصلی وید بالکل ہی نہیں رہے۔

شپتھ (کتاب کا نام) برہمن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جا رپتی یعنی برہما نے آگ ہوا اور سورج کو تپا کر ان تینوں سے رگ وید یجر وید سام وید کو نکالا۔ دوسری جگہ لکھتا ہے کہ اگنی سے یعنی آگ سے رگوید وایوں یعنی ہوا سے یجر وید اور سورج سے سام وید کو نکالا۔ اتھر وید سے صاف ظاہر ہے کہ اتھرو وید پرم ایشور کے منہ سے نکالا اور گوید پرم الیز سے کاٹا گیا اور یجر وید اس سے چھیلا گیا اور سام وید پرم ایشور کے سر کے بال ہیں۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ یہ چاروں وید پرجاپتی کی ڈاڑھی کے بال ہیں۔ اور بقول انھوانند پنڈت اتھرو میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ امھشٹ نام پر میشور (خدائے

تعالیٰ) سے یہ چاروں وید پیدا ہوئے پھر بھاگوت پران مارکنڈی پران وشنو پران سے
ثابت ہوتا ہے کہ برہما کے چار منہ تھے۔ ہر منہ سے ایک ایک وید نکلا۔ بعض کا قول ہے
اور اس قول کا پتہ ژند پاژند (مجوسیوں کی کتاب ہے) سے پتہ چلتا ہے کہ یہ چاروں
وید بیاس جی کی تصنیف شدہ ہیں۔ پنڈت لوروشہ کی رائے ہے کہ اصلی وید مدت سے گم
ہو گئے جن میں بہت کچھ تھا وہ کہتے ہیں کہ مہا بھارت میں صاف لکھا ہوا ہے کہ جن
دیوؤں نے دنیا کے پیدا کرنے میں برہما جی کی مدد کی تھی وہ ویدوں کو چرا کر لے
گئے۔ تیتریا برہمن سے پتہ چلتا ہے کہ وید بے شمار تھے۔ جتنا رشیوں نے مناسب سمجھا
ظاہر کیا باقی کو چھپا دیا وشنو پران میں لکھا ہے کہ چار یگوں کے آخر میں وید سب گم ہو
گئے تھے۔ پھر قطع نظر ان تمام روایتوں کے یہ تو ظاہر ہے کہ ایک مدت دراز سے یہ
سب وید بنارس کے مندروں میں ایسے چھپے ہوئے تھے کہ سوائے پنڈتوں بنارس کے
کسی کو ان کی ہوا لگنا بھی محال تھا اور دوسری قوموں کو انکا سکھانا اور پڑھانا بہت بڑا گناہ
سمجھتے تھے اور جو کہیں اکبر بادشاہ کے مرتب کرائے موٹے ترجمے پائے بھی جاتے
تھے۔ تو وہ غیر معتبر اور محرف کہلائے جاتے تھے۔ اب تھوڑے دنوں سے دیانند نے خدا
کو خبر (خدا جانے) اصلی ویدوں کو ظاہر کیا ہے یا نقلی ویدوں کو یا اپنے من گھڑت
ویدوں کو اور اکثر پرانے پنڈتوں کی تو یہی رائے ہے کہ یہ وید اصلی نہیں۔

سوامی دیانند نے جب یہی شرح وید پنجاب گورنمنٹ کے پاس محکمہ تعلیم کے
کورس میں داخل کرنے کی غرض سے بھیجی اور پنجاب گورنمنٹ نے اس پر رائے طلب
کی تو اس پر پنڈت گور پرشاد ہیڈ پنڈت اورینٹل کالج لاہور اور پنڈت رکھی گئیں سیکنڈ
مینجر کالج مذکور مسٹر ٹائی ایم۔اے پرنسپل پریڈنسی کالج کلکتہ مسٹر ایف کرختہ ایم۔اے
مترجم ہر چہار وید پرنسپل ہندو کالج بنارس وغیرہ نے بالاتفاق یہ رائے ظاہر کی کہ یہ
دیانند کا من گھڑت ترجمہ ہے ویدوں کا ترجمہ نہیں ہے۔ بلکہ دیانند نے نئے وید بنائے

ہیں۔ اس لئے دیانندی درخواست خارج دفتر کردی گئی۔ اس کے علاوہ دیگر ہندوؤں نے بھی اسے من گھڑت ترجمہ کہا۔

(ملخصاً ماخوذ مقدمہ تفسیر میزان الادیان ص ۳۶)

خیانت در خیانت:

شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشلوک دیانند نے لکھ کر کہا کہ ہمارے قیاس میں یہ اکبر بادشاہ کا بنایا ہوا ہے فقط دیانند کا متعصبانہ خیال ہے۔ تصدیق اس امر کی یہ ہے جو اس نے بعد میں خود سوال کیا ہے اور اس کا لچر سا جواب دیا ہے۔ وہ سوال و جواب خود تصدیق کرتے ہیں کہ یہ قول سوائے دیانند کے کسی مصنف نے نہیں کہا۔ انہی وجوہات سے تمام معتبر پنڈتوں نے اس کے بنائے ہوئے وید کے ترجمہ کو رد کر دیا اور لکھ دیا کہ یہ دیانند کا بنایا ہوا نیا وید ہے اس واسطے کہ دیانند کے ہر ایک ترجمہ وید میں علاوہ دوسری غلطیوں کے بہت کچھ تحریفات ہوگئی ہیں۔ جس کی تفصیل اوپر گزری اور دیانند کا سیتارتھ پرکاش میں یہ قول بھی اس امر کا گواہ ہے۔ چنانچہ وہ اسی مقام پر لکھتا ہے کہ جیسے الوپ نشد اکبر کا بنایا ہوا ہے۔ ایسے ہی اُپ نشد بہت سے متعصب لوگوں نے ویدوں میں داخل کر دیئے ہیں مثلاً سوروپ آپ نشد نرسنگ پالتی رام تاپنی گوپال تاپنی وغیرہ جس سے صاف ظاہر ہے کہ دیانند کے نزدیک بھی ویدوں میں بہت کچھ تحریفات ہوگئیں اور دیانند کا یہ کہنا کہ میرے زمانے کے ویدوں میں جن کو وہ بیس کانڈ کمیت منتر سنکھتا اتھروید کر کے تعبیر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس وید میں الوپ نشد وغیرہ بالکل نہیں ہیں۔ اس کی تکذیب پنڈت کنہیا لال اور پنڈت چنچل جی آدجہ کے اقوال مذکورہ سے ظاہر ہے۔ اور پھر دیانند کا جس کو کنہیا لال پنڈت الاشکتہ کہتا ہے اور دیانند نے اس کو آلوک نشد کے نام سے ہندی میں بلا ترجمہ لکھ کر یہ کہا ہے کہ اس میں اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالکل ذکر نہیں ہے تو پھر کس ڈر سے ترجمہ نہیں کیا۔ اور

یہ کیوں لکھا کہ یہ اکبر کا بنایا ہوا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دیانند کی مرضی کے مخالف جو بھی کچھ ویدوں میں تھا اس کو نکالنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ متعصب لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ لہذا اکبر کا یہ قول دیانند کا مان بھی لیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوگا کہ ویدوں میں دیانند کے نزدیک بھی بہت کچھ تحریف ہوگئی اور دیانند کو بھی تحریف کرنا جائز ہوا جب یہی تو وہ ان نشدوں کو بنایا ہوا کہہ رہا ہے اور باوجود اس کے پھر بھی ان میں تحریف کرتا ہے۔

صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں کہ پنڈت کے بقول وید کو ایک ارب چھیانوے کروڑ برس سے زیادہ گزر چکے ہیں۔

مگر اب تک وہ دنیا کہ سب انسانوں کو تو کیا پہنچا؟۔ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھی نہ پہنچ سکا۔ کیسی ہی خراب خستہ بھینسا گاڑی (بیل گاڑی) بھی ہوتی تو وہ بھی اتنی مدت میں لاکھوں چکر لگا چکی ہوتی مگر واہ رے ایشور کے وید! اربوں برس گزر گئے اور گھر والوں تک کو نہ ملا۔ اس پر یہ کہنا کہ حکمت کی بات سب کو پہنچانا چاہیے۔ یہ وہ طمانچہ ہے جو قائل اپنے منہ پر مار رہا ہے۔ اس سے پوچھو کہ اگر وید ہی کوئی حکمت کی بات تھی تو اربوں برس میں بھی وہ کیوں ساری دنیا کو نہ پہنچی اور اس کو میں کوئی حکمت کی بات نہیں ہے تو پھر اس پر کیوں سر منڈائے بیٹھے ہو اور کیوں اس کو کتاب الہی کہتے ہو۔

(ماخوذ و ملخصاً احقاق حق ص ۴۷)

ہندو مذہب دو فرقوں میں منقسم ہیں۔ سناتن دھرم اور آریہ سماج سناتن ان کی ہندی کتب، سمرتی، منوسمرتی، پران، روپ پران، بھگوت گیتا، رامائن وارلمیکی ورامائن تلسی داس اور مہا بھارت ہیں۔ ان کتب کو سوامی دیانند بھی من گھڑت و باطل کہتا ہے۔

آریہ مشرک ہیں:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

ہندوان قطعا کافران ومشرکانند ہر کہ ایشاں راکافرو مشرک نداند خود کافرست آرے درویشاں طائفہ تازہ برآمد کہ خود در آریہ خواش و بزبان دعویٰ توحید کنزودم تحریم پرستی زنند خامابرادری والفت ویک جہتی ایشاں ہرچہ ہست باہمیں بت پرستان مست و آب و درخت پیکر ہائے تراشیدہ راخدائے پرستدانیاں راہم مذہب و برادر دینی خواشاں دانندوار نام مسلمانان درآب وآتش مانند قاتلھم اللہ انی یوفکون......

ہندوعقیدہ ہے کہ آفرینش سے پہلے صرف نرگنی برہمن یعنی منزہ عن الصفات الوہیت کا وجود ہے۔

خداتعالیٰ کے سواروح اور مادہ کو بھی واجب الوجود مانتے ہیں۔

نرگنی برہمن کے لئے ان کے ہاں تت کی ضمیر اشارہ مستعمل ہے جس کے معنی ہیں وہ (فارسی آن) ہندوعقیدے میں تت کی ذات ازلی وابدی ہے۔تت واحد ہے...... گویا تت ہندومت میں توحید کا محاورہ ہے۔(ماخوذ کلچر کے روحانی عناصر ص ۹۲)

ان کے مشرکانہ عبارتیں بلاتبصرہ ملاحظہ ہو۔

(1) اتھروید کانڈ ۳، سوکت ۲۰، منتر ۴

ترجمہ: اپنی حفاظت کے لئے ہم سورمارا جا اگنی، ادتی کے فرزند سورج، وشنو [2] برہما اور برہسپتی کو پکارتے ہیں۔

(2) اتھروید کانڈ ا، سوکت ۳۰، منتر ۳

ترجمہ: جو دیوتا آسمان میں اور جو زمین میں اور جو طبقۂ وسطیٰ میں۔ نباتات میں، حیوانات میں، سمندروں اور دریاؤں کے پانیوں میں ہیں وہ ہماری عمر کو بڑھاپے تک لمبا کریں اور موت کو دور رکھیں۔

(3) یجروید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۶

ترجمہ: زمین میں رہنے والے سانپوں کو سجدہ قبول ہو اور جو سانپ ہوا میں یا آسمان پر ہیں ان کو ہمارا سجدہ ہے۔

(4) اتھروید کانڈ ۱۰، سوکت ۴، منتر ۲۳۔

ترجمہ: جو آگ سے پیدا ہوتے ہیں۔ نباتات سے پیدا ہوتے ہیں اور جو پانیوں اور بجلی میں پیدا ہوتے ہیں اور جن کی اقسام مختلف اور بڑی بڑی ہیں ان سب قسم کے سانپوں کو ہم سجدہ کرتے ہیں۔

رالف ٹی۔ ایچ۔ گرفتھ مترجم وید نے آخری فقرے کا ترجمہ یوں ہی کیا ہے۔

These serpents we will reverently worship

(5) اتھروید کانڈ ۱۰، سوکت ۱۰، منتر ۱۔

ترجمہ: تجھ پیدا ہوتی ہوئی کو ہمارا سجدہ قبول ہو اور پیدا ہوئی ہوئی کو نمسکار ہو۔ اے بانجھ گائے تیرے بالوں اور کھروں کو بھی ہمارا سجدہ قبول ہو۔

(6) اتھروید کانڈ ۱۲، سوکت ۱، منتر ۴۲۔

ترجمہ: اس پرتھوی یعنی زمین کو ہمارا سجدہ قبول ہو جو دھاتوں کو اپنے گربھ (حمل) میں دھارن کرنے والی ہے جس سے پانچ پرکار (اقسام) کے انسان برہمن، کھشتری، ویش، شودر اور پانچویں نشاد (جنگلی لوگ) اُتپن (پیدا) ہوتے ہیں۔ اس بھومی کو سدا ہمارا نمسکار (سجدہ) ہو۔

(7) اتھروید کانڈ ۱۴، سوکت ۲، منتر ۴۶ اور رگوید ۱۰۔۷۵۔۱۷ میں دولہا میاں کا سارے دیوی، دیوتاؤں کو سجدہ کرنا لکھا ہے

ترجمہ: سوریا دیوی اور مترا اور ورن وغیرہ سب دیوتاؤں کو میں اس جگہ سجدہ کرتا ہوں۔

(8) اتھروید کانڈ ۱۷، سوکت ۱، منتر ۲۲، ۲۳ میں سورج کو معبود تسلیم کیا گیا ہے۔

ترجمہ: اے سورج دیوتا! تجھے چڑھتے وقت سجدہ ہو۔ چڑھتے ہوئے کو سجدہ ہو چڑھے، ہوئے کو سجدہ ہو۔ تجھ وارٹ، سوراٹ، سمراٹ کو سجدہ ہو۔ غروب ہوتے وقت تجھے سجدہ ہو، غروب ہوتے ہوئے تجھے سجدہ ہو۔ غروب ہوئے ہوئے تجھے سجدہ قبول ہو۔ وارٹ، سوارٹ، سمراٹ کو ہمارا سجدہ قبول ہو۔

(9) یجروید ادھیائے ۱۶، منتر ۲۴۔

ترجمہ: مجلسوں اور مجلسوں کے مالکوں کو بار بار نمسکار ہے گھوڑوں اور گھوڑوں والوں کو بھی بار بار سجدہ ہو۔ کتوں کو سجدہ قبول ہو اور کتوں کے مالکوں کو بھی سجدہ ہو۔

(10) اتھروید کانڈا، سوکت ۲۵، منتر ۴۔

ترجمہ: سردی والے بخار کو سجدہ قبول ہو۔ گرمی والے رورونامی بخار کو بھی میں سجدہ کرتا ہوں۔ روزانہ، دوسرے اور تیسرے دن آنے والے بخار کو میرا سجدہ قبول ہو۔

(11) اتھروید کانڈ ۵، سوکت ۷، منتر ۳۔۹۔۱۰ اور سوکت ۲۴۔

ترجمہ: ارائی دیوی کو سجدہ ہو۔ اس سنہری بالوں والی نرتی دیوی کو سجدہ ہو۔ اراتی دیوی میں نمسکار کرتا ہوں۔ سوتا دیوتا حاملہ عورتوں کا مالک ہے وہ میری رکشا کرے۔ اگنی دیوتا جو نباتات کا مالک ہے۔ مجھے محفوظ رکھے۔ دیگو اور زمین جو بخیوں کی مالکہ ہیں وے دونوں دیوئیں میری رکشا کریں۔ ورن دیوتا جو پانیوں کا مالک ہے میری حفاظت کرے۔

(12) رگوید منڈل ۶، سوکت ۵۰، منتر ا ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ: ہم دیوی ادتی اور دکھ سے چھڑانے والے، سکھ پہنچانے والے ورن، متر، اگنی، سوتا، بھگ نامی دیوتاؤں کی پرستش کے ذریعے پکارتے ہیں۔

(13) اتھروید کانڈ ۳، سوکت ۱۰، منتر ۳ میں ہے۔

ترجمہ: اے سموتسر کی مورتی (یعنی بت) جس تجھ کی ہم رات کے وقت پوجا کرتے ہیں وہ تو ہمیں عمر اور دولت عطا کر۔

سوامی دیانند نے بھی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں ص ۳۲۵ میں تحریر کیا ہے۔

ترجمہ: عالم لوگ سموتسر کی جس مورت کو اُپاسنا کرتے ہیں ہم بھی اس کی پرستش کریں۔

منکر خدا:

تنہا وید ہی نہیں بلکہ سنسکرت زباں ہی خدا کے نام سے محروم ہے۔ پنڈت دیانند سرسوتی ''سیتارتھ پرکاش'' میں لکھتے ہیں۔ ''سب وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا افضل اور ذاتی نام ''اوم'' کہا گیا ہے۔ اور سب نام صفاتی ہیں''۔ (سیتارتھ پرکاش باب نمبر ا ص ۴)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اوم کے سوا کوئی نام پرمیشور کا ذاتی (اسم ذات) نہیں رہا۔ ''اوم'' وہ بھی صفاتی ہے۔ اسم ذات وہ بھی نہیں سیتارتھ پرکاش کے اسی صفحہ میں پنڈت صاحب نے تصریح کی ہے کہ ''پرمیشور کا کوئی بھی نام بے معنی نہیں ہے''۔ (سیتارتھ ص ۴) اور اسی صفحہ میں ہے حفاظت کرنے کے باعث ''اوم'' بمعنی ''حافظ'' ہے۔ تو ثابت ہوگیا ''اوم'' بھی اسم صفت ہے۔ اسم ذات کوئی نہیں۔

(ماخوذ و ملخصاً احقاق حق ص ۸۔۹)

تناسخ کا عقیدہ:

کلکتہ اور ممبئی کے لاکھوں مفلوک الحال جن کا گھر بار نہیں اور رات سڑکوں ہی پر پڑے رہتے ہیں۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ تم پچھلے جنم کے پاپ بھگت رہے ہو گھبراؤ نہیں ممکن ہے اگلے جنم میں کچھ بن جاؤ۔

تنبیہ: ہمارے بعض بھائی کہتے ہیں کہ آئندہ جنم میں بہتری ہوگی۔ معاذ اللہ یہ

عقیدہ کفریہ ہے۔ آئندہ جنم نہیں بلکہ اگلا جہاں برزخ پھر دارالجزا ہے۔ نیز روح کو موت نہیں وہ ہمیشہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

(1) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مطبوعہ لاہور کے ص ۱۳۱ پر ہے۔ جو پاپ کا کام کئے ہوتا ہے۔ وہ اگلے جنم میں انسان کا جنم نہیں پاتا بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پاکر دکھ بھوگتا ہے۔

(2) آریہ ایشور کو مالک ومختار نہیں مانتے بلکہ مجبور و بے اختیار سمجھتے ہیں۔

(3) یجروید ادھیا کے 19 منتر 47 میں ہے۔ ''جب جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا، پانی اور نباتات میں سے گزرتا ہے باپ یا ماں کے جنم میں داخل ہوتا اور تازہ جنم پایا ہے۔ تب وہ جیو جنم اختیار کرتا ہے''۔

خدا تعالٰی کو مجسم ٹھہراتے ہیں۔

''آپ (پرمیشور) ہم لوگوں کو محفوظ کر کے راحت بخش کاموں میں ہمیشہ لگائے رکھے کیونکہ آپ ہی سرور و عافیت مجسم ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش ص ۱۱)

ص ۱۴ پر لکھتا ہے۔ ''جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہو کر اس میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہاں کی حالت ہے''۔

اسی ص ۱۴ پر ہے۔ ''جو تمام دنیا کو ہر جگہ نمودار کر رہا ہے۔ وہ آکاش ہے۔ چونکہ پرماتما تمام اطراف سے دنیا کو نمودار کرنے والا ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام آکاش ہے''

اس سے آکاش پرماتما اور ایشور مانا گیا۔

آریہ کے مدمقابل مناظرین:

ایک دیوبندی ملاں آریہ مذہب والے کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔

کہ ستیارتھ پرکاش کا جواب تو مولوی ثناء اللہ ابوالوفا (فی الحقیقت ابوجفا)

امرتسری حق پرکاش میں دے چکے ہیں۔

نہ جانے دیوبندی مولوی نے کس بات پر مطمئن ہو کر اس کی وکالت کی۔

حالانکہ اس کے مسلک کا مولوی عبدالاحد خانپوری الفیصلہ الحجازیہ (مطبوعہ راولپنڈی) کے ص ۱۶ پر لکھتا ہے............اور ثناء اللہ کشمیری تو سب اہل ہوا سے زیادہ بڑھ کر آریوں سے بھی بدتر ہے تو اس سے بطریق اولیٰ بچنا ضروری ہوا۔ کیونکہ مرتد منافق زندیق ہے۔ دوسری جگہ لکھتا ہے............''اور جب اجہل الناس ثناء اللہ ان کو جواب دیتا ہے تو ان آریوں سے بڑھ کر کافر ہو جاتا ہے اور عوام کو پڑھ کر کفر سناتا ہے۔ اس لئے آریوں سے بڑھ کر اس کی مجلس سے بچنا چاہیے۔ میں اس جگہ اس کے جہل اور کفر کی ایک مثال سناتا ہوں تاکہ اس کا جہل اور کفر ظاہر ہو جائے۔ اور معلوم ہو جائے کہ وہ باطل کو ابطل کے ساتھ رد کرتا ہے۔ وہ منافق بظاہر اسلام کی نصرت کے واسطے جاتا ہے۔ اور حقیقت میں خود کافر بلکہ اکفر ہو کر اسلام کی بیخ کنی کر کے آتا ہے۔ جیسے کہ علمانے مثل بیان کی کمن رام مبنی قف مهدم مصرا جیسے کوئی مکان بنانا چاہے سو ایک شہر کو منہدم کو کردے۔ یا جیسے کہ علمانے مثل کہی۔ خرجت النعامه قطلب قرينس نعاوت بلا اذنيں ۔ یعنی شتر مرغ نکلا دو سینگ ڈھونڈنے کو سو کھو آیا دونوں کان۔ یہ زندیق بھی جاتا ہے اسلام کی مدد کے واسطے سو اسلام کی بیخ کنی کر کے بغیر ایمان کے واپس آتا ہے۔ چنانچہ یہاں راولپنڈی جس آریہ کے ساتھ بحث کرنے کو آیا اور اشتہار دیا اور عوام کو جمع کیا اور آریہ کو سٹیج پر کھڑا کیا۔ اس آریہ نے قرآن پر اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر ۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ اپنی مثل بنانے پر بھی قادر ہے یا نہیں تو اس اجہل الناس نے کہا کہ ہاں قادر ہے اپنی مثل بنا سکتا ہے۔ دیکھو اس اکفر الکافرین اجہل الناس کو اس خبیث کے پلید منہ سے کتنا کفر عظیم نکلا جس کا کوئی کافر بھی قائل نہیں ہو سکتا''۔ (ص ۲۱-۲۰)

اس مولوی کی تفسیر ثنائی پر مولوی عبدالاحد خانپوری نے 40 مقامات پر گرفت کی حالانکہ اس سے کہیں زیادہ عبارات والفاظ قابل گرفت ہیں۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تفسیر ثنائی میں کئی جگہ کفریہ کلمات لکھے۔ نازیباو ناشائستہ الفاظ استعمال کیے۔ اس کی تفسیر پر کئی علمائے اہل سنت نے گرفت کی۔

ملاحظہ ہو (مقیاس وہابیت از مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمہ)

اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمان نے بھی اس کا خوب تعاقب کیا۔ اور اس کے رد میں ایک رسالہ ''پردہ دری امرتسری'' لکھا۔ غیر مطبوعہ ہونے کی وجہ سے تفصیل یا رسالہ کے مندرجات یا جواب مسئلہ نزاعیہ لکھنے سے قاصر ہوں۔

انشاء اللہ العزیز اس کا بالتفصیل بیان ہمارے رسالہ ''گمراہی کے چند رہنما'' میں ملاحظہ ہو۔

آریہ آیات متشابہات پر بھی بڑے بڑے اعتراضات کرتے۔

آریوں کا تعاقب

امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ:

امام اہلسنت نے آریہ کے رد میں چند کتابیں لکھیں۔

(1) قوارع القہار۔

(2) کیف کفر آریہ۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت علیہ الرحمہ نے 7 ربیع الآخر 1399ھ (17 دسمبر 1920ء) کو جماعت رضائے مصطفیٰ کی بنیاد رکھی۔

اس کے اغراض ومقاصد میں پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت عظمت کا تحفظ (ب) متحدہ قومیت کا نعرہ بلند کرنے والے فرقہ گاندھویہ پر تحریری وتقریری جوابات (ج) آریہ اور عیسائیوں کے الزامات کے تحریری وتقریری جوابات دینا۔

(د) بد مذہبوں کی چیرہ دستیوں سے مسلمانوں کو آگاہ رکھنا۔

اس جماعت کے عہدیداران و وابستگان نے اغراض و مقاصد کی انجام دہی کے لئے پُر جوش و اخلاص خدمات سرانجام دیں اور آریہ سماج کا خوب تعاقب کیا۔ سب کا ذکر بخوف طوالت مناسب نہیں۔ چند ایک کی خدمات کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ الرحمٰن:

ان اہل سنت مناظرین میں حضرت العلام مولانا موصوف کا نام نامی بھی ملتا ہے۔

کلکتہ کے علاقہ میں راج گنج شردھانند شر پھیلانے آیا تو پیر ابوبکر پھرپھرا والے نے تار دیکر بلوایا تو آپ فوراً کلکتہ پہنچے اور مولوی عبدالعزیز خان کے ہاں قیام فرمایا تو وہاں سے سراج گنج روانہ ہوئے تو وہاں معلوم ہوا کہ مناظرہ کے خوف سے شردھانند یہاں سے فرار ہوگیا۔ جاتے ہوئے کہہ گیا کہ ہم مناظرہ نہیں کرنے آئے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی زندگی کے آخری دن تھے کہ آریوں نے سر اٹھایا۔ امرتسر میں ثناء اللہ غیر مقلد کا آریوں سے چار دن تک مناظرہ رہا۔ اس مناظرہ سے میں دیوبندیوں کے چوٹی کے مولوی اپنے سردار کلاں کے پشت پناہ تھے۔ لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس مناظرہ میں دیوبندی اور غیر مقلد سخت ناکام رہے۔ جس کی وجہ سے آریوں کی ہمت بڑھ گئی تھی۔ ان کا ایک پنڈت رام چندر بریلی شریف آیا۔ اور اپنے آپ کو 15 پارے کا حافظ بتاتا تھا چرب زبان بے حیا قسم کی تھی۔ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی صدر الافاضل حضرت مولانا رحم الٰہی وغیرہ نے جا کر اس کے جلسے میں اس کو لاجواب کر دیا۔ اس نے راہ فرار اختیار کی۔

(ماہنامہ اشرفیہ صدر الشریعہ نمبر)

صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ الرحمٰن:

آپ نے ایک پوسٹر چھپوا کر پنڈت شردھانند کو چیلنج مناظرہ دیا اور اس میں یہ مطالبہ کیا جب آپ ویددھرم کا پرچار اور آریہ مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ دنیا کی اقوام کو اپنی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں تو آپ کا پہلا فرض تھا کہ آپ اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے تیار ہوتے اور اپنے خیالی دو ارب سے زیادہ عمر والے مذہب کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے دنیا کو چیلنج دیتے، نہ کہ آپ سے مطالبہ کیا جاتے اور آپ خاموش ہوں۔

(اشتہار مناظرہ بحوالہ روئیداد جماعت مبارکہ 1342)

نیز آپ نے سیتارتھ پرکاش کا جواب نہایت مدلل اور مسکت جواب دیا۔ آریہ سماج والوں کی ذریت بھی اس کا جواب دینے سے عاجز آئی۔ آپ کی تصنیف و تحقیق بہ نام "احقاق حق" دستیاب ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے شردھانند کا خوب تعاقب کیا۔ جہاں کہیں وہ لوگوں کو مرتد بنانے جاتے۔ آپ وہاں پہنچ جاتے اور اس سے مناظرہ کا مطالبہ تو وہ وہاں سے فوراً فرار۔

لطیفہ آپ کے پاس ایک آریہ سماج کا رکن آیا اور کہا کہ مجھے آپ کے قرآن پاک کے اتنے سپارے یاد ہیں۔ آپ کو ہماری وید کے کتنے حصے یاد ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کمال ہمارے قرآن میں ہے کہ دشمن کو بھی یاد ہو گیا۔ اگر آپ کی وید میں کچھ کمال ہوتا تو ضرور دوسرے مذاہب والوں کو یاد ہوتا۔

شہر بریلی میں مناظرہ:

بریلی شہر میں اگست 1923ء مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ کا آریہ گروپ کے ماسٹر بلدیو پرشاد پنڈت رام چندر دہلوی سے مناظرہ ہوا.........

مولانا صاحب کے سامنے دونوں مناظر لاجواب ہو گئے۔ ہزاروں لوگوں نے یہ منظر

سرفراز فرمایئے۔

نیازمند

سیکریٹری آریہ سبھا بریلی

اس خط کے ساتھ (جوذکر کیا ہے) ایک نوٹس منسلک ہے وہ یہ ہے، جس کے سرے پر ''اوم'' ''اتحاد'' لکھا ہوا پھر مضمون شروع ہوتا ہے۔

مولانا برہم چاری نے جواب دیا۔

مہاشے سیتہ پال جی منتری آریہ دھرم پرچارتی سبھا بریلی۔

والسلام علی من اتبع الھدی۔

آپ کا یہ مطبوعہ خط مناظرے کے چیلنج کے عنوان سے تھا۔ اس خط میں آپ نے ان کا چیلنج قبول کرلیا تھا۔ جانشین سے خط وکتابت ہوتی رہی اور آخر میں سیتہ پال منتری آریہ سبھا بوکھلا کر خاموش بیٹھ گئے۔ مولانا مرحوم کا آخری خط 25 صفر المظفر 1339ء کو گیا

آپ نے جھانسی، ضلع جانوں الہ آباد، پانی پت، کرنال، پٹنہ، فتح پور، کانپور محلہ طلاق محل ضلع بدایوں وغیرہ میں آریہ ہندوں سے مناظرے کیے اور الحمد للہ ہر جگہ فتح پائی۔ مولانا مرحوم نے صرف اسلام کی حقانیت اور آریوں کے رد میں 44 رسالے تصنیف فرمائے۔ کچھ نام یہ ہیں۔

(۱) وید کا بھید

(۲) ترک موالات

(۳) دربار سید الابرار

(۴) دیوبند کی شوخی، دیانند کی شیخی۔

(۵) ساڑھے چار لاکھ مسلمانوں کا شکار وغیرہ۔

مولانا مرحوم کو آریوں سے مناظرہ میں کافی دلچسپی لیتے کہیں بھی کسی نے کہہ

دیا کہ فلاں جگہ آریوں سے مناظرہ ہے فوراً تیار ہو جاتے ۔ کثرت مناظرہ کے پروگرام کی وجہ سے انہیں یہ اعلان کرنا پڑا۔

''جو صاحب بغرض مناظرہ مباحثہ آریہ سماج بالفرض وعظ بلانا چاہیں ان کو چاہیے کہ کم از کم 15 یوم قبل اطلاع دیں''۔ (وید کا بھید ص 8)

مکتب کی کرامت:

آپ علیہ الرحمہ کے بنائے ہوئے مدرسہ ''دافع البلا'' بریلی سے تعلیم یافتہ علمائے کرام مولانا عزیز عالم، مولانا مشتاق حسین، لیاقت حسین نجم الہند، شیخ محمد قمر الدین چشتی معروف بہ ''یوگی جی'' فیض آبادی نے بھی فراغت حاصل کر کے آریوں کو چیلنج کیے مگر کسی میں دم خم نہ ہونے پر خاموشی اختیار کی۔

مولانا غلام اللہ قصوری علیہ الرحمۃ نے (جو کہ انجمن حمایت اسلام کے بانیوں میں سے تھے)۔ آپ نے بھی آریہ سماجوں سے مباحثے کیے اور مقالے لکھے۔

(تذکرہ علماء لاہور)

اس کے علاوہ مولانا برکات احمد ٹونکی علیہ الرحمہ کی کتاب صدقہ جاریہ فی رد آریہ بھی قابل مطالعہ ہے۔ شیخ الاسلام والمسلمین پیر طریقت رہبر شریعت حضرت العلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ الرحمٰن داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک آریہ مناظر آیا تو اس نے یہ اعتراض کیا آپ کی مسجدوں پر یہ لکھا ہوتا ہے۔

چراغ و مسجد و محراب و منبر   ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر

اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ نے سمجھایا کہ اہل سنت حضرات نے نوواردوں کے لئے اپنی پہچان رکھی ہے۔ وہ بولا کہ میں تسلیم نہیں کرتا۔ اسے آپ نے بار بار سمجھایا کہ یہ شعر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لکھے ہوئے قصیدہ سے لیا گیا ہے۔............ الغرض اس

کی تسلی نہ ہوئی آپ (خواجہ صاحب علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں۔اس وقت میں نے دیکھا ایک نورانی شعاع داتا حضور کے روضہ انور سے نکلی اور سیدھی میرے قلب پر آئی اور اس کا جواب بھی ذہن میں آ گیا۔" کہ قبل از اسلام عربوں کی بغض وحسد و عداوت سے بھی روحانی بیماریوں میں مبتلا تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس نے انہیں چراغ جیسے روشن رہنما بنائے۔کسی کو مسجد میں شان بخشی، کسی کو محراب و منبر کا مالک بنایا اور آنے والی نسلوں کے پیشوا بنے۔یہ شان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے"۔

یہ سن کر وہ آریہ بولا یہ جواب مجھے اس سے پہلے کسی اور سے نہ ملا۔حالانکہ میں نے کئی ایک سے سوال کیا۔ (ملخصا) (ماخوذ انوار قمریہ ص 84)

قبلہ استاذی فرماتے ہیں کہ والد مرحوم (شیر پنجاب حضرت علامہ مولانا قطب الدین علیہ الرحمۃ) نے دہلی و آگرہ کے علاقے میں آریوں سے مناظرے کیے۔

دہلی کے مناظرہ میں شرائط مناظرہ میں یہ طے پایا کہ جو چیز تمہارے اور ہمارے بیں مشترک ہے اس پر مناظرہ نہیں ہو گا۔وہ جو سوال کرتا آپ دلائل کے ساتھ فرماتے یہ تو آپ کے ہاں بھی ہے۔اس طرح وہ لاجواب ہو کر فرار ہو گیا۔

نوٹ:۔ قبلہ استاذ محترم نے کچھ پوائنٹس (points) بھی ارشاد فرمائے۔

مرزا قادیانی کے بارے ان کا مؤرخ لکھتا ہے کہ اس نے (یعنی مرزا نے) آریہ کے رد میں کتاب لکھی۔

(مگر حقیقت کچھ اس کے برعکس ہے)

چونکہ 1907ء میں آریہ سماج لاہور کی مذہبی کانفرنس میں اس کے مضمون کا ابتدائی حصہ مولوی نور الدین، آخری حصہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ نے پڑھ کر سنایا۔ (ہماری تاریخ از احسان الحق پرویز قادیانی مطبوعہ ربوہ)

آریہ سماج والے کیا اس کا مضمون جو کہ ان کے رد میں ہے پڑھنے دیتے ؟؟۔ (12 قادری)

حواشی

(1) یعنی وہ ہر جگہ سمایا ہوا، ہر چیز میں رما ہوا، ہر خلاء میں گھسا ہوا ہے۔

(2) ان کے نزدیک وہ جاگتا بھی ہے اور سوتا بھی ہے۔ اس کی بیداری کا زمانہ 43 لاکھ 20 ہزار سال ہے۔ یہ زمانہ چار جگوں میں بٹا ہوا ہے۔ پہلا جگ ست جگ ہے۔ یہ سچائی اور بھلائی کا دور ہے اور دراز ہے۔ دوسرا جگ اس سے قدرے چھوٹا ہے اس میں بھلائی گھٹنے لگتی ہے۔ تیسرا جگ اس سے بھی مختصر ہے اس میں شر و فساد اور بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ چوتھا جگ جسے کل جگ کہتے ہیں سب سے چھوٹا ہے اور چار لاکھ بتیس ہزار سال اس کی مدت ہے۔ اس جگ کو تقریباً چالیس ہزار سال گزر چکے ہیں۔ یعنی چار لاکھ برس سے کچھ کم زمانہ اس کا ابھی باقی ہے۔ کل جگ میں برائی حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس جگ کے آخیر میں وشنو آخری اوتار بن کر آئے گا اور خیر و شر کا توازن بحال کرے گا۔ اور پھر کائنات کو نگل کر سو جائے گا۔ اس کی نیند کی مدت وہی 43 لاکھ 20 ہزار سال ہے۔ نیند کے زمانے میں توازن والی یہ کائنات اس کے سینے میں اس کا عالم خواب بن کر رہے گی۔ اور اس میں خیر کی بہار اس طرح رہے گی جیسے ست جگ میں رہی تھی۔ وشنو خود سو رہا ہوگا لیکن یہ بابرکت کائنات اس کے سینے میں جاگ رہی ہوگی۔ وشنو کے خواب اور بیداری کے ایک ہزار چکر ایک کلپ کہلاتے ہیں۔

(3) مولانا قطب الدین علیہ الرحمۃ امام اہلسنت کے حضور مزید علم کے حصول کے لئے آریہ کے سوالات پر جوابات منگواتے۔ آپ علیہ الرحمۃ انہیں تفصیلی و تحقیقی جوابات عنایت فرماتے۔ ملاحظہ ہو (فتاویٰ رضویہ جلد نہم)

مجوس ایسے کو خدا کہتے ہیں

جس کی برابر کی چوٹ کا دوسرا خالق شیطان ہے۔ پھر بعض کے نزدیک تو شیطان اس کا مخلوق ہی نہیں۔ اس کی طرح واجب الوجود ہے۔ خود بخود موجود ہے۔ جب تو شیطان اس کا ہم سر ہونا ظاہر اور جن کے نزدیک وہ بھی اسی سے پیدا ہو وہ اور سخت اعجوبہ ہے یزداں سے کوئی جزئی شر تو اس لئے نہ بن سکا کہ وہ خیر محض ہے۔ اس سے شر کیوں کر پیدا ہوا مگر اہرمن (شیطان) کہ ہر شر کی جڑ اور کلی شر ہی اس سے پیدا ہو گیا اور جب سب شر اہرمن سے پیدا ہیں اور اہرمن یزدان سے تو جملہ شرور کا ٹھیکا یزداں ای کے ماتھے رہا ایسے کو جیسے بیٹھے بٹھائے ایک دن فکر ہوئی کہ اگر کوئی میرا مخالف ہو تو کیسا ہو اس خیال فاسد سے ایک دھواں اٹھا جو شیطان بنا اور اس نے قوت پکڑی یہاں تک کہ لشکر جوڑ کر یزداں کے مقابل ہوا مجوس کا یزداں اس کے مقابل کی تاب نہ لا کر بھاگا اور جنت میں قلعہ بند ہوا اہرمن 3 ہزار برس جنت کا محاصرہ کئے رہا یزدان اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا آخر فرشتوں نے بیچ بچاؤ کر کے تصفیہ کرا دیا کہ سات ہزار برس دینا شیطان سلطنت کرے پھر ملک یزداں کو سونپ دے۔ مجوس کا یزداں طول محاصرہ سے عاجز آچکا تھا جبراً و قہراً قبول کیا اور اب اس سے دعا فضول کہ وہ دنیا کی سلطنت سے معزول ایسے کو جس نے بیٹے کے لئے ماں باپ کے لئے بیٹی جیسی بے حیائیاں حلال کی ہیں۔

کیا انہوں نے خدا کو جانا؟۔

حاش لله سبحن رب العرش عمایصفون۔

تعلیقات وتحقیقات

لفظ مجوسی فارسی زبان کا ہے۔ جس کا مطلب ہے آتش پرست، گبر، زردشت

(فیروز اللغات)

اور کبھی لفظ مجوسی کا اطلاق جادوگر اور فلسفی پر بھی ہوتا ہے۔

(مصباح اللغات)

زردشت:

جاحظ نے لکھا ہے کہ زرتشت جس کو مجوسی اپنا پیغمبر مانتے ہیں وہ بلخ سے آیا اور دعویٰ کیا کہ وہ کوہِ سیلان پر تھا وہاں اس پر وحی نازل ہوئی اور یہ ممالک بہت سرد ہیں وہاں کے لوگ سوائے سردی کے کچھ نہیں جانتے ہیں اور اقرار کیا کہ فقط ان پہاڑیوں کے سوا کسی کی طرف پیغمبر کر کے نہیں بھیجا گیا۔

آتش پرستوں کا پیغمبر (منوچہر) کی نسل سے ایک شخص جو فیثا غورث کا شاگرد تھا۔ اس نے گشتاسپ کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے آتش پرستی کو جاری کیا۔ بعض کے نزدیک اس نے مجوسیوں کے مذہب کو ترقی دی۔ جنہوں نے اسے پیغمبر مان کر ابراہیم کے نام سے ملقب کیا اور اس کی کتاب ''ژند'' جو اس نے بنائی تھی اسے آسمانی ماننے لگے۔

وجہ تسمیہ، زر روپیہ پیسا، دُشت، بُرا، چونکہ وہ روپے پیسے کو جمع کرنے کو برا جانتا اور آزاد فقیروں کی مانند رہتا تھا۔

بعض اُسے آرمیا پیغمبر کا تلمیذ بیان کرتے ہیں۔

(نوٹ: زرتشت، زردشت دونوں طرح درست ہے)

گشتاسپ اس کے دام تزویر میں:

ایک روز یہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اسرار فلکی مجھ پر منکشف کر دیئے اور مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے اپنے علم کے ذریعے گشتاسپ کے محل کے سامنے ایک ہرا بھرا عظیم الشان درخت کھڑا ہو گیا۔ جس نے اس کے پھل، پھول، پتے نکالے اس پر علم افلاک روشن ہوا۔ یہ شعبدہ دیکھ کر وہ اس کا معتقد بن گیا اور یزدان پرستی چھوڑ کر آتش پرستی اختیار کی۔

ترویج مذہب:

ایک روز اس نے گشتاسپ سے کہا کہ ارجاسپ بادشاہ چین کو باج و خراج کیوں دیتا ہے۔ کمر باندھ اور اس سے جا لڑ فتح تیرے ہی نام ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس شکریہ میں اس مذہب باطل کو جگہ جگہ پھراتا رہا۔ سیستان میں جا کر رستم و زال کو اس مذہب میں لایا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا اسفندیار بھی جس جس ملک یمن وغیرہ پر چڑھائی کرتا گیا اس کی تبلیغ کرتا رہا۔

زردشت کو علوم غربیہ میں کمال تھا۔ (1)

گشتاسپ نے بارہ ہزار ژند و پاژند (مجوسیوں کی مذہب کتاب اور اس کی شرح) کے نسخے گائے کے چمڑے پر لکھوا کر اپنے ملک میں تقسیم کیے۔ سینکڑوں آتش کدہ بنوا ڈالے فارس اور آذربائیجان کا آتشکدہ سب سے عمدہ اور ممتاز تھا۔ اسی طرح اس کا دین رونق پکڑ گیا۔

معاصرین:

ایران کا جاماسپ اور ہندوستان کا شنکر اچارج تھے۔

جانشین زرتشت:

جب زرتشت مارا گیا تو گشتاسپ [2] اس کی گدی پر بیٹھا۔

اسفند یار جس کے معرکے رستم کے ساتھ ہوئے اس کا بیٹا اور خلف الصدق تھا۔ اس نے ایک سو ساٹھ سال حکومت کی۔ (فرہنگ آصفیہ)

مورخین کے بقول زرتشت نے مجوسیوں کے خلاف بغاوت کی جو ان خودساختہ خداؤں کی پوجا کرتے۔ قربانی دیتے اس نے انہیں توحید کی دعوت دی۔ اس نے اپنی تعلیمات کو دلائل کے ساتھ بیان کیا اور مروجہ عقائد کا بطلان (جھوٹا ہونا) ثابت کیا۔ بلخ کے بادشاہ نے زرتشت کی وفات کے کچھ عرصہ بعد زرتشت کی تعلیمات اور اس مذہب کی کتب مدونہ میں تحریف کر کے مجوسیت کو پھر پہلی حالت پر لایا۔

آجکل کے مجوسی اپنے آپ کو زرتشتی کہتے ہیں اور جنوب مشرقی ایشیا میں اس مذہب کے پیروکار پارسی کہلاتے ہیں ان کا بڑا تہوار ''نوروز'' ہے۔ زرتشتی کے مذہب کے مطابق زرتشت پیغمبر ہے۔ ان کی عبادت روح پرستی۔ ان کا زمانہ ابتدا 6 صدی قبل مسیح خصوصی طور پر فلسفہ دان ہیں۔

تعلیم گاہ:

ایران کے خسرو نوشیرواں نے خزستان میں جند شاپور کے مقام پر ایک مجوسی مدرسے کی بنیاد ڈالی۔ جہاں صرف یونانی اور سریانی کتابوں ہی کا درس دیا جاتا بلکہ ہندوستان سے آئی ہوئی فلسفی اور حکمی تحریرات کا پہلوی یا قدیم ایرانی میں ترجمہ کیا جاتا۔ دین زرتشت ساسانیوں اور اس کی رعیت کا دین تھا۔ آتش کدوں کے رکھوالے مغ کہلاتے۔ اسلام کی آمد سے آتش کدے ویران اور مسجد میں تعمیر ہوئیں۔ ساسانی زمانے اور زرتشتی رسوم کو یاد کر کے آہیں بھرنے لگے۔ شراب کی تحریم نے میکدوں کو بھی تہ خانے کر کے رکھ دیا۔ مغ کا لفظ جو آتش کدہ کے رکھوالوں کے لئے استعمال ہوتا وہ

آجکل مزاحاً ساقی کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔

رب تعالیٰ کے بارے مجوسیوں کا عقیدہ:

بعض مجوس کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ قدیم ہے۔ اس سے سوائے بہتری کے کچھ نہیں ہوسکتا۔ اور شیطان مخلوق ہے اور اس سوائے بدی کے کچھ نہیں ہوسکتا۔ جواب یہ ہے کہ ان سے کہا جاوے کہ جب تم نے اقرار کیا کہ نور (ایزد) یعنی شیطان (اہرمن) کو پیدا کیا تو اس نے بدی کا پتلا مجسم پیدا کر دیا۔ (یعنی اس سے زیادہ بدی کیا ہوگی)۔ بعض مجوس نے کہا خالق نور ہے وہ ردی فکر سوچتا ہے۔ چنانچہ اس نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ میری بادشاہت میں کوئی ایسا پیدا ہو جو میرا مخالف ہو جائے۔ اور یہ فکر اس کی ردی تھی اس سے ابلیس پیدا ہو گیا پھر بعد شریک ثابت ہونے کہ ابلیس فقط اتنی بات پر راضی ہو گیا کہ وہ ردی چیزوں کی طرف منسوب رہے۔

مجوس کا عقیدہ ثنویت:

شیطان نے ان کو دھوکا دیا کہ دو خدا ہیں ان میں سے ایک نور اور وہ حکیم ہے۔ فقط خیر پیدا کرتا ہے۔ دوسرا شیطان ہے وہ تاریکی ہے اور فقط بدی اور بُرائی پیدا کرسکتا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اللہ اور شیطان دو جسم قدیم ہیں۔

عقائد ونظریات:

آتش اور آفتاب میں نور قاہرہ یزدانی خاص کر ہے۔ اس لئے ان کی تعظیم یعنی (عبادت) گویا خدا کی عبادت ہے۔ اور اس نور کو خدا سے زیادہ خصوصیت ہے۔ اس کے پیرو اہل اسلام اور اہل کتاب کے مقابلہ میں یہ دلیل لاتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو وادی ایمن میں درخت پر جو آگ دکھائی دی یا کوہ طور پر تجلی ہوگی جس سے پہاڑ ریزہ ریزہ اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے وہ نور قاہرہ ہے۔

ان کا عقیدہ ہے کہ خالق دو ہیں۔ ایک خیر کا خالق اور دوسرا شر کا خالق۔ یہ لوگ خیر کے خالق کو رہورامزدا یا یزدان کہتے ہیں اور شر کے خالق کو اہرمن (شیطان) کہتے ہیں۔ ان کے مذہب میں عبادت صرف یزداں کی ہوتی ہے۔ ان کے عبادت خانوں میں بت کی بجائے صندل کی لکڑی سے آگ جلا کر اس کی پرستش کرتے ہیں۔

مجوسیت میں توحید کی بجائے ثنویت ہے یعنی خیر اور شر دو خداؤں کا تصور۔ مجوسیت کی تعلیمات عقل اور فطرت کے خلاف ہیں۔ اس میں سگی بہنیں سے نکاح جائز[3] ہے۔ نیز محرمات سے بھی نکاح جائز۔ یہ حیات اور ممات حساب اعمال اور جنت دوزخ کو مانتے ہیں۔

مجوس کی شریعت:

بقول علامہ ابن جوزی کے کہ بعض علما نے یہ بیان کیا ہے کہ مجوس کے واسطے آسمانی کتابیں تھی جن کو تلاوت کرتے اور پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ پھر انہوں نے یہ نیا دین نکالا وہ کتابیں اُٹھالی گئیں۔

مجوس کی من گھڑت شریعت:

پیشاب سے وضو کرنا۔ ماؤں اور بہنوں سے وطی کرنا۔ آفتاب کی جانب نماز پڑھنا اور اس کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ آفتاب اس عالم کا بادشاہ ہے۔ وہی دن کو لاتا اور رات کو لے جاتا ہے۔ اور نباتات کو زندہ کرتا اور حیوانات کو بڑھاتا اور ان کے اجسام میں حرارت کو پھیر لاتا ہے۔

مُردوں کو تعظیم زمین کی وجہ سے اس میں دفن نہیں تھے اور کہتے تھے کہ اس سے حیوانات کی پیدائش ہوتی ہے۔ ہم اس کو گندہ نہیں کریں گے اور پانی کی تعظیم کی وجہ سے اس سے نہاتے نہ تھے اور کہتے کہ اسی سے ہر چیز کی زندگی ہے لیکن اگر اس سے پہلے گائے وغیرہ کا پیشاب استعمال کر لیتے تو پانی استعمال کرتے۔ اور اس میں

تھوکتے نہ تھے اور حیوانات کا قتل و ذبح جائز نہ رکھتے تھے۔ اپنا منہ گائے کے پیشاب وغیرہ سے بطور تبرک کے دھوتے اور جس قدر گائے کا پیشاب پُرانا ہوتا اسی قدر اسے میں زیادہ متبرک سمجھتے تھے۔

نہایت ہی شرمناک رسم :

اپنی ماؤں کی فرج اپنے لئے حلال سمجھتے تھے اور کہتے کہ ماں کی شہوت بجھانے کی کوشش کرنے کا حق بیٹے پر زیادہ ہے اور جب شوہر مر جاوے تو بیٹا اس عورت کا زیادہ مستحق ہے اور اگر بیٹا نہ ہو تو میت کے مال سے کوئی مرد کرایہ پر کرلیا جاتا تھا۔ مرد کے واسطے جائز رکھتے کہ وہ عورتوں یا ہزار عورتوں سے نکاح کر لے۔ جب حائضہ عورت غسل کرنا چاہتی تھی تو موبذ (داروغہ آتش خانہ) کو ایک اشرفی دیتی۔ وہ اس کو آتش خانہ میں لے جاتا اور جانور کی طرح چار پاؤں پر اس کو کھڑا کر کے اپنی انگلی سے اس کے اندامِ شرم میں آمدورفت کرتا۔ یہ قاعدہ بادشاہ قباد کے وقت میں مزدک نے رائج کیا اور عورتیں اس نے ہر مرد کے واسطے مباح کر دیں کہ جو مرد جس عورت سے چاہے وطی کرے۔ قباد کی عورتوں سے خود وطی کی تا کہ باقی سب لوگ اس فعل میں اس کی اقتدا کریں۔ چنانچہ عموماً عورتوں کے ساتھ یہی طریقہ عمل میں آنے لگا۔ یہاں تک کہ جب نوشیرواں کی ماں کا نمبر آیا تو اس نے بادشاہ قباد سے کہا کہ نوشیرواں کی ماں کو میرے پاس بھیج دے۔ اگر تو انکار کرے گا اور میری شہوت پوری نہ ہونے دے گا تو تیرا ایمان درست نہ ہوگا۔ قباد نے قصد کیا کہ اس کو بھیج دے۔ جب یہ خبر نوشیرواں کو پہنچی تو اس نے مزدک کے سامنے رونا شروع کیا اور باپ کے سامنے مزدک کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو چومتا رہا اور درخواست کی کہ میری ماں کو مجھے بخش دے۔ تو قباد نے مزدک سے کہا کیا آپ کا قول یہ نہیں ہے کہ مومن کو اس کی شہوت سے روکنا نہ چاہیے۔ کہا ہاں ہے تو قباد نے

کہا کہ پھر آپ کیوں نوشیرواں کو اس کی شہوت سے روکتے ہیں۔ مزدک نے کہا کہ اچھا میں نے اس کی ماں اس کو ہبہ کر دی۔ پھر مزدک نے لوگوں کو مردار کھانے کی اجازت دے دی۔ جب قباد کے مرنے کے بعد نوشیرواں بادشاہ ہوا تو اس نے مزدکیوں کو یک قلم قتل کر کے نیست کر دیا۔ (ماخوذ: تلبیسِ ابلیس ابن جوزی)

عجائبات:

عزیز مردوں کے مرنے پر مرثیے گاتے ہیں۔ اور کھانا کھاتے وقت بالکل کلام نہیں کرتے۔

مجوس کے اقوال میں یہ ہے کہ زمین کی کچھ انتہا نیچے کی طرف نہیں ہے اور آسمان جو نظر آتا ہے وہ شیطان کی کھال میں ایک کھال ہے اور گرج فقط ان عفریتوں کے خرخرے کی آواز ہے۔ جو افلاک میں قید ہیں اور لڑائیوں میں قید ہوئے۔ اور پہاڑ ان کی ہڈیاں ہیں، سمندر ان کے پیشاب اور خون سے جمع ہوا ہے۔

پہلا بادشاہ:

مجوس کا پہلا بادشاہ کیومرثؔ تھا۔ اُسی نے ان کو یہ دین بتلایا۔ پھر ان میں پے در پے نبوت کے مدعی پیدا ہوئے۔ یہاں تک کہ آخر میں زرادشت مشہور ہوا۔

چند آتش کدے:

سب سے پہلے آفریدون نے آگ کی پوجا کے لئے طرسوس میں آتش خانہ بنایا اور دوسرا بخارا میں بنایا۔ اور بہمن نے سیستان میں بنایا۔ ابو قباض نے نواح بخارا میں بنایا اور اس کے بعد بکثرت آتش خانے بنائے گئے۔

ان کی مذہبی کتب:

زاراتھشیریا، اُستا، ژند، پاژند، دساتیر زرتشت نامہ ہیں۔

مجوسیت کی حقیقت:

غیر مستند قصے کہانیوں کا مجموعہ، مجوسیت کے صحائف اور دیگر دینی اور ادب کا بہت کم حصہ زرتشت کی اپنی تعلیمات قرار دیا جا سکتا ہے اور اس کے پروہتوں نے صدیوں بعد اپنی یادداشت سے لکھا۔ جس میں تحریف و ترمیم لازمی امر ہے۔ نیز یہ وراثتی اور غیر تبلیغی دین ہے۔ یعنی جس کے ماں باپ پارسی نہ ہوں تو وہ اس مذہب کو اپنا نہیں سکتا۔

احترام میت سے ناواقف:

مردے کو ایک کنویں جس کا نام ''ٹاور آف سائلنیس'' ہے اس میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کا گوشت چیلیں اور گدھیں کھا جاتی ہیں۔ ان کے عقائد رب تعالیٰ کے بارے گمراہی کے جھوٹے خدا کے باب ''مجوس'' میں ملاحظہ کریں۔ اور ان کے عقائد انہیں بہت سے مفہوماً یا واقعتاً نقل کیے ہیں۔ ان کی کتابیں عام دستیاب نہیں ۔ خیر ہمیں ضرورت ہی کیا ہے۔

بطور نفس علم کے چند سطور سپرد قلم کیے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے، ہمیں ان کفار، مرتد، بد مذہبوں سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

حواشی

(1) علامہ شیرازی جلال الدین دوانی اور چند اور اس کو حکیم و نبی خیال کرتے ہیں۔اس کے ماننے والے کہتے ہیں کہ آگ اس کے ہاتھ کو نہیں جلا سکتی۔ مولوی عبدالکلام آزاد بھی دبے الفاظ میں اس کو نبی تسلیم کرنے پر مصر ہے۔

معاذ اللہ

(2) ملکِ ایران کے مشہور بادشاہ لہراسپ کیکاؤس کا داماد اسفندیار روئیں تن کا باپ تھا۔اس شخص کو کیخسرو بن کیکاؤس نے خاندان ہوشنگ میں نہایت لائق، ہوشیار اور شجاع پا کر مرتے وقت فرمانروائے ایران کر دیا۔

(3) مجوسیوں کی کتاب اوستا صفحہ 27 پر نکاح کی دو قسمیں مستقل و غیر مستقل لکھے ہیں۔ (از افادات قبلہ استادِ محترم)

یہود ایسے کو خدا کہتے ہیں

جو آسمان و زمین بنا کر اتنا تھکا کہ عرش پر جا کر پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹ گیا ایسے کو جوان میں بعض کے نزدیک عزیر کا باپ ہے۔ ایسے کو جو ایک حکم دے کر اس کا پابند ہو جاتا ہے۔ زمانہ و مصالح کتنے ہی بدلیں اس کے بدلے دوسرا حکم نہیں بھیج سکتا ولہٰذا نسخ (دین اسلام سے پچھلی تمام شریعتوں کا باطل ہونا) کے منکر ہیں اور شریعت موسوی کو ابدی کہتے اور اس صریح کذب کا افترا اپنے معبود کے سر دھرتے ہیں۔ ایسے کو جس نے آپ ہی قوم نوح پر طوفان بھیجا پھر اپنی اسی حرکت پر ایسا نادم ہوا اتنا رویا کہ آنکھیں دکھ آئیں نسخ کو پچھتانا ٹھہر کر محال (ناممکن) حالانکہ اسے بچانے سے کوئی تعلق نہیں رات کو دن کرتا ہے پھر دن کو رات کر دیتا ہے کوئی مجنوں ہی اسے پچھتانا کہے گا۔ جب احکام تکوینیہ میں یہ ہے احکام تشریعیہ میں کون مانع ہے۔ خیر وہ تو پچھتانے کے خوف سے نہ بدل سکے مگر آدم کو بنا کر پچھتایا اور طوفان بھیج کر تو پچھتانے کا وہ طوفان آیا جس نے رُلا رُلا کر آنکھوں کا یہ دن کر دکھایا۔ ایسے کو جس نے یہودی کے لئے اس کی سگی بہن حلال کی اور توریت میں اس کی حرمت لکھ دی اس لئے کہ شریعت آدم میں یقیناً حلت تھی اب حرام کرتے تو منسوخ حکم سے پچھتانا ٹھہرے۔ اسے کو جس نے خلیل و اسمٰعیل علیہما الصلوۃ السلام کی دعا قبول کی اور ان سے کہا کہ میں نے اسمعیل و اولاد اسمعیل کو برکت دی اور تمام خیر و خوبی ان میں رکھی عنقریب تمام امتوں پر انہیں غالب کرونگا اور ان میں انہیں میں سے اپنا رسول اپنے کلام کے ساتھ بھیجوں گا۔ پھر کیا کچھ نہیں بلکہ انکا عکس (الٹ) کیا جیسا یہود کہتے ہیں۔ ایسے کو کہ نہ توریت اس کی کتاب نہ موسیٰ سے اس کا کلام یہ سارے کرشمے ایک فرشتے کے ہیں۔

کیا انہوں نے خدا کو جانا۔

حاش للہ سبحن رب العرش عما یصفون۔

تعلیقات و تحقیقات

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت۔ یہ قوم آٹھ صدی قبل مسیح سے ہے۔
حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پاک اسرائیل تھا۔ اس لئے ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلائے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام (اسرائیل) کے بارہ بیٹے ان میں سب سے بڑا بیٹا یہودا تھا۔ ان کی اولاد یہودی کہلاتی ہے۔ نسلی لحاظ سے یہودی بنی اسرائیل ہیں لیکن تمام بنی اسرائیل یہودی نہیں ہیں۔ اگرچہ اب بنی اسرائیل اور یہودی دونوں ایک ہے۔

یہ مذہب نسلی ہے یعنی یہودی وہ ہے جس کی ماں یہودن ہو۔ کوئی نیا شخص یہ مذہب قبول نہیں کرسکتا۔

عروج:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا۔ ترجمہ: (اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام فرمائی اور بے شک میں نے تم کو اس وقت کے تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی) (سورہ بقرہ آیت 40)

انعامات خداوندی:

اندھیری راتوں میں نوری ستون ان کے ساتھ ہوتا جس کی روشنی میں چلتے اور کام کرتے، ان کے کپڑے کبھی بھی میلے نہ ہوتے، ناخن اور بال نہ بڑھتے، سفر میں جو بچہ سفر میں پیدا ہوتا اس بچے کا لباس بھی ساتھ اترتا۔ جیسے جیسے وہ بڑھتا جاتا لباس بھی بڑھتا جاتا۔ ترنجبین کی طرح بھی ایک میٹھی چیز صبح صادق سے طلوع صادق تک ہر شخص کے حساب سے اترتی جسے دن بھر کھاتے۔

مملکت اسرائیل:

بنی اسرائیل کے 10 قبیلوں نے اپنا بادشاہ یربعام بنا لیا اور مملکت کا نام اسرائیل رکھا۔ اور دو قبیلوں یہود اور بنیامین نے ابعام بن سلیمان کو بادشاہ بنایا اور اس سلطنت کا نام ''یہودیہ'' رکھا۔

ذلت و رسوائی:

جب اس قوم نے نافرمانیوں کی انتہا کر دی تو اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر سرزنش کی۔ مگر انہوں نے اصلاح نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت و رسوائی مسلط کر دی۔ (البقرہ آیت ۱۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب لڑنے جاتے تو یہودیوں سے مدد طلب فرماتے تو جواب دیتے کہ اے موسیٰ آپ جانو اور تیرا رب جا کر دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام توریت لینے گئے۔ تو بچھڑے کی پرستش شروع کر دی۔

توریت کی اتباع سے روگردانی کی وجہ سے 597 ق م میں بابلیوں کے ہاتھوں ''سلطنت اسرائیلہ'' تباہ ہوگئی جبکہ اس سے بھی پہلے 721 ق م سلطنت یہودیہ کا مرکزی شہر سامریہ (شورون) اشوریوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکا تھا۔ اس طرح 14 سو سال بعد بنی اسرائیل کی دونوں بڑی حکومتیں صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان کا ایک تاریخی واقعہ یاد دلایا۔

ترجمہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم فرماؤ کہ خدا تعالیٰ سے بدلہ پانے کے اعتبار سے جو چیز تیری ہے کیا اس سے میں خبر دوں یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدائے تعالیٰ نے ملعون کیا۔ اور جن پر خدا غصے ہوا اور خدا نے ان میں سے بندر، خنزیر اور بتوں کے پوجنے والے بنا دیئے۔ یہ لوگ بہت برے ہیں۔ ٹھکانے کی رو سے اور سیدھے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں''۔ قرآن پاک نے ان کے علماء پر غضب الٰہی جو ہوا ہمیں بتلایا۔

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جن پر توریت لادی گئی پھر وہ لاد نہ سکے۔اس گدھے کی سی ہے جس نے پیٹھ پر کتابیں لادی ہوں۔

نیز فرمایا خداوندی کلام میں تحریف کرتے ہیں۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا۔ یعنی ''وہ لوگ جو بنی اسرائیل میں سے کافر ہوئے وہ داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر ملعون کیے گئے اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔

صادق کلام کی صادق خبر:

قرآن پاک میں ارشاد ہوا۔ ''یہ ملعون ہیں جہاں کہیں بھی رہیں گے۔ پکڑے جائیں گے اور اچھی طرح قتل کیے جائیں گے''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 500 برس پہلے بخت نصر نے یہودیوں پر حملہ کیا۔ یہ اس وقت سے ذلیل وخوار وخانماں برباد ہو گئے۔ شام سے بھاگ کر ملک عرب میں جو شمال عرب میں علاقہ خیبر ہے۔ وہاں جاگزیں ہوئے اور وہاں سکونت پذیر ہو کر اپنے مذہب کی اشاعت کرتے رہے۔

عرب میں یہودی مذہب:

ان کے بطارقہ اور علماء مختلف قبائل میں گھومنے لگے اور عرب میں یہودی مذہب کی بنیاد جم گئی۔ یمن کے مشہور بادشاہ ذونواس حمیری نے یہودی مذہب قبول کر لیا اور لوگوں کو جبراً یہودی بنانے لگے۔ تلوار کے خوف سے عرب مرعوب ہو گیا اور ملک کا بہت حصہ یہود کے قبضہ میں آ گیا۔ (دلائل المسائل ص ۷)

مذہبی ادب وتعلیم:

یہود کی مذہبی کتابیں زبور مقدس اور توریت جسے عہد نامہ قدیم کہا جاتا ہے۔ غزل الغزلات (بزبان کتاب حقوق اور کتاب اشعیا) آج کا مذہبی ادب جو یہود کے

ہاں موجود ہے۔ وہ اس وقت سے چودہ سو برس بعد ترتیب دیا گیا جبکہ موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے احکام عشرہ [1] دیئے گئے۔ ان میں کچھ کتابیں خود یہودی علماء نے رد کردیں۔

فلسفہ کے اوران کے مدرسے سورا اور پمبادیتھا میں قائم تھے۔ جن میں یہ صرف اپنے روایتی قانون اور کتاب مقدس کی تفسیر کرتے۔

راسخ العقیدہ یہودی مدوسیت کا بانی اندلسی یہودی یہودہ حال یسوی تھا۔ (540 مطابق 1245ء) جو مرابط کے دور حکومت اور موحدین کی آمد کے زمانے میں گزرا ہے۔ اس کی تعلیم اس کی کتاب سیفر یا گزری کے نام سے موسوم ہے۔ دوسرے ادوار میں ایراگون کٹیا لونگا اور پراونس فاربونے کی جامعات تھیں۔

علم طب کے ماہر:

ابن ظہر، ایوں روز (یہودی) نے طب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

یہود کے علماء جو مسلمان ہوئے:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ زمانہ یہودیت میں ان کا نام حصین تھا۔

حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ عنہ جو تمام یہود کے سردار تھے، مگر بعد اسلام یہود جیسے حضرت عبداللہ بن سلام کے دشمن ہو گئے تھے۔ ان کے بھی دشمن ہو گئے۔

حضرت مخیریق رضی اللہ عنہ جو علماء یہود سے بہت متمول تھے اور توریت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات پڑھ کر آپ کو نبی برحق جانتے تھے لیکن اپنے دین کی محبت سے اظہار اسلام نہیں کرتے تھے۔ مگر اُحد کے دن یک لخت پکار اٹھے کہ اے یہودیو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد تم پر واجب ہے اور اپنے ہتھیار لے کر مقام اُحد میں آپ کی خدمت میں جا پہنچے اور یہود کو وصیت کر گئے کہ اگر اس جنگ میں میں مارا

جاؤں تو میرا کل مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ خدمت کر دینا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔ دو اور عالم مدینہ طیبہ میں اپنے مالوف ملک شام سے آئے مدینہ طیبہ دیکھ کر کہنے لگے یہ تو بعینہٖ ایسا شہر ہے جو بموجب علامتوں کتب سابقہ کے ہجرت گاہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر عرصہ سے یہاں رونق افروز ہیں۔ یہ سن کر خدمت اقدس میں حاضر بارگاہ ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ سیرۃ نبوی میں ہے کہ یہ دونوں عالم جن کو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر بالکل نہ تھی اتفاقاً آئے تھے۔

ابن صوریا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سوالات کا شافی جواب پا کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

عقائد یہود:

بارہویں صدی کے مشہور یہودی موسیٰ بن میمون نے عقائد یہود کی توضیح اس طرح کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی موجودگی کو ماننا، اس کی وحدانیت پر یقین رکھنا، اس کے قائم و دائم ہونے پر یقین رکھنا، اس کے غیر مادی ہونے پر یقین رکھنا، عبادت صرف اسی ذات پاک کی، پیغمبروں پر یقین رکھنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام سب سے بڑے پیغمبر تھے۔ توریت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور یہ کتاب ناقابل تغیر ہے۔ یہ کہ اللہ کی ذات علیم وخبیر ہے۔ دنیا و آخرت میں جزا و سزا پر یقین رکھنا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد پر یقین مرنے کے بعد زندہ کیے جانے پر یقین رکھنا۔

خالق و مخلوق سے مشابہ کیا۔

اللہ معبود ایک نور کا شخص ہے وہ نور کی کرسی اور نور کا تاج رکھے بیٹھا ہے۔ اور آدمیوں کے اعضاء کی طرح اس کے اعضاء معاذ اللہ۔

گستاخِ انبیاء:

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عیب لگاتے ہیں انہیں فتق کا مرض بتاتے ہیں۔
حضرت داؤد علیہ السلام پر اوریا کی آشنائی کی تہمت۔

عبادت میں انفرادیت:

دن میں 3 نمازیں صبح، دوپہر اور شام۔ دس آدمیوں کی تعداد نماز میں کم نہ ہو۔ یہود کی عید عید فصیح ہوتی ہے۔ جنازہ میں چارپائی کو سینہ کے برابر رکھتے ہیں۔ نماز مغرب کو ستاروں کے چمکنے تک تاخیر۔ نماز کے وقت قبلہ سے ذرا ٹیڑھے کھڑے ہوتے ہیں۔ قبلہ کے محاذ نہیں کھڑے ہوتے۔ نماز میں ادھر اُدھر ہلتے رہتے ہیں۔ نماز میں سر پر یا مونڈھوں پر اس طرح اوڑھتے ہیں کہ اس کا دونوں پلو لٹکتے رہتے ہیں۔ سجدہ سر کے اطراف سے کرتے ہیں۔ سجدہ سے پہلے رکوع کی مشابہت کے لئے کئی بار سر نیچے کرتے ہیں۔ نمازیں اکٹھی کر کے پڑھتے ہیں۔ وضو میں موزوں پر مسح نہیں کرتے۔ گلے کا مسح کرتے ہیں۔

معاملات:

عورتوں پر عدت نہیں سمجھتے۔ بجز طلاق کے جو حیض میں دی جاتی کوئی طلاق موثر نہیں سمجھتے۔ عورتوں کے حق مہر نہیں دیتے۔ متعہ کرتے ہیں۔ اپنی کنیزوں سے عزل جائز نہیں سمجھتے۔

حلال وحرام:

مار ماہی (بام مچھلی) اور ٹنڈی، خرگوش، تلی، اونٹ، بطخ حرام سمجھتے ہیں۔ سب لوگوں کا مال حلال سمجھتے ہیں۔

عبادت میں مسلمانوں سے مماثلت:

پاک لباس پہن کر عبادت کرتے ہیں۔ سر اور جسم کو ڈھانپنا، عورتوں کا الگ نماز پڑھنا۔

موجودہ یہودیت:

اس وقت یہود کے چار فرقے ہیں[2]

ان کا ملک اسرائیل ہے۔اس کا سرکاری مذہب یہودیت ہے۔ نیز مشرق یورپ شمالی افریقہ اور امریکہ میں بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ ان کی مذہبی زبان عبرانی (hebrew) ہے۔ جسے دو ہزار سال کے بعد زندہ کیا ہے۔ آجکل اسرائیل ملک کی آبادی 25 لاکھ کے قریب ہے۔ اور امریکہ کے مشیر خاص ہونے کی وجہ سے اس کے مورد عنایات ہے۔

عبرانی زبان میں یہودی مذہب ادب جو آج ہے اسے 3 حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ان میں پہلا حصہ ''توریت'' کہلاتا ہے۔ جو پانچ کتابوں پر مشتمل ہے۔ جنہیں Five Books Moses کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ انبیاء Prophets، تیسرا حصہ خفیہ تحریرات Secret writings سب سے اہم حصہ توریت Torah ہے۔ جس کی تلاوت ہفتہ وار عبادت Sbbath searvice میں کرتے ہیں۔

توریت مقدس کی تحریف پر قرآن کی خبر:

ترجمہ: ''مسلمانو! کیا تمہیں یقین ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاری) تمہاری تصدیق کریں گے حالانکہ ان میں تو ایسے لوگ ہیں جو خدا کا کلام سنتے تھے۔ پھر جان بوجھ کر اس کو بدل ڈالتے تھے''۔

''یہودیوں کی عہد شکنی کے سبب ہم نے ان کو پھٹکارا اور ان کے دلوں کو

سخت کر دیا۔ وہ خدا کے بول اپنے ٹھکانے سے بولتے ہیں اور نصیحت سے فائدہ اٹھانا بھول گئے۔ آپ ہمیشہ ان کی خیانت یعنی کتاب میں ردوبدل کرتا دیکھیں گے۔ بجز ان میں سے تھوڑے لوگ"۔

توریت اصلی کا ناپید ہونا:

(۱) 971 ق م میں شاہ مصر کے حملے سے 3 سو برس تک ناپید رہی۔

(۲) 600 ق م بخت نصر شاہ بابل نے سلطنت یہود پر حملہ کر کے تہہ تیغ کیا۔ جو بچے انہیں بابل میں اسیر رکھا۔ ستر برس کے بعد یہ اپنی زبان تک بھول گئے۔ توریت کا نسخہ بھی جنگ میں ضائع ہوگیا۔

(۳) 70ء میں طیطس Titus شہزادہ روم نے بیت المقدس پر حملہ کر کے 11 لاکھ یہودیوں کو قتل کیا ہزاروں کو غلام بنا کر بیچ ڈالا ہیکل سلیمانی کو مسمار کر دیا۔ توریت اس جنگ میں پھر ضائع ہوگئی۔

(۴) 170ء ق م انطاکیہ کے یونانی بادشاہ انطونیس نے یروشلم پر بار بار حملہ کر کے یہودیوں کو قتل کیا اور انہیں بت پرستی پر مجبور کیا۔ مقدس صحیفوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر جلا ڈالا اور حکم دیا کہ جس کے پاس سے عہد نامہ عتیق (تورات) نکلے اسے قتل کر دیا جائے۔

(۵) 135ء میں روم کے قیصر ہڈرین نے 5 لاکھ یہودیوں کو قتل کیا۔ بیت المقدس کو تباہ کر کے بقیہ لوگوں کو شہر سے نکال دیا۔ ہیکل سلیمانی کی جگہ جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر کردہ متبرک عبادت گاہ تھی۔ اس نے پیٹر دیوتا کا مندر کھڑا کر دیا اور شہر کا نام بدل کر ایلیا رکھ دیا گیا۔ کوہ کلوری پر وینس دیوی کی مورتی رکھ دی گئی۔ یہ توریت پر پانچویں ضرب تھی۔

(۶) 400ء میں شمال کے وحشی لوگوں نے رومیوں پر غلبہ حاصل کیا۔ یہ لوگ بت

پرست اور انتہائی جاہل تھے۔ یہودیت اور عیسائیت دونوں کو بہت نقصان پہنچایا اور توریت کو بھی۔

(۷) 613ء میں خسرو پرویز نے یروشلم پر حملہ کر کے اسے فتح کیا۔ 90ہزار آدمیوں کو قتل کیا۔ تمام مذہبی اثاثہ جلایا اس طرح یہ توریت کو ساتویں مرتبہ نقصان ہوا۔

(تاریخ نیازی قبائل ص ۵۱ از محمد اقبال خان نیازی)

یہود کے اعتقادات:

(۱) یہ حضرت عزیز علیہ السلام کو ابن اللہ (اللہ کا بیٹا) (معاذ اللہ) کہتے ہیں۔ یہ شرک فی الالوہیت ہے۔

(۲) یہ لوگ حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے۔ انکے خیال میں سلیمان علیہ السلام ایک جادوگر تھے۔

(۳) اپنی سیاہ کاریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے انبیاء کرام کی سیرت و کردار پر زنا وغیرہ کے فحش الزامات لگاتے ہیں۔

(۴) عقیدہ آخرت کے سلسلہ میں بنیاد عقیدہ و عمل نہیں ہے۔ بلکہ نسل و ذات پر ہے۔ ان کا خیال ہے کہ صرف یہود جنت میں جائیں گے۔ خواہ عمل کیسے ہوں اور جہنم میں نہیں جائیں گے۔ اگر بالفرض گئے بھی تو صرف 40دن۔ کیونکہ بڑوں نے صرف 40دن بچھڑا پوجا تھا۔ بالخصوص میانوالی کے علاقہ میں آجکل یہودی کا لفظ گالی کے طور پر ہوتا ہے اور داؤد خیل میں یہودی کی بجائے ''یودی'' کہہ کر اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

(۵) داؤد علیہ السلام کی اولاد کے سوا کوئی امامت اور ملک کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

(۶) جبرائیل علیہ السلام کو اپنا دشمن بناتے ہیں۔

(۷) جب تک دجال نہ نکلے اور بند آسمان سے پانی نہ اترے جہاد فی سبیل اللہ جائز نہیں۔ (ماخوذ تاریخ نیازی قبائل ص 63)

کفر یہود:

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن قاضی حسین محمد دیار بکری مالکی مکی کی کتاب الخمیس سے کفر کی اقسام نقل فرماتے ہیں کہ کفر انکار، کفر جحود، کفر عناد، کفر نفاق۔

کفر انکار:

اللہ عزوجل کو نہ دل سے جانے اور زبان سے مانے جیسے ابلیس اور یہود.........۔ (شرح المطالب فی مبحث ابی طالب)

معاملات:

(۱) عورت کو وراثت نہیں دیتے بلکہ اس کی اپنی کمائی بھی شادی سے پہلے اس کے والدین کی اور بعد شادی کے اس کی شوہر کی کمائی ہے۔

(۲) اپنوں اور بیگانوں میں ہر لحاظ سے عدم مساوات۔

(۳) انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور سلام میں اسام علیکم کہتے ہیں۔

(۴) مسلمانوں کے ساتھ حد درجہ کی نفرت۔

(۵) صحنوں کے اندر کوڑا پڑا رہنے دیتے ہیں۔

(۶) دنیا میں نسلی امتیاز و تفریق کی بنیادی وجہ یہودیت ہے۔

(۷) عوام الناس سے ان کا پیسہ کاروبار کے ذریعے نکالنا اور اسے خرچ کرنے کی بجائے ذخیرہ کرنا قوم یہود کی فطرت۔

(۸) یہودی عیسائی سے بیٹی لیتا ہے جبکہ دیتا نہیں۔ (ازالۃ العار)

یہود کی امتیازی حیثیت:

ہمیشہ سیاسی سازشوں میں ملوث رہے کسی بھی حکومت کے وفادار نہ ہوئے۔ بلکہ ہمیشہ باغیوں کی حیثیت سے متعارف رہے۔ ان کی اس باغیانہ روش سے اکثر حکومتوں نے ان پر تشدد روا رکھا۔

یہود کا پہلا سنگین حملہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ ” تم مومنوں کے ساتھ سب سے زیادہ عداوت رکھنے والے یہود اور مشرکین کو پاؤ گے“۔

کامل ابن اثیر تاریخ کی معتبر کتاب ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات شریف کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ تو یہودیوں میں سے ایک شخص عبداللہ بن سبا نے اپنے آپ کو مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ بصرہ ،کوفہ، شام، حجاز کے شہروں میں پھرتا رہا۔ خوش اخلاقی وشیریں زبان ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنا گرویدہ کرلیا۔ لوگ باتیں سننے کے لئے اس کے پاس اکٹھے ہو جاتے۔ ایک دن اس نے عام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام تو دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں اور آپ ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائیں۔ یہ کیسے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی یہ اعتقاد (مسیح موعود) کیسے ہے۔ اس کی تقریر سے متاثر لوگوں نے کئی مصری مسلمانوں میں یہ مشہور کردیا۔ اس سے ایک گروہ پیدا ہو گیا۔

زاں بعد وصی کا مسئلہ چھیڑا........ بالآخر اس کی کاروائیاں استحکام پکڑتی گئیں۔ اس کے نتیجہ میں مصر سے 2 ہزار آدمی مسلح اور کوفہ بصرہ سے بھی اس قدر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے مدینہ شریف پر حملہ کیا۔ اس جنگ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے۔ یہودیوں کا پورا کینہ اس صورت میں ظاہر

ہوا۔ پھر تمام فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔

دوسرا حملہ:

جنگ کا سارا الزام مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر لگا دیا۔ جس کی وجہ سے خارجی مذہب وجود میں آ گیا۔ پھر یہ کہنا شروع کیا کہ تمام صحابہ سوائے 3 کے معاذ اللہ مرتد ہو گئے۔

اس سے شیعہ مذہب رواج پا گیا۔

(باقی تفصیل شیعہ کے باب میں ملاحظہ ہو)

قوم یہود آج بھی کسی موقع کسی معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ اپنی چھپی عداوت کا اظہار کیے بغیر نہیں رہتی۔ موجودہ دور میں عربوں کے باہمی تنازعات، امریکی قوت کا ناجائز نزلہ اور عرب عراق جیسے مسلم ممالک پر چڑھائی اسرائیل ملک کی ایما ومشورہ پر ہے۔ جس پر ایک دن اسے بھی شرمندگی کا سامنا ہوگا۔ انشاء اللہ مسلم قوم پر انعامات خاص سے خاص انعام غیبی امداد بھی شامل حال ہے اور ہوگی۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے ان کی کتب سے رب تعالیٰ کی ذات مقدسہ کے بارے اعتقادات کو اختصاراً بیان کیا ہے۔ ہم نے ان کے حوالہ جات لگانے کی بجائے ان کی تفصیل وکتب کے نام پر تفصیلاً حاشیہ نگاری کی ہے۔ تا کہ قاری کی دلچسپی بھی قائم رہے اور مزید معلومات کا ساماں ہوئے اور ان کے شر سے محفوظ رہیں تا کہ گمراہی سے بچیں اور ان کی جھوٹی دوستی سے ملی وسماجی نقصانات سے محفوظ رہیں۔

نسال اللہ العفو او العافیہ۔

حواشی

(1) دس احکام جو کہ شریعت موسوی میں تھے۔

(2) لکائی ، یعقوبیہ (جو یعقوب کے شاگرد ہیں) ، ملکیہ (جو بادشاہی دین پر گئے)، نسطوریہ (نسطور کے نام سے)۔

نصاری ایسے کو خدا کہتے ہیں

جو مسیح کا باپ ہے اور مزہ یہ کہ اس کے بھائیوں [1] کا بھی باپ [2] ہے اس کے شاگردوں کا باپ ہے۔ اس کے چھوٹے [3] جھنڈ کا باپ ہے۔ ہر عیسائی [4] کا باپ ہے۔ پھر ہر مصلح [5] کا باپ ہے۔ خود [6] آدمیوں کا بھی باپ ہے۔ آدم کا باپ ہے تو ہر بشر کا۔ یہاں [7] تک کہ حکم ہے کہ زمین پر کسی کو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے۔ یہ کچھ تو نات پودھ پھیلی ہوئی ہے۔ اور پھر اکیلا مسیح اس کا اکلوتا ایسے کو جو اپنے اکلوتے کو سولی سے نہ بچا سکا۔ ایسے کو کہ جب اس کا بے گناہ اکلوتا۔ یہاں کی مصیبت جھیل کر۔ ہاں ہاں عیسائیوں کا خدا مخلوق کے مارے سے دم گنوا کر باپ کے پاس گیا اس نے اکلوتے کی یہ عزت کی اس کی مظلومی و بے گناہی کی یہ داد دی کہ اسے دوزخ [8] میں جھونک دیا اوروں کے بدلے اسے 3 دن جہنم میں بھونا ایسے کو جو [9] روٹی اور گوشت کھاتا ہے۔ اور سفر سے آ کر اپنے پاؤں دھلوا کر درخت کے نیچے آرام کرتا ہے۔ درخت اونچا اور وہ نیچا ہے۔ ایسے کو جو فقط زندوں کا خدا [10] ہے مردوں کا نہیں جو جو مرتے جاتے ہیں۔ اس کی خدائی سے نکلتے جاتے ہیں۔ اسے کو جو اپنے نیک بندے [11] سے رات کو صبح ہونے تک کشتی لڑا اور اسے گرا نہ سکا جب دیکھا کہ میں اس پر غالب نہیں آتا اس کے پاؤں کی نس (رگ، پٹھا) چڑھا کر کمزور کیا۔ ایسے کو جس کا بیٹا اسے جلال بخشتا ہے۔ آریوں کے ایشور کی تو ماں اس کی جان کی حفاظت کرتی تھی۔ عیسائیوں کے خدا کا بیٹا اسے عزت بخشتا ہے کیوں نہ ہو سپوت ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اس پر پھر اسے بے خطا جہنم میں جھونکنا کیسی محسن کشی ناانصافی ہے۔ ایسے کو جو یقیناً دغاباز ہے۔ پچھتاتا بھی ہے تھک جاتا بھی ہے۔ ایسے کو جس کی دو جورئیں ہیں۔ دونوں پکی زناکار حد بھر کی فاحشہ۔ ایسے کو جس کے لئے زنا کی کمائی

فاحشہ کی خرچی (فاحشہ کی آمدنی جو زنا کی اجرت ہوتی ہے) کمال مقدس پاک کمائی ہے۔ ایسے کو جس نے باندی غلام بنانا جائز رکھ کر نصاری کے دھرم (مذہب) میں حد درجے کی ناپاک ظالمانہ وحشیانہ حرکت کی اور پھر خالی کام خدمت ہی کے لئے نہیں بلکہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ مخالفوں کی عورتیں پکڑ کر حرم بناؤ ان سے ہم بستری کرو ایسے کو جس کی شریعت محض باطل ہے۔ اس سے راست بازی نہیں آتی۔ ایسے ایمان سے کچھ علاقہ نہیں جو اس کی شریعت پر عمل کرے ملعون ہے۔ بلکہ اس کا اکلوتا بیٹا خود ہی ملعون ہے۔ پھر بھی ایسی لعنتی شریعت پر عمل کا حکم دینا بندوں سے اس کا التزام مانگتا۔ اس کے ترک پر عذاب کرتا ہے۔ ایسے کو جو اتنا جاہل کہ نہایت سیدھا سا حساب نہ کر سکا۔ بیٹے کو باپ سے عمر میں بڑا بتایا ایسے کو جو اتنا بھلکو کہ اپنے اکلوتے کے باپوں کی صحیح گنتی نہ گنا سکا کہیں داؤد تک اس کے ستائیس باپ کہیں پندرہ بڑھا کر بیالیس باپ وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔

کیا انہوں نے خدا کو جانا؟۔

حاش للہ سبحن رب العرش عما یصفون۔

تعلیقات وتحقیقات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت سے عیسائی کہلاتے ہیں۔ اور یہ تثلیث (3 خداؤں کے قائل ہیں) ان کا زمانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مبارکہ سے 500 سال قبل ہے اور پادری کو گناہ بخشنے کا حقدار ٹھہراتے ہیں۔ ان کی مذہبی کتاب ''انجیل مقدس'' ہے۔ اب جبکہ انجیل تحریف شدہ ہے۔ اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسیٰ مسیح یا یسوع مسیح کہتے ہیں اور اپنے آپ کو عیسائی اور نصاریٰ بھی کہلاتے ہیں۔

ان کی مذہبی کتاب بائبل ہے۔ بائبل سے مراد مقدس کتب یا روحانی کتابیں لیا جاتا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک عہد نامہ قدیم دوسرا عہد نامہ جدید۔ قدیم عہد نامہ دراصل یہود کی کتاب ہے۔ عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلقہ بشارتوں کو پیش کرنے کے لئے عہد نامہ قدیم کو بائبل میں شامل کر لیتے ہیں۔ عہد نامہ جدید انکے زیادہ قابل احترام ہے۔ انجیل بھی اس میں شامل ہے۔

آجکل انجیل چار قسموں پر ہے۔ متی کی انجیل، لوقا کی انجیل، مرقس کی انجیل، یوحنا کی انجیل۔ ان سب سے مختلف انجیل برنباس ہے۔ اس انجیل کو 496ء میں پادریوں کی کونسل نے پابندی لگا دی تھی اس کے پڑھنے کو ناجائز قرار دے دیا تھا۔ کیونکہ اس میں مسیح علیہ السلام کی وہ بشارت شامل تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر ہے۔ یہ پرانے تمام نسخہ جات میں تھی۔ انجیل کے لغوی ولفظی معنی بشارت کے ہیں۔

عہد عتیق کے مضمون ترہیب وترغیب، جزا وسزا، شکر اور ناشکری، اہتدا اور گمراہی، توبہ اور توبہ شکنی، امید و ناامیدی، آزمائش اور آسائش، جنگ وجدل اور امن کی ہیرا پھیری، کبھی اناج کی فراوانی اور کبھی قحط، برکت کے جھونکے اور رحمت کی

بارشیں اور لعنت کی آندھیاں۔ (ماخوذ: کلچر کے روحانی عناصر ص ۹۱)

عہد جدید:

بائبل کا دوسرا حصہ نیا عہد نامہ کہلاتا ہے۔ یسوع مسیح کے پیروکار کہلانے والوں نے اسے 50ء سے 100ء کے درمیان یونانی زبان میں لکھا۔

(............انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ امریکہ ۴/۱۱۵۱)

بعد ازاں ان میں ردوبدل ہوتا رہا۔ یہ 27 کتابوں کا مجموعہ ہے۔ جن میں اناجیل اربعہ کو عہد جدید کے شروع میں رکھا گیا ہے۔ حالانکہ وہ 64ء سے 100ء تک کے دوران میں پولوس سے منسوب 14 خطوط لکھے جانے کے بعد تحریر کی گئی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ چاروں انجیلوں کی بنیاد حضرت مسیح کی تعلیم کی بجائے پولوس کے نظریات پر رکھی گئی ہے۔

قرآن حکیم میں انجیل سے مراد وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عبرانی یا آرامی زبان میں نازل ہوئی تھی۔

انجیل کے معیاری ہونے کا انتخاب:

جب انجیلوں کی تعداد 20 سے سینکڑوں [12] تک پہنچ چکی تھی۔ اس وقت قسطنطنہ بت پرست رومی بادشاہ نے انجیلوں کے جھگڑوں سے بچنے کے لئے اور ملک میں امن وامان کی فضا قائم کرنے کے لئے 325ء میں نیقہ (nicaea) کے مقام پر بشپوں کی کانفرنس طلب کی جس میں صرف 318 بشپ شریک ہوئے۔ معیاری انجیل کے انتخاب پر بحث ہوئی۔ مندوبین کسی انجیل پر متفق نہ ہو سکے۔ بالآخر کونسل کے ایک مندوب پاپس (pappus) نے تجویز پیش کی۔ کونسل کے سامنے جو کتابیں غور وخوض کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ انہیں چرچ میں عشائے ربانی کے مقدس میز کے نیچے بلاامتیاز (گڈمڈ کرکے) رکھ دیا جائے اور بشپ خدا سے دعا کریں کہ الہامی کتابیں میز

پر آجائیں اور جعلی نیچے پڑی رہیں۔

(اچ شرمن باب 8 you live after death)

چنانچہ دعا قبول ہوئی اور صبح میز پر متی، مرقس، لوقا، یوحنا کی انجیلیں پائی گئی۔ یہ الگ بات ہے کہ رات کو کسی خاص شخص نے ان کو میز پر رکھ دیا ہو۔

(Discovery of the Bible p-68)

اس نکتہ پر میڈم اچ پی بلاویتا سکائی (opcit p-251) لکھتی ہیں کہ "لیکن ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اجلاس کے کمرے کی چابیاں رات بھر کس نے اپنے پاس رکھیں"۔

ایک عیسائی عالم تھامس پین (the age of reason Thomas Paine p-11) لکھتا ہے۔ اب بھی یہ قطعی طور پر طے نہیں کہ وہ دستاویزات جو آج عہد نامہ جدید کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی صورت میں موجود ہیں جس میں سراغ لگانے والوں کو یہ ملی تھیں۔ یا انہوں نے ان میں افراط وتفریط اور تبدل وتحریف کا عمل کیا ہے"۔ (ملخصا و ماخوذ من الظلمات الی النور ص ۱۸۳)

عیسائیوں کے فرقے:

3 بڑے فرقے ہیں۔ (۱) کیتھولک (۲) پروٹسٹنٹ (۳) مشرقی تقلید پسند بڑا فرقہ رومن کیتھولک ہے۔ جس کا راہنما "پاپائے روم" ہے۔ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ اگرچہ ہر دونوں فرقے تثلیث الوہیت مسیح اور عقیدہ کفارہ پر متفق ہیں۔ لیکن بعض امور میں ان کے درمیانی بنیادی اور اصولی اختلافات ہیں۔ مثلاً رومن کیتھولک حضرت مریم کو خدا کی ماں ٹھہرا کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کے مجسمے بنا کر ان سے دعائیں مانگتے ہیں۔ کیتھولکوں کا عقیدہ ہے کہ مخصوص پادری کو عفو گناہ کا اختیار ہے۔ اور پوپ بحیثیت کلیسائی سردار کے خدا کا نائب ہے اور گناہ سے معصوم ہوتا

ہے اور اس کے اقوال و افعال پر رائے زنی کی مجال نہیں ہے۔ پروٹسٹنٹ پوپ اور پادریوں کے اس مرتبہ کے معتقد نہیں ہوتے ''صلیب'' عیسائیوں کا شعار ہے۔ بپتسمہ (اصطباغ) ان کی خاص رسم ہے جو کسی کے عیسائی مذہب میں داخل ہوتے وقت ادا کی جاتی ہے۔

عقائد:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب (سولی) پر چڑھ کر تمام عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ بن گئے۔

تثلیث (3 خداؤں کا عقیدہ) الوہیت مسیح۔

(دیگر عقائد آئندہ کے صفحات میں ملاحظہ کریں)

عقیدہ تثلیث کا آغاز:

توریت اور انجیل میں کسی جگہ بھی تثلیث موجود نہیں اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اور نہ کسی حواری نے کسی عیسائی کو یہ تعلیم دی کہ تم تثلیثہ عقیدہ رکھو۔

چوتھی صدی سے پہلے مسیحت کے پیروکار عقیدہ تثلیث کے قائل نہ تھے۔ 230ء میں اوری جن 310ء میں لیک ٹینی اُس 320ء میں یوزی بس خدا کا شریک ٹھہرانے کے خلاف تھے لیکن جب انہوں نے بت پرست اقوام اور عناصر پرست لوگ جب مسیحت میں دامن میں پناہ لینے لگے تو وہ ان دیو مالائی کہانیوں سے شناسا تھے۔ جن کی رو سے مذاہب کی بنیاد 3 اقنوم تھی۔

اہل بابل کی تثلیث کے 3 اقنوم اینا، این لی، اور ای اے تھے۔ رومی تثلیث جوپیر، جونو اور مزدا پر مشتمل تھی۔ ہندو، برہما، وشنو اور شیوا کی تثلیث کے قائل تھے ایرانی پارسیوں کی تثلیث کے 3 اقنوم ہرمزد، متھرا اور اہرمن تھے۔

مصری تثلیث اسیرس، آسیس اور ہورس پر شامل تھی۔ کلد اینہ کی تثلیث میں

سیٹرن، جوبیٹر بیل اور بیل چون (اپالو) پر مشتمل تھی اور یونانی زیس اتھینی اور اپولو کی تثلیث کے قائل تھے۔

ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ اس مسئلہ تثلیث کا اصلی سبب افلاطون کا فلسفہ ہے جو سکندر کی فتوحات کے سبب سے 3 سو برس مسیح سے پہلے ایشیاء اور مصر میں پھیل چکی تھی اسکندریہ کے ایک مشہور مذہبی مدرسہ میں یہود اس کی تعلیم پاتے تھے، اسی تثلیث کے مسئلہ پر اسکندریہ کے فلسفیوں اور عیسائیوں میں تبادلہ خیالات ہوتا تھا اور آپس میں ایک دوسرے کو ہم قرین پاتے تھے۔ (ماخوذ تحفہ عیسائیت ص ۵۹)

200ء میں طرطولین نے لفظ 3 اقنوم شامل کیا۔ 260ء میں میکس، بیلیلس نے باپ، بیٹا اور روح القدس کو ایک قرار دیا۔ بالآخر 325ء میں نیقہ کی کونسل نے تثلیث کا عقیدہ مستند قرار دیا۔ 381ء میں قسطنطنیہ کی کونسل نے بھی مسیحی عقیدہ کی بنیاد تسلیم کیا۔

تثلیث کے منکر:

عیسائیوں کا فرقہ یونی ٹیرین (اب بھی اس فرقہ کے لاکھوں آدمی یورپ میں موجود ہیں)۔ وہ تثلیث کے منکر ہیں۔ بہت سے علماء نصاریٰ وفرنگ نے اس عقیدہ کا انکار کیا ہے۔ (تحفہ عیسائیت ص ۱۷)

عقیدہ تثلیث:

باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور روح القدس خدا ہے۔ اس کے باوجود تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا ہے۔ تینوں ہستیاں ہمیشہ سے ساتھ ساتھ چلی آرہی ہیں۔ تینوں ایک دوسرے کے ہم مرتبہ ہیں۔ تینوں ہی غیر مخلوق اور قادر مطلق ہیں۔

تین اقانیم کون؟

اس بارے اقنوم (اصل) عیسائی علماء کے بیانات مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں

کہ خدا، باپ، بیٹے اور روح القدس کے مجموعے کا نام ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ص 479 جلد 22 مقالہ تثلیث trinity)

اور بعض کہتے ہیں باپ، بیٹا اور کنواری مریم 300 اقنوم ہیں۔ جن کا مجموعہ خدا ہے۔ (نوید جاوید ص 356 بحوالہ من الظلمات الی النور ص 191)

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ عیسائیوں کے نزدیک خدا کے 3 حصے ہیں۔ جو یکجا بھی ہیں اور جدا بھی ہیں۔ عیسائی انفرادی حیثیت میں ہر اقنوم کو بھی خدا مانتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں اور خدا کا بیٹا بھی کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک عیسیٰ ایسے بشر ہیں جن پر بشریت اور الوہیت دونوں کے احکام جاری ہیں۔

حضرت عیسیٰ الٰہ نہیں:

مباحثہ کے دوران حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بعض نصاریٰ سے فرمایا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی عبادت سے سرکشی اختیار نہ کرتے تو میں ان کے دین پر ہو جاتا۔ (یہ ایسی بات صرف ان کے غلط عقیدہ کے رد میں کہی) نصرانی بولا سرکشی کی نسبت ان کی طرف کیسے جائز۔ حالانکہ آپ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں بڑی کوشش کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر عیسیٰ الٰہ ہوتے تو وہ اپنے غیر کی کیسے عبادت کرتے؟ غیر کی عبادت کرنا تو بندے ہی کے لائق ہے۔ یہ سن کر عیسائی لاجواب ہو گئے۔ (تفسیر کبیر جلد ۴ ص ۱۲۴)

زبانِ یارِ تر کی و من ترکی نمی دانم:

یہ مسئلہ ایسا الجھا ہوا ہے جو آج تک پادریوں کی سمجھ نہیں آسکا۔ پیر علامہ عبدالشکور رضوی دام اقبالہ اپنی مایہ ناز کتاب ”تحفہ عیسائیت“ میں ایک لطیفہ لکھتے ہیں۔ جس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ان پیچیدہ مسئلہ کا نصرانی کچھ فیصلہ یا حل نہیں کر پائے۔

تین مجوسی نصرانی ہو گئے اور کسی پادری کی شاگردی میں داخل ہو گئے اور نصرانی عقائد کو طوطی کی طرح رٹ لیا۔ حسن اتفاق سے ایک دن پادری کے ہاں ان کا ایک دوست ملاقات کے لئے آیا۔ سلام و کلام کے بعد پادری صاحب سے پوچھا! یہ تینوں صاحب کون ہیں؟ پادری صاحب نے کہا! یہ تینوں مجوسی تھے۔ اب پادری بن چکے ہیں اور اب تعلیم عقائد میں نہایت ذوق شوق سے مصروف ہیں۔ اس دوست نے پوچھا کہ مسئلہ تثلیث کی کیا شکل ہے اور تمہارا اعتقاد اس پر کیا ہے۔ ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ میرے استاد نے ایسا سکھایا ہے کہ 3 خدا ہیں۔ ایک آسمان پر ہے جس کو ہم مسیح کا باپ مانتے ہیں اور دوسرا وہ بطن مریم سے پیدا ہوا جس کا نام یسوع ہے اور تیسرا جو مثل کبوتر، دوسرا خدا یعنی مسیح کے سر پر اترا۔ اس پر اس کے استاد صاحب نے غضب ناک ہو کر اسے دھکیل دیا کہ دیوانہ، کم فہم ہے۔ اس کی سمجھ پر پتھر پڑیں مدت سے کم بخت کو بتا رہا ہوں اور مغز کھپا رہا ہوں۔ آج تک ایک مسئلہ تثلیث بھی نہ سمجھ سکا۔ دوسرے سے پوچھا گیا تو کہنے لگا کہ میرے استاد نے مجھے یوں سکھایا ہے۔ پہلے تین خدا تھے مگر اب ان میں سے دو زندہ ہیں کیونکہ ایک بے چارہ سولی پر چڑھا کر مارا گیا۔ پادری صاحب اس پر بھی غضبناک ہوئے۔ آنکھیں لال پیلی کر کے کہا تیری ہلاکت ہو کتنی دیر سے تجھے سمجھا رہا ہوں مگر آج تک یہ مثلث شکل حل نہ کر سکا۔ اب تیسرے صاحب باقی ماندہ قلعی کھولنے لگے۔ فرمایا کہ مجھے تو یہی تعلیم ہوئی ہے اور اس کے نقش کا الحجر (پتھر پر نقش) اور اس عقیدے سے میرا دل بہت خوش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگلے زمانہ میں تین خدا تھے اور تینوں ایک ہی تھے اور آپس میں اتحاد کامل رکھتے تھے۔ سو ایک ان سے مارا گیا اب تینوں بہ سبب اس اتحاد کلی کے فنا ہو گئے۔ (نعوذ باللہ من ذلک) عقیدہ تثلیث عقل و فہم و علم کے ایسا خلاف ہے۔ آج تک پادری بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔

(تحفہ عیسائیت ص ۶۱ از پیر عبدالشکور رضوی)

عقیدہ کفارہ:

یہ بھی تثلیث کے عقیدہ کی طرح پیچیدہ ہے۔ عقیدہ کفارہ کی بنیاد دو مفروضوں پر ہے۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کی وجہ سے ہر انسان پیدائشی گناہگار ہے۔ معاذ اللہ اس لفظ "ہر انسان" میں نبی و رسول بھی شامل کیے گئے ہیں۔

(۲) خدا کی صفت (بیٹا) اس لئے انسانی جسم میں آئی تھی تا کہ وہ انسان کو دوبارہ خدا کی رحمت کے قریب کر دے۔

(مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ 499 بحوالہ عند اللہ الاسلام)

اس عقیدہ کفارہ کے مفروضات کا عہد نامہ قدیم و جدید دونوں میں کہیں ذکر نہیں ہے۔

عیسائیوں کا خیال ہے کہ نیک اعمال نجات کا موجب نہیں بن سکتے اور ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل بھی ہے اور رحیم بھی۔ اس کے عدل کا تقاضہ تھا کہ گناہ گاروں کو سزا دے اور اس کا رحم چاہتا تھا کہ انسان بچ جائے۔ اب عدل اور رحم میں تضاد تھا یہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک راہ نکالی اور وہ یہ کہ اس کا بیٹا یسوع مسیح جو گناہوں سے پاک و معصوم ہے۔ لوگوں کے تمام گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لے کر جان کی قربانی دے اور سارے لوگوں کی نجات کا ذریعہ بنے۔ لہٰذا یسوع نے صلیب پر چڑھ کر اپنی جان کی قربانی دی اور تمام لوگوں کے گناہوں کا کفارہ اور انکی نجات کا ذریعہ بن گئے۔

یہ کیسا لچر سا خیال ہے کہ "کرے کوئی بھرے کوئی" کے مصداق سارے جہاں میں خون خرابہ، فساد کرنا، زنا کرنا، شراب پینا، بدکار لوگ کا شیوہ ہو۔ تو ان سب کی سزا کا کفارہ ایک معصوم جان ہو۔ فیاء للعجب۔

کیا عیسائی عدالتوں میں یہ قانون ہے کہ چند مجرموں کے بدلے ایک بے قصور اور بے گناہ کو سزا دے کر جیل بھیج دیا جائے۔ یہ عقیدہ کتنا بکواس ہے۔

تصور کریں کہ اگر یہی بات کسی کے ذہن میں راسخ ہو جائے کہ وہ جو چاہے کرے اس پر عنداللہ اسے اس کا کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ تو وہ گناہ پر گناہ کرنے کی جرأت کرتا جائے گا۔ عقیدہ کفارہ انسانیت کی توہین کا مظہر ہے۔ اس سے بڑھ کر انسانیت کی اور کیا توہین ہو سکتی ہے کہ ہر پیدا ہونے والے بچے کو مجرم اور سزا کے لائق جانا جائے۔

دیگر عقائد نصاریٰ:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا اس کا بیٹا کہنا۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوائے کوئی انسان نیک نہیں اور ہر انسان فطری طور پر گناہگار ہے۔

(۴) رہبانیت کی اجازت ہے کہ انسان ہمیشہ کے لئے معاشرتی زندگی چھوڑ کر جنگلوں میں گوشہ نشینی اختیار کرلے۔

(۵) انجیل کی رو سے یسوع مسیح کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے لئے تھا۔

(۶) بت پرستی کا رواج ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کے مجسمے بنا کر ان کو پوجتے ہیں اور ان مورتیوں سے دعائیں کرتے ہیں۔

(۷) سیاست مذہب سے جدا ہے۔

(ملخصاً و ماخوذ عنداللہ الاسلام ص 280)

نصاریٰ کی گستاخیاں:

یہ لچر قوم اپنے عقائد کی بنیاد بھی ریت کے گھروندے کی طرح کی بناتے

ہیں۔ فرضی، من گھڑت واقعات کا سہارا لیتے ہیں اور زبان کی بے احتیاطی کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے بڑے عجیب وغریب واقعات سنانے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی بازاری زبان اور اخلاقیات سے گری ہوئی اور منصب نبوت کے خلاف باتیں کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن نصاریٰ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بائبل کی زبان ایسی پیچیدہ ہے کہ اور تو اور خود مصنف محرف کی سمجھ میں نہیں آتی۔ (ص 74)

اور اپنی کتاب مستطاب ''الصمصام علی مشکک فی آیہ علوم الارحام''۔ میں ان کی بکواس کا رد کرتے ہوئے ایک مختصر مضمون میں ان کے عقائد ونظریات لکھتے ہوئے افسوس کرتے ہیں۔ (الصمصام مشمولہ 12 ویں جلد) حاشیہ نگار نے ان دعویٰ کے دلائل بھی نقل کیے ہیں۔

سبحٰن اللہ! .... کہاں رب السموت والارض! .... عالم الغیب و الشہادہ .... سبحنہٗ وتعالیٰ .... اور کہاں .... تمیز، لونگا، ہیولی، ہبقہ، ناپاک، ناشائستہ، کھڑے ہو کر موتنے والا۔

ببیں کہ از کہ بریدی وبا کہ پیوستی؟

خدارا انصاف .... وہ عقل کے دشمن، دین کے رہزن، جہنم کے کودن، ایک اور تین میں فرق نہ جانیں .... ایک خدا کے تین مانیں .... پھر ان تین کو ایک ہی جانیں .... بے مثل، بے کفو کے لئے جورو بتائیں، بیٹا ٹھہرائیں .... اس کی پاک بندی .... ستھری، کنواری، پاکیزہ بتول مریم پر ایک بڑھئی کی جورو ہونے کی تہمت لگائیں .... پھر خاوند کی حیات، خاوند کی موجودگی میں بی بی کے جو بچہ ہو، اسے دوسرے کا گائیں .... خدا اور خدا کا بیٹا ٹھہرا کر، اُدھر کافروں کے ہاتھ سے سولی دلوائیں، اِدھر آپ کے اس خون کے پیاسے، بوٹیوں کے بھوکے، روٹی

کو اس کا گوشت بنا کر، دَر دَر چبائیں .... شراب ناپاک کو، اس پاک معصوم کا
خون ٹھہرا کر غٹ غٹ چڑھائیں .... دنیا یوں گزری .... ادھر موت کے بعد
کفارے کو اُسے بھینٹ کا بکرا بنا کر جہنم بھجوائیں .... لعنتی کہیں ملعون
بنائیں .... اے سبحان اللہ! .... اچھا خدا، جسے سولی دی جائے .... عجب
خدا، جسے دوزخ جلائے .... طرفہ خدا، جس پر لعنت آئے، جو بکرا بنا کر بھینٹ دیا
جائے .... اے سبحان اللہ! .... باپ کی جدائی اور بیٹے کی سولی .... باپ
خدا، بیٹا کس کھیت کی مولی؟ .... باپ کے جہنم کو بیٹے ہی سے لاگ ....
سرکشوں کی چھٹی، بے گناہ پر آگ .... امتی، ناجی .... رسول، ملعون ....
معبود پر لعنت۔ بندے مامون، .... تف تف! .... وہ بندے جو اپنے ہی خدا
کا خون چوسیں .... اس کے گوشت پر دانت رکھیں .... اُف اُف! .... وہ
گندے جو انبیاء ورسل پر وہ الزام لگائیں کہ بھنگی چمار بھی جن سے گھن
کھائیں .... سخت، فحش، بیہودہ کلام گھڑیں اور کلام الٰہی ٹھہرا کر پڑھیں .... زہ
زہ بندگی! .... خہ خہ تعظیم! .... پہ پہ تہذیب! .... قہ قہ تعلیم! ....۔

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں۔

اللہ اللہ! .... یہ قوم! .... سراسر لوم .... یہ لوگ .... یہ
لوگ جنہیں عقل سے لاگ نہیں، جنہیں جنوں کا روگ .... یہ اس قابل ہوئے کہ
خدا پر اعتراض کریں اور مسلمان ان کی لغویات پر کان دھریں؟

انا للہ وانا الیہ راجعون

الصمصام فیصل آباد سے علیحدہ بھی طبع ہو چکی ہے۔

ان کی تقریباً ہر مذہبی کتاب میں مقربان بارگاہ الہ میں گستاخیاں نامعقولیاں
جزو لازم ہے۔ ''قدیم آبائی بزرگ وانبیاء'' کتاب میں بھی ایسے ہی ہے۔

نوٹ:۔ ان کی محرف انجیل میں بھی بشارت عیسیٰ علیہ السلام یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت وآخر الزمان ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

نصاریٰ کے خلاف تہذیب کام:

عورتوں کا بال کٹوانا۔ عورتوں کا پتلون پہننا، جسم کی نمائش والا لباس، عورتوں کا غیر مردوں سے اس طرح گفتگو کرنا کہ دل میں رچ بس جائے۔ تالیاں بجا کر کسی کو داد دینا۔ کھڑے ہو کر کھانا پینا، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، چلتے پھرتے کھانا پینا، غیر مرد وعورت کا رنگ رلیاں منانا اور ہاتھ ملانا۔

سر پر انگلش بال گلے میں ٹائی باندھنا داڑھی شریف سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانا۔

علمائے اہل سنت نے غلط مذاہب ومسالک کی طرح نصاریٰ کا بھی ہر طرح سے تعاقب کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی چند کتابیں نصاریٰ کے رد میں سے الصمام کیفر کفران نصاریٰ، چیل مژدہ آراء، قابل مطالعہ ہیں۔

فاتحینِ عیسائیت

ایک وقت تھا کہ انگریز بہادر کی مضبوط حکومت کے زیر سایہ سینکڑوں عیسائی پادری یورپ سے نکل کر برصغیر کے ہر شہر میں علمائے اسلام کو مناظرہ کے لئے کہا کرتے اور عیسائیت کے محاسن وکمالات سے عوام کو متاثر کرتے۔ اگرچہ اس وقت کے علمائے ربانی نے ان فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان عیسائی پادریوں کے اعتراضات کے مسکت جواب دیے مگر مناظرِ اسلام حافظ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں ان پادریوں کی جو درگت تھی اس کی مثال نظریاتی مباحث کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

یہ بزرگ نابینا تھے، حافظ قرآن و انجیل تھے اور انہیں انجیل کے مختلف ایڈیشنوں کے صفحات اور سطریں ازبر تھیں۔ وہ میدانِ مناظرہ میں اپنے مدمقابل اور حریف کو انہی کی کتابوں کے حوالے سے لاجواب کر دیتے۔ معاندین کے فرار کے بعد قرآنی آیات کے حسنِ تلاوت سے سارے مجمع پر چھا جاتے اور محاسنِ اسلام کو اس خوبی سے بیان کرتے کہ سامعین اپنی جگہ سے ہل نہ سکتے تھے۔

پنجاب کے تمام شہروں میں جہاں کوئی عیسائی پادری سر اٹھاتا بنفس نفیس پہنچتے اور اسے للکار کر میدانِ مناظرہ میں لے آتے۔ پھر بھرے مجمع میں اس کو لاجواب کر کے تائب کرا دیتے یا بھاگ جانے پر مجبور کر دیتے۔ ان کی آمد کی خبر سن کر عیسائی مبلغ شہر چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے۔ بیمار بن کر گھر میں دبکے رہتے یا حکومت سے فریاد کر کے نقضِ امن کے بہانے مناظرہ کے انعقاد کو روک دیتے۔

1849ء میں پنجاب بھی انگریزی سلطنت میں شامل ہوا۔ لارڈ ڈلہوزی نے ایک منصوبے کے تحت یورپ کے عیسائی پادریوں کو دعوتِ عام دی کہ وہ برصغیر میں پہنچ کر مشنری مراکز قائم کریں۔ حکومت کی سرپرستی میں یہ لوگ دوسرے علاقوں کے علاوہ

پنجاب میں بھی پہنچے۔ ان پادریوں میں سے جن پادریوں نے لاہور کو اپنی آماجگاہ بنایا تھا، ان میں پادری فورمین (بانی ایف سی کالج لاہور)، پادری فونڈر اور پادری عماد الدین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف مسیحیت کے محاسن پیش کرتے بلکہ اسلام پر جا و بے جا اعتراضات کر کے عوام الناس کو زک پہنچاتے تھے۔

اسی زمانہ میں حافظ ولی اللہ قدس سرہٗ گوجرانوالہ سے لاہور پہنچے اور شاہی مسجد کے نائب خطیب مقرر ہوئے۔ آپ کے حلقۂ احباب میں منشی محمد اسماعیل وکیل (جن کے لڑکے خان بہادر منشی سراج الدین احمد اور منشی معراج الدین احمد کشمیر میں محکمۂ بندوبست اراضی کے مہتمم تھے)۔ منشی عبدالکریم مختار (م 1926ء)، مولوی الٰہی بخش وکیل (بزرگ میاں عبدالعزیز بارایٹ لاء مالواڈا کے والد تھے) اور مولوی فتح محمد ہوشیار پوری وغیرہ صفِ اول میں شمار کیے جاتے تھے۔

ہوشیار پور میں آپ کے ایک شاگرد مولوی فتح محمد پٹی والا کے خلاف عیسائیوں نے ایک جھوٹا مقدمہ قائم کر دیا تھا جس سے مولوی فتح محمد بہت پریشان تھے۔ لاہور سے حافظ ولی اللہ خلیفہ رجب دین کے ساتھ ہوشیار پور پہنچے اور وہاں مولوی الٰہی بخش وکیل کی معرفت پادری فورمین کو کہلا بھیجا کہ میرے شاگرد کے خلاف مقدمات واپس لو ورنہ کھلے میدان مناظرے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ پادری فورمین ایک بار مجمع عام میں آپ سے شکست کھا کر بھاگ چکا تھا۔ اس کو آپ کی شہرت، زورِ بیان اور عوام پر اثرِ علم تھا۔ اس نے فوراً حکومت سے مل کر مقدمہ واپس لیا اور صلح کر لی۔

عیسائی موضوعات پر بیرونی حضرات بھی استفسارات کرتے تو آپ بذریعہ ڈاک جوابات بھیجتے۔

مولوی فقیر محمد لکھتے ہیں کہ مجھے آپ کی صحبت میں رہ کر عیسائیت کے خلاف اتنا مواد مل گیا کہ میں ردِ عیسائیت میں کئی ایک کتابیں لکھنے کے قابل ہو گیا۔

اگر ہم یہاں حافظ صاحب کے ان معرکوں کی تفصیلات درج کریں جو انہوں نے ردِ عیسائیت میں سرانجام دیئے تھے تو مضمون بڑا طویل ہو جائے گا۔ قارئین کی دل چسپی کے لئے لاہور کا ایک واقعہ درج کئے دیتے ہیں۔ لاہور میں پادری فونڈر نے چیلنج کیا کہ میں مسلمانوں کے علماء سے مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔ سرائے سلطان میں عظیم اجتماع ہوا۔ تین روز تک مناظرہ ہوتا رہا۔ حافظ ولی اللہ ان دنوں لاہور سے باہر تھے، واپس آئے تو آتے ہی کہنے لگے کہ مجھے مناظرے کے میدان میں لے چلو۔ آپ وہاں پہنچے تو مجمع میں ایک شور برپا ہو گیا۔ نعرہ تکبیر بلند ہوا۔ آپ نے سارے علماء کرام سے اجازت لی اور پادری کے مقابلہ میں تنِ تنہا کھڑے ہوئے۔ آپ نے کہا کہ میں نابینا ہوں میں اپنے مدِ مقابل کے پاس جا کر "دیکھنا" چاہتا ہوں، چنانچہ آپ کو پادری فونڈر کے قریب لے جایا گیا۔ وہ ایک پُر رعب شخصیت کا مالک تھا۔ بھری ہوئی بھوری داڑھی اور سر پر بڑا سا ہیٹ۔ حافظ صاحب نے اس کے چہرے کو ٹٹولا اور پھر منہ پر ایک زور دار طمانچہ مارا کہ پادری کے دانتوں سے خون بہہ نکلا، بس پھر کیا تھا مجمع میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ مناظرہ درہم برہم ہو گیا اور حافظ گرفتار کر لئے گئے۔

حکومت کو خدشہ تھا کہ یہ معاملہ کوئی تحریک نہ بن جائے۔ دوسرے روز ہی لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جو انگریز تھا، مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر کیا گیا۔ عدالت کے اردگرد بڑا ہجوم تھا۔ حافظ صاحب کو بیان دینے کے لئے بلایا گیا آپ نے انگریز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے بتایا کہ استغاثہ کا مجھ پر یہ الزام کہ میں نے ارادۂ قتل سے تھپڑ مارا ہے بالکل غلط۔ میں دراصل دیکھنا چاہتا تھا کہ پادری صاحب انجیل مقدس پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں، میں نے تھپڑ مارا۔ حالانکہ انجیل میں لکھا ہے کہ اگر تمہیں ایک تھپڑ مارا جائے تو دوسرا گال پیش کر دو۔ مگر پادری صاحب نے انجیل پر عمل کرنے کے بجائے مقدمہ کر دیا ہے۔ یہ بیان دیتے ہی حافظ صاحب نے ڈسٹرکٹ

مجسٹریٹ کے سامنے انجیل کے 21 ایڈیشن کے حوالے صفحہ سمیت سنا دیئے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ فلاں ایڈیشن فلاں لائبریری میں ہے، فلاں ایڈیشن فلاں پادری کے قبضہ میں ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پادر فونڈر کو جواب دینے کے لئے کہا تو اس نے اُٹھ کر اعتراف کیا کہ واقعی انجیل مقدس میں یونہی لکھا ہے۔ میں مقدمہ واپس لیتا ہوں اور حافظ سے صلح کرتا ہوں۔

حافظ صاحب کے مناظرانہ معرکوں کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں یادگارِ زمانہ ہیں۔ ان کتابوں کو دنیائے اسلام میں بڑی شہرت ملی۔ یہ ردِ نصاریٰ میں بڑے زوردار دلائل کی حامل ہیں۔

مباحثہ دینی، صیانتہ الانسان عن وسوسۃ الشیطان اور ابحاث ضروری وغیرہ کتابوں کے جو ایڈیشن راقم کے مطالعہ میں آئے ہیں انہیں مولوی فقیر محمد جہلمی مرحوم کے حواشی نے مدلل بنا دیا ہے۔ عیسائی سوالات اور اعتراضات پر آپ کے مبسوط فیصلے یک جا نہیں ہو سکے۔ اس طرح ردِ نصاریٰ کا یہ ایک بے بہا ذخیرہ امتدادِ زمانہ کی نذر ہو گیا۔ صاحب حدایق حنیفہ نے ایک رسالہ میں حافظ ولی اللہ اور پادری عماد الدین کے ایک مشہور مناظرہ کی روداد لکھی تھی۔ یہ مناظرہ امرت سر میں پادری عماد الدین کے ساتھ ہوا تھا۔ غالباً یہ رسالہ ''تصدیق المسیح'' کے نام سے شائع ہوا تھا۔

عیسائیت کے رد میں علمائے اہل سنت کی تحریرات

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	مطبع
1	آئینہ حق	مولانا منظور احمد شاہ	ساہیوال
2	ابحاث ضروری	حافظ ولی اللہ لاہوری	لاہور
3	ازالۃ الاوھام	مولانا رحمت اللہ کیرانوی	مطبوعہ
4	ازالۃ الشکوک	مولانا رحمت اللہ کیرانوی	مطبوعہ
5	اسلام اور عیسائیت	علامہ اصغر علی روحی	غیر مطبوعہ
6	احسن الاحادیث فی ابطال التثلیث	مولانا رحمت اللہ کیرانوی	مطبوعہ
7	اظہار الحق	مولانا رحمت اللہ کیرانوی	مطبوعہ
8	اعجاز عیسوی	مولانا رحمت اللہ کیرانوی	مطبوعہ
9	ببل مژدہ آراہ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	غیر مطبوعہ
10	تائید اسلام	مولانا غلام اللہ قصوری	
11	تحفہ نصاریٰ	مولانا اختر شاہجہانپوری	زیر طبع
12	تحقیق الکلام فی ولادۃ المسیح علیہ السلام	مولانا غلام اللہ قصوری	لاہور
13	ترجمہ تصدیق المسیح	مولانا فقیر محمد جہلمی	لاہور
14	تصدیق المسیح	حافظ ولی اللہ لاہوری	لاہور

15	تکملہ مباحثہ دینی	مولانا فقیر محمد جہلمی	
16	جیسس کرائسٹ ان دی لائٹ آف دی قرآن	مولانا شاہ احمد نورانی	غیر مطبوعہ
17	تحفہ عیسائیت	پیر عبدالشکور رضوی	شاہدرہ لاہور
18	حاشیہ ابحث ضروری	مولانا فقیر محمد جہلمی	
19	حاشیہ صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان	مولانا فقیر محمد جہلمی	
20	حقانیت اسلام	مولانا اختر شاہ جہانپوری	لاہور
21	سالوس مقدس کی توحید پر تنقید	علامہ اصغر علی روحی	غیر مطبوعہ
22	سیطرۃ الاسلام		لاہور
23	صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان	حافظ ولی اللہ لاہوری	لاہور
24	تخرج عقائد نوری	مولانا غلام دستگیر قصوری	لاہور

حواشی

(1) انجیل یوحنا باب درس 17

(2) انجیل متی باب 5 درس 45 ,46 و باب 6 درس 8,15, 32,26,1
4,2 و باب 7 درس 11 وانجیل لوقا باب و درس 2 و باب 12 درس 30

(3) انجیل لوقا باب 12 درس 32

(4) پولس کا خط گلیتوں کو باب 3 درس 26

(5) انجیل متی باب 5 درس 9

(6) انجیل لوقا باب 3 درس 38

(7) انجیل متی باب 23 درس 9

(8) مسئلہ کفارہ 12

(9) پیدائش باب 18 درس 4 تا 18

(10) انجیل متی باب 22 درس 32

(11) موسیٰ کی پہلی کتاب باب 32 درس 24 - 25

(12) بعض محققین کے نزدیک انکی تعداد 500 تک ہو چکی تھی۔

نیچری ایسے کو خدا کہتے ہیں

جو نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا اور نیچر بھی اتنا جو نیچری کی سمجھ میں آئے جو اس کی ناقص عقل سے ورا ہے معجزہ ہو سب پادر ہوا ہے۔ ایسے کو جس نے (خاک بدہن ملعوناں) جھوٹا دین اسلام بھیجا کہ اس میں باندی غلام بنانا حلال کیا (اگر چہ پیر نیچر کے نزدیک ابتدا ہی میں) اور وہ دین جس میں باندی غلام بنانا حلال ہوا ہو نیچری کے نزدیک خدا کی طرف سے ہر گز نہیں ہو سکتا۔ ایسے کو جس نے مدتوں اسلام میں اپنی خلاف مرضی باتیں ناپاک چیزیں اصلی ظلم بھینٹ ناانصافی روا رکھی ایسی بد باتیں بہائم (جانور، چوپائے) کی حرکتیں کہ ایک لحہ کے لئے بھی یہ بات نہیں مانی جاسکتی کہ سچا مذہب جو خدا کی طرف سے اترا ہو اس میں ایسے امور جائز ہوں ایسے کو جوان سخت ظالموں ٹھیٹ ناانصافی جانور سے بدتر وحشیوں کو جن کا چھوٹا بڑا اول سے آج تک ان ناپاکیوں پر اجماع کئے ہوئے ہے۔ خیر الامم کا خطاب دنیا اور اپنے چنے ہوئے بندے کہتا ہے ایسے کو جس سے کہا تو یہ روشن آیتیں بھیجتا ہوں تمہیں اندھیروں سے نکال روشنی میں لاتا ہوں اور کیا یہ کہ جو کہی کہہ مکرنی کہی تمثیلی داستان کی پہیلیاں چیستاں کو لفظ کچھ مراد کچھ جو لغتا عرفا کسی طرح اس کا مفہوم نہ ہو۔ فرشتے، آسمان، جن، شیطان، بہشت، دوزخ، حشر اجساد معراج معجزات سب باتیں بتائی اور بتائیں بھی کیسی ایمانیات ٹھہرائیں اور من میں یہ کہ در حقیقت یہ کچھ نہیں طوطا مینا کی سی کہانیاں کہہ سنائیں وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔

کیا انہوں نے خدا کو جانا۔

حاش لله سبحن رب العرش عما یصفون۔

✿✿✿✿

تعلیقات وتحقیقات

نیچری کا معانی فطرت، خلقت، قانون قدرت کا ہے اور اس کے ماننے والے کو نیچری کہتے ہیں۔فرہنگ آصفیہ میں ہے کہ نئی روشنی کا وہ فرقہ جو سر سید احمد خان کا عقائد اور سلوک میں پیرو ہے۔ فیروز اللغات میں ہے کہ قانونِ فطرت اور قدرت پر چلنے والا سر سید احمد خاں کا مقلد۔

حالانکہ یہ تو خود تقلید کا منکر تھا۔ دراصل بات اس طرح ہے کہ جو لوگ ائمہ اربعہ کی تقلید ترک کرتے ہیں تو وہ خود کسی مولوی کی تقلید کرتے ہیں۔

(تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ ہو)

یہ شخص انگریز کا راتب خوار اور ضروریات دین کا منکر مرتد، زندیق، ملحد تھا۔

اس کے ماننے والوں نے اسے مجتہد، مجدد، پیشوائے ملت و امام وقت، اسلام کے عاشق صادق، قوم پر اپنا تن من دھن قربان کر دینے والے۔ جوادالدولہ عارف جنگ آنریبل ڈاکٹر.................. صاحب بہادر۔

مرحوم و مغفور علیہ الرحمہ (استغفر اللہ العظیم) انسان کامل، مصلح و ریفارمر، مسلمانوں کے عملی غمخوار۔

مجدد صاحب کے مجددانہ کارنامہ پر ایک نظر:

(۱) ایک جگہ انبیاء کرام کو ریفارمر لکھتا ہے اور ایک جگہ خود ریفارمر (مصلح) ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔اب اس کے مریدین نے بھی کہنا شروع کیا ہے۔

(۲) اس زمانے میں مدارس علوم عربیہ اس کثرت سے ہیں کہ پہلے زمانہ میں نہ تھے۔مگر چونکہ ان کا Demand نہیں ہے۔ سب کے سب خستہ حالت

میں ہیں اور لوگوں کو برباد کرتے جاتے ہیں اور آخر کو خود بھی برباد ہو جاتے ہیں.......... (آخری مضامین ص ۲۰)

(۳) بہت سے بزرگ انگریزی خواں لوگوں کو بدعقیدہ یا ملحد و دھریہ کہتے ہیں۔ شاید ایسا کوئی ہو جس سے میں واقف نہیں ہوں مگر ایسے لوگوں سے واقف ہوں۔ جو ایک حرف انگریزی کا نہیں جانتے وہ بھی بدعقیدہ ہیں اور اگر میں مذہب اسلام کا ایک وسیع دائرہ میں ہونا تسلیم نہ کرنا۔ تو ان کو اسلام کے دائرہ سے خارج کر دیتا۔ (ص ۲۱)

ایک جگہ خود اقرار کیا کہ لوگ ہمیں نیچری خیال کرتے ہیں۔ (ص ۴۰) مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ اور وہ فرقہ جس کو وہ نیچری کہتے ہیں" کہ ایک فرقہ نیچریہ مسلمانوں کی گردش ایام سے پیدا ہو گیا ہے۔ یہ لوگ قبولیت دعا سے منکر ہیں۔ ہم جناب مرزا صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ خیال آپ کا صحیح نہیں ہے۔ جس کو آپ نیچریہ فرقہ بتاتے ہیں۔ وہ تو ہر ایک شخص کی دعا کے قبول ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے۔

(آخری مضامین ص ۱۱۷)

بقول تھانوی ملاں کے کہ مرزا قادیانی بھی اس نیچریت ہی کا اول شکار ہوا۔

(ملخصا و ماخوذ الافاضات الیومیہ جلد 5)

نیچری مذہب کا آغاز:

اس کی بنیاد وہابیت زدہ سر سید احمد خان نے (آزاد خیال انگریزوں کی صحبت میں رہ کر ان کا رنگ ڈھنگ سیکھ کر) رکھی۔ 1283ء ہجری کو 1866ء میں انگلینڈ گیا۔ وہ اسے اسلام کے دشمن ملحدوں سے سیکھ کر اسے دماغ میں راسخ کر کے 1287ھ 1870ء میں ہندوستان واپس کر نیچری مذہب کی بنیاد رکھی۔

ریفارمر قوم کا حال از وہابی علامہ:

مولوی اشرفعلی تھانوی الافاضات الیومیہ جلد پنجم زیر ملفوظ 136 لکھتا ہے۔

"یہ سب انگریزی تعلیم اور نیچریت کی نحوست ہے کہ لوگوں کے عقائد، اعمال، صورت، سیرت، سب بدل گئے اور دین بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ ان کی رفتار، گفتار، نشست و برخاست خورد و نوش سب میں دھریت و نیچریت و الحاد کا رنگ جھلکتا ہے اور ہندوستان میں نیچریت کا بیج سرسید احمد خاں کا بویا ہوا ہے"۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ سرسید کی وجہ سے زیادہ ہندوستان میں گڑبڑ پھیلی۔ لوگوں کے عقائد خراب ہوئے (جواب میں تھانوی نے) فرمایا۔ گڑبڑ کیا معنی اس شخص (سرسید) کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے ایمان تباہ اور برباد ہو گئے ایک بڑا گمراہی کا پھاٹک کھولا گیا۔ اس کے اثر سے اکثر نیچری ایمان سے کورے ہیں۔

(افاضات الیومیہ جلد پنجم ملفوظ 151)

دوسری جگہ ہے۔

"ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ سرسید احمد خان کی وجہ سے بڑی گمراہی پھیلی۔ یہ نیچریت زینہ ہے اور جڑ ہے الحاد (بے دینی) کی اس سے پھر شاخیں چلی ہیں۔ (یہ مرزا غلام احمد) قادیانی اس نیچریت ہی کا اول شکار ہوا۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ استاد یعنی سرسید احمد خان سے بھی بازی لے گیا کہ نبوت کا مدعی بن بیٹھا"۔

(جلد پنجم ملفوظ 181)

نیچرت زدہ ملاؤں کو اب کہنے کی ضرورت نہیں کہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن نے بہت بڑے، مجتہد، مجدد، مفسر کو زندیق لکھا۔ اس لئے دیوبندی ملاں کے حوالے سے ابتدا کی ہے۔ اب دوسرے دیوبندی ملاں کی سنتے جایئے۔ زاں بعد اہل سنت کی طرف سے اس کا ردو گوشمالی زیر قلم ہو گی۔

سر سید احمد خاں کے ہم مذہب مولوی امداد علی وہابی نے ان کی وہابیت کا کوئی پاس ولحاظ نہ کیا بلکہ ان پر کفر وارتداد کے فتاویٰ حاصل کر کے شائع کرائے جیسا کہ خود مسٹر حالی نے حیات جاوید حصہ دوم ص 282 میں لکھا ہے کہ:

مولوی امداد علی نے جو 13 استفتے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں بھیج کر سر سید احمد خان کے کفر و ارتداد کے فتویٰ حاصل کئے تھے۔ ان میں سے ایک استفتا اس مضمون کا تھا کہ جس شخص کے ایسے اور ایسے عقائد اور اقوال وافعال ہوں وہ مسلمان ہے یا نہیں۔

مدرسہ دیوبند کے صدر جناب مولوی محمد انور شاہ کشمیری شیخ الحدیث اپنی کتاب یتیمۃ البیان المشکلات القرآن ص 320 میں لکھتا ہے۔ ''سر سید احمد خان ھو رجل زندیق ملحد او جاھل ضال یعنی سر سید وہ بے دین ہے ملحد ہے یا جاہل گمراہ ہے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا ومفتی احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے اس پُر آشوب دور میں بحیثیت مجدد خدمتِ دین سر انجام دینی تھی۔ آپ علیہ الرحمۃ نے ایک سوال زبانی کے جواب یہ جواب دیا کہ وہ تو ایک خبیث مرتد تھا۔

فتاویٰ الحرمین برجف ندوہ المین میں سر سید کے عقائد لکھ کر علماء کرام حرمین طیبین سے فتویٰ و تصدیقات لیں اور ندوہ جلسہ پر کاری ضرب لگائی۔ انشاء اللہ العزیز ''گمراہی کے چند رہنما'' کتاب میں اس ندوہ کے بارے بالتفصیل بیان ہوگا۔ جس میں مولوی شبلی، الطاف حسین حالی اور مولوی محمد علی مونگیری کے عقائد، انگریز غلامی اور عائلی زندگی پر تحقیقی بیان ہوگا۔

سر سید کی ان کارستانیوں کے عوامل کیا تھے؟

مشہور سیاسی لیڈر جمال الدین افغانی سر سید کی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''کتا ایک ہڈی حاصل کرنے کے لئے خوشامد کرتا ہے اپنی دم ہلاتا ہے۔

اپنے محسن کے پاؤں پر خواہ وہ اپنا ہو یا بیگانہ سر رکھ دیتا ہے.......... انسان کتے سے بھی گیا گزرا ہے **لاحول ولا قوۃ** .... اسے چاہیے کہ خوشامد اور عاجزی میں کتے سے بہت آگے نکل جائے اگر اس کے دم نہیں تو کم از کم ڈاڑھی تو ہے۔ ناستودہ مرگ (سرسید) خان نے یہ نکتہ سمجھ لیا تھا اور اس بات کے لئے تیار رہتا کہ آواز نکالے داڑھی [1] کو حرکت دے اور جو روٹی کے ٹکڑے اسے ملے ہیں انہیں اسی طرح حلال کرے خدا کرے کہ یہ شکر مزید عنایات کا ذریعہ ہو"۔

(ترجمہ عبارت فارسی از شیخ محمد اکرام ایم۔اے، ایم۔آر۔ایس۔آئی۔سی۔ایس بر شبلی نامہ)

(بحوالہ سوانح امام احمد رضا از علامہ بدر الدین مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

سرسید کی منزل:

مولوی ابوالکلام آزاد کے والد مرحوم (مولانا خیر الدین) کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہابیت پھر نیچریت، نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی کی ہے۔ اس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ نیچریت ہی کو الحاد قطعی سمجھتے تھے۔ لیکن میں تسلیم کرتے ہوئے اتنا اضافہ کرتا ہوں کہ تیسری منزل الحاد ہے اور ٹھیک مجھے یہی پیش آیا۔ سرسید احمد خان کو بھی پہلی منزل وہابیت ہی کی پیش آئی تھی۔ (آزاد کی کہانی ان کی زبانی ص 381 از جوش ملیح آبادی)

سرسید کا استاد:

سید احمد ہندی پیروان مولوی نذیر حسین سے ہے۔ جو اپنے تابعین کے ساتھ مکہ معظمہ میں قید ہوا تھا اور جب تک اپنے اعتقاد فاسد سے توبہ نہ کی اور تحریر نہ کر دی رہائی نہ پائی اور اب وہ اپنے اسی عقیدے پر ہیں۔ وہ زبانی قلمی توبہ فقط دست حکام سے چھوٹنے کو تھی وہ لوگ اب اس قید ہونے ہی سے منکر ہیں کہتے ہیں یہ محض جھوٹ

ہے۔ ہماری تو وہاں بہت آؤ بھگت ہوئی اور لوگوں نے ہمارے ہاتھ پر توبہ کی اللہ تعالیٰ اپنے عدل سے انہیں مکرنے کا بدلا دے۔

فتویٰ المدینہ المنورہ بدک ندوہ مخرورہ (ترجمہ الفتویٰ سالبۃ الاھوا ص 7-176)

مقدمہ نمبر 1902/28 حاجی الٰہی بخش وغیرہ مدعیان بنام ابوالبرکات وغیرہ مدعا علیہم محکمہ صاحب جج بہادر شہر آرہ نسبت مسجد ڈومراول منفصلہ 17 جون 1903ء جو بذریعہ بندکمیشن کے ہوا۔

اس میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بحیثیت مظہر ایک سوال کے جواب میں نذیر حسین دہلوی کی گرفتاری کی حقیقت بتاتے ہیں۔ نذیر حسین دہلوی ذوالحجہ 1350ھ میں مکہ معظمہ گیا وہاں مخبری ہوئی کہ یہ اور ان کا ایک ساتھی سلیمان جونا گڑھی غیر مقلد ہیں اور مسجد الحرام میں غیر مقلدین کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ اس پر دوڑ آئی یہ دونوں غیر مقلد اور ان کے ساتھی گرفتار ہوئے۔ تین دن حوالات میں رہے پھر دولت عثمان نوری پاشا گورنر ملک حجاز کے حضور ان کی پیشی ہوئی۔ وہاں انہوں نے توبہ کی اور حنفی حاکم نے ان سے توبہ نامہ لکھوا لیا اس وقت رہائی ہوئی۔ یہ خبر میں نے معتبر علماء سے سنی۔ جو اس واقعہ میں موجود تھے۔ پھر مکہ معظمہ کے چھپے ہوئے اشتہار دیکھے جو وہاں کے مطبع میری میں چھپے تھے۔

(بقدر ضرورت نقل کیا گیا اظہار الحق الجلی ص 8)

نیچریت زدہ مسٹر حالی:

مسٹر الطاف حسین حالی سرسید کا داہنا بازو تھا۔ انگلش سلطنت (British Government) نے شمس العلماء کا خطاب دیا تھا۔

یہ اپنی کتاب ''مسدس حالی'' کے ص 17 پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

طرف ایک حدیث منسوب کر کے اس کا ترجمہ کر کے کہتا ہے۔

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم　　کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے حق نے دی بس اتنی بزرگی　　کہ بندہ بھی ہوں اور ایلچی بھی

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ حدیث ہے ہی نہیں۔

مسٹر حالی اور چکڑالوی مذہب:

چکڑالوی مذہب (جس کا ذکر آئندہ باب میں ہے) کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ایلچی اور ہرکارے کی طرح ہے۔ قرآن مجید کے ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ (معاذ اللہ)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اس ایلچی کہنے والے کا تعاقب ردوہابیہ میں کئی بار کیا اور اس عقیدہ ونظریہ کے بانی مولوی اسمٰعیل قتیل پر 70 وجوہ سے لزوم کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

سرسید کے عقائد:

(۱)　قرآن اس انجیل کے موافق ہے۔ ان میں باہم کچھ خلاف نہیں۔

(۲)　قرآن کی ایک تفسیر لکھی۔ جس میں مفسرین معتبرین کا خلاف کیا اور کہا میں جمیع علماء معتبرین کی غلطیاں نکالتا ہوں اور حق اپنے سورج سے جان لیتا ہوں پس اس نے اپنی تفسیر میں فرضیت روزہ رمضان وحج بیت اللہ ووجود ملائکہ وجود جنت ونار سب کا انکار لکھا اور اس میں لکھا کہ نماز میں قبلے کی طرف منہ کرنا بت پرستی کے مشابہ ہے اور امیروں کے لئے سود کی حلت (حلال ہونا) کا فتویٰ دیا اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے معجزات کا منکر ہوا اور عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بن باپ پیدا ہونے کو جھٹلایا اور انہیں یوسف نامی ایک بڑھئی کا بیٹا بتایا اور بہت باتیں خلاف شروع ظاہر کیں۔ مثلاً بے ذبح کیئے جانور کا گوشت کھانا وغیرہ وغیرہ..........

(نقلنا فتاویٰ الحرمین ص 179)

حیات جاوید حصہ دوم ص 256 تا ص 263 مسٹر حالی پانی پتی نے سرسید کے عقائد وخیالات تحریر کیے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) اجماع امت حجت شرعی نہیں ہے۔ (۲) قیاس ائمہ حجت شرعی نہیں ہے۔ (۳) تقلید ائمہ واجب نہیں ہے۔ (۴) شیطان یا ابلیس کا لفظ جو قرآن مجید میں آیا ہے۔ اس سے کوئی ہستی مراد نہیں بلکہ انسان کے نفس امارہ یا قوت بہیمیہ کا نام ابلیس ہے۔ (۵) نصاریٰ (عیسائیوں) نے جن چڑیوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو مسلمانوں کو ان کا کھانا حلال ہے۔ (۶) معراج خواہ مکہ سے مسجد اقصیٰ تک ہو یا مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک بہر حال بیداری میں نہیں بلکہ خواب میں ہوئی ہے۔ اور یوں ہی شق صدر بھی خواب ہی میں ہوا ہے۔ (۷) فرشتوں کا کوئی الگ وجود نہیں ہے بلکہ برق کی قوت جذب ورفع، پہاڑوں کی صلابت پانی کا سیلان، درختوں کا نمو وغیرہ جیسی قوتوں کا نام فرشتہ ہے۔ (۸) آدم، فرشتے اور ابلیس کا جو قصہ قرآن میں بیان ہوا تو ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا بلکہ یہ ایک مثال ہے۔ جس کے پیرایہ میں انسان کی فطرت جذبات اور اسکی قوت بہیمیہ بیان کی گئی ہے۔ (۹) قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معجزہ کے صادر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ (۱۰) مرنے کے بعد اٹھنا، حساب وکتاب، میزان، پل صراط، جنت دوزخ وغیرہ وغیرہ سب مجاز پر محمول ہیں۔ نہ کہ حقیقت پر۔ (۱۱) خدا کا دیدار کیا دنیا میں کیا عقبیٰ میں نہ ان ظاہری آنکھوں سے ممکن نہ دل کی آنکھوں سے۔ (۱۲) قرآن مجید میں جو جنگِ بدر وحنین کے بیان میں فرشتوں کی مدد کا ذکر کیا گیا ہے اس سے ان لڑائیوں میں فرشتوں کا آنا ثابت نہیں ہوتا (کیوں کہ خود فرشتوں کا جب کوئی وجود نہیں تو آنا کیسا)۔ (۱۳) چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا جو قرآن میں بیان ہوئی ہے لازمی نہیں ہے۔ (حیات جاوید حصہ دوم بحوالہ سوانح امام احمد رضا)

ندوہ العلماء کی حقیقت اور اعلیٰ حضرت کی گرفت:

1311ھ، 1893ء میں مدرسہ فیض عام کانپور میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بہت سے علماء کرام تشریف لائے یہ وہ اجتماع تھا جس میں ''ندوہ العلما'' کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے اغراض و مقاصد تھے کہ مسلمانوں کو متحد کیا جائے۔ ان کی اصلاح کی جائے مختلف الخیال علماء کو قریب لایا جائے۔ دینی تعلیم کی اصلاح کی جائے۔ اس اجتماع میں مفتی احمد رضا خان بھی شامل ہوئے تھے لیکن جلد ہی اس سے جدا ہو گئے اور ندوہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ ندوہ العلماء کے خلاف انہوں نے ایک رسالہ ''تحفہ حنفیہ'' کے نام سے جاری کیا۔ علاوہ بریں ندویوں کے رد میں ایک سو کتابیں لکھیں اور علمائے ہند سے ندویوں کی تکفیر کے فتویٰ پر تقریظیں حاصل کیں۔ ان سب کو یکجا کر کے کتابی شکل دی اور مجموعے کا نام ''الجام السنہ لاہل الفتنہ'' رکھا۔

(نزہتہ الخواطر عربی جلد ہشتم از حکیم عبدالحی لکھنوی)

ہمہ یاراں ندوہ:

شیخ محمد اکرام صاحب لکھتے ہیں کہ ''اس عمدہ خیال کے محرک مولوی عبدالغفور ڈپٹی کلکٹر تھے۔ مولوی شبلی اور مولوی عبدالحق دہلوی صاحب تفسیر حقانی نے اس کے قواعد وضوابط مرتب کیے ہیں۔ اکابر قوم مثلاً سر سید، نواب محسن الملک اور نواب وقار الملک نے بھی اس کے اغراض و مقاصد کو پسند کیا اور تحریر و تقریر کے ذریعے سے اس کا خیر مقدم کیا۔ (موج کوثر ص 187)

اور مولوی محمد طیب صاحب عرب۔ (تفصیل اطائب الصیب علی ارض الطیب آخری صفحہ ملاحظہ ہو

اعلیٰ حضرت اس کا تعاقب کرتے لکھتے ہیں۔ ''وہ نیچریوں کے رکن رکین ہیں .... لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اب غیر مقلدی کی شکایت کیا ہے وہاں جو کہا

رنگ نیچریت کا چڑھا ہے۔ افسوس عرب کا نام بدنام کیا.......... اگر چہ جب نیچریت ٹھہری تو اس بحث کی کیا حاجت رہی۔

نوٹ:۔ اس شخص نے اعلیٰ حضرت سے چند سوالات کیے جس میں سوال اول تقلید ائمہ کا تھا۔

نیچریت وندوہ پر کاری ضرب:

تصنیفات وتحقیقات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی شروع شروع کی فہرست میں اس طرح کہ آپ نے نیچریت کے رد میں 7 رسائل اور ندوہ کے رد میں 17۔اور بعد کی تحقیقات کے مطابق 100 کے قریب کتب ندوہ کے رد میں لکھیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی رد ندوہ چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) ''فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین'' (1317ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۲) ''فتاویٰ القدوہ لکشف دفین الندوہ'' (1212ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۳) ''سوالات حقائق نما بروس ندوۃ العلماء'' (1313ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۴) ''مراسلات سنت وندوہ'' (1313ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۵) ''ترجمۃ الفتویٰ وجہ ہدم البلویٰ'' (1317ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۶) ''خلص فوائد فتویٰ'' (1317ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۷) ''غزوہ لہدم سماک دار الندوہ'' (1313ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۸) ''ندوہ کا تیجہ روداد سوم کا نتیجہ'' (1313ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۹) ''سیوف العوہ علیٰ ذمائم الندوہ'' (1513ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۰) ''بارش بہادی برصدف بہاری'' (1315ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۱) ''صمصام القیوم علیٰ تاج الندوہ عبد القیوم'' (1321ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۲) ''سوالات علماء و جوابات ندوۃ العلماء'' (1319ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۳) ''سرگزشت و ماجرائے ندوہ'' (1313ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۴) ''اشتہارات خمسہ'' (1313ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۵) ''فتویٰ مکہ لفت الندوۃ المندکہ'' (1317ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۶) ''فتویٰ المدینۃ المنورۃ بدک ندوۃ مرورۃ'' (1317ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۷) ''ترجمۃ الفتویٰ سابقۃ الاہواء'' (1317ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۸) ''تصدیقات الحرام'' (1317ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۱۹) ''کشف تصحیحات'' (1317ھ) — مولانا احمد رضا بریلوی

(۲۰) ''الجام السنہ لاھل الفتنہ'' — مولانا احمد رضا بریلوی

دیگر علمائے اہل سنت اور ندوہ کا استیصال:

عالم فرید فاضل وحید حضرت مولانا قاضی عبدالوحید رئیس پٹنہ محب الرسول، تاج الفحول حضرت مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی استاد المحد ثین حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی پیلی بھیتی، عالم جلیل فاضل نبیل حضرت مولانا حکم عبدالقیوم بدایونی، عالم البحر فاضل ارشد حضرت مولانا عبدالصمد حافظ بخاری، سوانی سیف اللہ المسلول حضرت مولانا شاہ ہدایت رسول رام پوری لکھنوی علیہم الرحمۃ والرضوان ان میں اول الذکر نے مال و دولت سے باقی حضرات نے اپنے علم و اثر سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ہاتھ بٹایا جس سے ندوہ کا فتنہ عظیم 1320ء میں مدراس پہنچ کر ختم ہو گیا۔

(تفصیل ''پہچان باطل'' میں ملاحظہ ہو)

جس میں ندوہ کو صلح کلی مذہب کو چلانے والے مولوی انگریز کی شہ و ایما پر

سرگرم تھے۔ ان کا تعارف ہوگا۔

امام اہل سنت کے ہمنوا:

(۱)	''اشتہار نوری''	حضرت ابوالحسین نوری مارہروی
(۲)	''قطع الجحۃ ردندوہ''	مولانا ابو سعید رحمانی
(۳)	''عرش صور برندبہ شاہجہانپور'' (1316ھ)	حکیم محمد مومن سجاد کانپوری
(۴)	''ندوہ کا ٹھیک فوٹوگراف'' (1314ھ)	حکیم محمد مومن سجاد کانپوری
(۵)	''اشکالات برائت ندوہ'' (1321ھ)	مولانا محمد عبدالغنی صاحب
(۶)	''مزق شرارات ندوہ'' (1314ھ)	مولوی ضیاء الدین خان
(۷)	''سوالات و جوابات ندوۃ العلماء'' (1314ھ)	محمد محمود علی عاشق بریلوی
(۸)	''تاکید الحسنہ تائید الندوہ'' (1314ھ)	شاہ محمد حسین قادری
(۹)	''تقریرات ثلاثہ'' شاہ محمد ابراہیم	حکیم محمد مومن سجاد کانپوری مولوی محمد حسین بریلوی
(۱۰)	''اظہار مکائد اہل الندوہ'' (1314ھ)	ردرسالہ شرح مقاصد اہل ندوہ

نیچریت کے رد میں مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ کی ''جواہر مضیئۃ دررد نیچریہ'' ملاحظہ ہو جو کہ سرسید کے خط کے جواب میں لکھی گئی۔

نیچری مذہب کے رب تعالیٰ کے بارے اعتقادات و نظریات زیادہ تر اس کی تفسیر قرآن سے لئے گے ہیں۔ لہذا لفظ، عبارت، عبارت کا حاشیہ کی بجائے اس کا تعارف کا تفصیلی بیان تو نہیں مگر اجمالی بیان تو ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں گمراہوں اور گمراہ گروں کے شر سے بچائے۔ آمین اور ہم سب کا خاتمہ اہل سنت پر کرے اور مرتے وقت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین۔

حواشی

(1) نوٹ:۔ کتاب ہذا کے ناشر عبارت بالا میں لفظ ڈاڑھی پر Foot noot کا نشان دے کر لکھتے ہیں کہ سرسید نے گلے کی رسولی کو چھپانے کے غرض سے ڈاڑھی رکھی تھی۔

چکڑالوی ایسے کو خدا کہتے ہیں

جس کے رسول کی قدر ایک ڈاکیے سے زیادہ نہیں جس نے اپنے نبی کا اتباع کچھ نہ رکھا۔ ایسے کو جس نے کہا تو یہ میری کتاب میں ہر شے کا روشن بیان ہے۔ ہر چیز کی پوری تفصیل ہم نے اس میں کوئی بات اٹھا نہ رکھی اور حالت یہ کہ نماز فرض کی اور یہ بھی نہ بتایا کہ وقت کی یہ بھی نہ بتایا کہ کس وقت میں رکعتیں یہ بھی نہ بتایا کہ اس کے پڑھنے کی ترکیب کیا ہے۔ اس کے ارکان کیا ہیں۔ اگر رکوع سجود قیام قرأت اس کے رکن مانے بھی جائیں اگرچہ اس نے کہیں اس کا اظہار نہ کیا تو ان میں آگے کیا ہو۔ پیچھے کیا اس کے مفسدات کیا کیا ہیں کیونکر جاتی ہے۔ کیونکر ہوتی ہے سب سے بڑا فرض ایمان اس نے تو یہ گول مجمل بے سود بیان جس سے کچھ پتہ نہ چلے اور دعوے وہ لمبے کہ ہر اشیا کا روشن بیان مزہ یہ کہ متواترات کی جڑ کاٹ دی کہ سوائے میری کتاب کے کچھ حجت نہیں اپنی کتاب کیا وہ خود ہمارے ہاتھ میں دے گیا۔ یہ بھی تو ہم کو تواتر ہی سے ملی جب تواتر حجت نہیں یہ بھی حجت نہیں غرض ایمان اسلام سب برباد و ناکام وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔

کیا اس نے خدا کو جانا۔

حاش لله سبحن رب العرش عما یصفون

تعلیقات وتحقیقات

چکڑالہ علاقہ کی نسبت چکڑالوی مشہور ہیں جبکہ وہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہلاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے وقت میں یہ چکڑالوی مشہور تھے۔ اب جبکہ انہیں ان کے بعد آنے والے گمراہ رہنما غلام احمد پرویز کی وجہ سے پرویزی مشہور ہیں۔

مسجد بیگم شاہی لاہور کے خادم صوفی احمد دین صاحب نے 29 محرم الحرام 1339ھ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں ایک سوال روانہ خدمت کیا۔ جس میں اس مرتد (عبداللہ چکڑالوی) کا تعارف بایں الفاظ مندرج ہے۔......

اس بھوپالی (نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد) کے دم چھلوں میں سے ایک اور شخص نکلا۔ چلنے پھرنے سے معذور اور لکھنے پڑھنے سے عاری۔ اس نے اہل قرآن ہونے کا دعویٰ کیا۔ کل کتب فقہ، تفسیر وحدیث سے انکار کیا اور کہا کہ یہ سب مخالف قرآن ہیں اور (معاذ اللہ) منافقوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ اطیعو الرسول میں رسول سے مراد قرآن مجید ہے اور ما اتاکم الرسول میں بھی رسول سے مراد قرآن مجید ہے۔

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مراد لئے جائیں تو یہ حکم مال غنیمت میں تھا نہ عام حکم، نماز میں بھی کئی اختراع کی۔ "صلوٰۃ القرآن بایات الفرقان" اور ایک تفسیر چند ایک سپارہ کی کسی سے لکھوائی جس کا نام تفسیر القرآن بایات الرحمٰن رکھا اور کہتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام محض ایلچی تھے۔ ایلچی کو نام و پیام کی تشریح و مطلب آرائی میں کوئی حق نہیں (معاذ اللہ منہا)۔

آخر ذلیل و رسوا ہو کر لاہور سے نکالا گیا، چند ایک ملاحدہ (ملحدہ کی جمع) ناچرہ (سرسید احمد نیچری کے مذہب کے لوگ) اور اجہل ترین (بہت زیادہ جاہل اجہل اسم مبالغہ ہے) وہابیہ سے اس کے پیرو بن گئے ملتان میں جا کر اپنی مذہبی اشاعت

میں مصروف ہوا۔ انجام کار بدکاری کرتا ہوا پکڑا گیا خوب زدو کوب کیا گیا اور اسی صدمہ سے ہلاک ہوا اور سجین میں پہنچا۔

باالتفصیل:

مولوی غلام نبی المعروف عبداللہ چکڑالوی موضع چکڑالہ ضلع کیمبل پور کے رہنے والا تھا۔ دہلی میں تکمیل حدیث کی اور لاہور میں قیام پذیر ہوا۔ لاہور ان دنوں اعتقادی کش مکش کا مرکز بن چکا تھا۔

انگریز کے پھیلائے ہوئے فکری اور نظریاتی فرقے بڑی آزادی سے اسلام کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ عبداللہ چکڑالوی نے بھی اس شہر کی فضا کو اپنے مشن کے موافق پا کر عوام الناس کو معمولی کوتاہیوں پر کافر قرار دینا شروع کر دیا۔ جس سے ان کے خلاف مخالفت کی زبانیں واہونے لگیں۔

لاہور میں مسجد چینیاں میں جب مولوی رحیم بخش وفات پا گئے۔ تو انہیں امامت ملی۔ کچھ عرصہ تک درس حدیث دے کر اہل حدیث کو خوش کیا مگر کچھ دن اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کی دلیل دے کر ''بخاری'' کے علاوہ تمام کتب احادیث کو مشکوک قرار دے دیا۔ ایک عرصہ تک بخاری شریف کا درس جاری رکھا۔ مگر طبعی اضطراب نے بخاری اور قرآن کا توازن شروع کر دیا بعض احادیث خلافِ آیات اللہ قرار دے کر اعلان کر دیا کہ جب قرآن ایک مکمل ہدایت ہے تو حدیث کی کیا ضرورت ہے۔ قرآن شریف سے احکام کا انبساط ہونے لگا اور ایک تفسیر بھی لکھی جس میں اپنے خیالات کا پُر زور پرچار کیا۔ چینیاں والی مسجد کے اہل حدیث مقتدی کچھ عرصہ تک تو برداشت کرتے رہے مگر ایک وقت آیا کہ ایک مسجد میں 2 امام مقرر کر لئے گئے۔ دونوں اماموں کے مقتدی روزانہ بحث و جدال میں رہتے، ہر نماز 2 امام پڑھاتے۔ جب حدیث کے متعلق سوال کیا گیا تو کہا میرا اصلی مطلب تو عمل بالقرآن

ہی تھا۔ مدت تک کتوں کو ہڈی ڈالتا رہا ہوں۔ اس پر اہل حدیث بڑے برہم ہوئے اور جناب کو مسجد سے نکال دیا گیا۔

اس کا ایک متشدد مقتدی محمد بخش عرف چٹو پٹولی اسے سریانوالے بازار اپنے مکان میں لے گیا۔ جہاں ایک احاطے میں اپنی مسجد بنا کر ''اہل قرآن'' کے مسائل کی تشہیر شروع کر دی۔ چٹو پٹولی نے اس کا لکھا ہوا قرآن کا پنجابی ترجمہ چھپوایا جو ''اہل قرآن'' کے لئے بڑا علمی سرمایہ تھا۔ اس مسجد میں ہر حصہ شہر سے نمازی آتے اور جب مولوی صاحب جماعت کرانے لگتا تو سینکڑوں نمازی اپنی اپنی علیحدہ نماز ادا کرنا شروع کر دیتے جس پر مولوی صاحب نے اکثر نمازیوں کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی جس میں اسے شکست ہوئی۔

ایک عرصہ بعد چٹو پٹولی بھی علیحدہ ہو گیا اور مولوی عبداللہ ایک نواب صاحب کے پاس ملتان چلے گئے جہاں ایک واقعہ پر لوگوں نے اسے سنگسار کیا تو نیم مردہ ہو کر اپنے وطن چکڑالے چلا گیا اور ایک طویل عرصہ تک کبڑا رہ کر مر گیا۔

اہل قرآن نے مختلف عنوانات سے صوبے بھر میں اپنے مراکز قائم کر لئے۔ گوجرانوالہ میں ''اہلحدیث'' کی ایک خاصی تعداد اہل قرآن بن گئی۔ گجرات میں ''دتے شاہی'' فرقہ صرف 3 نمازیں ادا کرتا اور 2 نمازوں کو حدیثی نمازیں کہہ کر ترک کر دیتا۔ امرتسر متبعین نے میاں احمد دین کی قیادت میں ''امت مسلمہ''[1] کے نام سے ایک جماعت کی بنیاد رکھی جو اہل قرآن کے ملک کی اشاعت کرتی رہی۔ انہیں مولوی احمد دین نے ''تفسیر بیان للناس'' کی اشاعت کے لئے رسالہ ''بلاغ'' کو ذریعہ بنایا مگر بدقسمتی سے ان حالات پر ہر شہر کے علماء اہل سنت نے سخت تنقید شروع کر دی۔ فرقہ انکار حدیث کا بڑی پامردی اور دلائل سے مقابلہ کیا اور یہ فتنہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہو گیا۔ عہد حاضر کے مسٹر پرویز کے نظریات[2] اسی مکتب خیال کی مدھم تصویر ہیں۔ مگر

ان میں وہ علمی گہرائی اور گرفت نہیں پرویز صاحب اسلامی فلسفہ کی بجائے یورپین فلاسفہ کے مرہون احسان ہیں۔

(الکاویہ علی الغاویہ تالیف مولانا محمد عالم آسی امرتسری بحوالہ تذکرہ علماءِ اہل سنت)

میزان الادیان بتفسیر القرآن میں ہے کہ یہ فرقہ جس نے لوگوں کو دھوکا دینے اور منکر قرآن بنانے کی غرض سے اپنا نام اہل قرآن رکھا ہے۔ سرے ہی سے منکر ہے[3]۔ (ص ۶۲)

نیز اللہ تعالیٰ کو خدا نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ زرتشت مذہب سے لیا ہے اوران کے رد میں علامہ غلام رسول سعیدی کی تصنیف ''لفظ خدا کی تحقیق'' ہے۔ جس میں جید علمائے کرام، اولیاء عظام اور مستند شعراء وصوفیاء کے کلام سے یہ لفظ ثابت کیا ہے۔

اور جب کہ یہ لفظِ یزداں کو اہمیت دیتے ہیں۔

تعاقب:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے ان کو نیچری کا دم چھلہ کہا ہے۔ کیونکہ حالی نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایلچی لکھا۔ (معاذ اللہ) ایلچی کی تفصیل کوکبہ الشھابیہ وغیرہ ردِ مولوی اسماعیل دہلوی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ حق سمجھنے میں مدد ہوگی کہ اس لفظ عام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی کیا قدر یا مرتبہ؟۔

اعلیٰ حضرت صوفی احمد دین علیہ الرحمۃ کے جواب میں فرماتے ہیں کہ وہابیہ، نیچریہ، قادیانیہ وغیرہ مقلدین و دیوبندیہ وچکڑالویہ خذلھم اللہ تعالیٰ اجمعین ان آیات کریمہ (اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوعن سبیل اللہ فلھم عذاب مھین) کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں۔ ان میں ایک آدھ اگرچہ کافرفقہی تھا اور صدہا کفراس پر لازم تھے۔

(ملخصاً ص ۸۸ جلد ششم)

حواشی

(1) سکول کے زمانہ تدریس میں ہمارا ایک اسلامیات کا پرویزی مسلک کا ٹیچر اکثراوقات امت مسلمہ کا لفظ استعمال کرتا اور طلباء میں اسی چھیڑ کی وجہ سے مشہور ہوا۔

(2) اس کی گمراہ کن کتابیں طلوع اسلام، لغات القرآن، مفہوم القرآن، تبویب القرآن، مطالب الفرقان ہیں

(3) جنات کے منکر ہیں اور آئمہ مساجد کے وظائف کو ثمنا قلیلا سے تعبیر کرتے ہیں۔

قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے

جس نے چار سو جھوٹوں [1] کو اپنا نبی کیا۔ اس نے جھوٹی پیشین گوئیاں کہلوائیں جس نے ایسے [2] کو ایک عظیم الشان رسول بتایا۔ جس کی نبوت پر اصلاً دلیل نہیں بلکہ اس کی نفی نبوت پر دلائل قائم جو (خاک بدہن ملعونان) ولدالزنا [3] تھا۔ جس کی تین نانیاں دادیاں زناکار کسبیاں تھیں۔ ایسے کو جس نے [4] ایک بڑھئی کے بیٹے کو محض جھوٹ کہہ دیا کہ ہم نے بن باپ کے بنایا اور اس پر فخر کی جھوٹی ڈینگ ماری کہ یہ ہماری قدرت کی کیسی کھلی نشانی ہے۔ ایسے کو جس نے ایک بدچلن [5] عیاش کو اپنا نبی کیا جس نے ایک یہودی فتنہ گر [6] کو اپنا رسول کر کے بھیجا۔ جس کے پہلے ہی فتنہ [7] نے دنیا کو تباہ کر دیا۔ ایسے کو جو اسے ایک بار [8] دنیا میں لا کر دوبارہ لانے سے عاجز ہے۔ وہ جس نے ایک شعبدہ باز [9] مسمریزم والی مکروہ حرکات قابل نفرت حرکات جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیات بینات بتایا ایسے کو جس کی آیات بینات لہوولعب ہیں اتنی بے اصل کہ عام لوگ ویسے عجائب کر لیتے ہیں اور اب بھی کر دکھاتے ہیں بلکہ آج کل کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔ ایسے کو جس نے اپنا سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین دوبارہ قادیان میں بھیجا مگر اپنی جھوٹ فریب تمسخر ٹھٹھوں کی چالوں سے اس کے ساتھ بھی نہ چوکا اس سے کہلایا کہ تیری جورو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا۔ بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے۔

بروزی بیچارہ اس کے دھوکے میں آ کر اسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا۔ اسے تو یوں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت و رسوائی اوڑھنے کے لئے یہ جل دیا اور

جھٹ پٹ میں الٹی کل پھرا دی بیٹی بنا دی بروزی بیچارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا منتظر رہا اب کی یہ مسخرگی کہ بیٹا دے کر امید دلائی (10) اور ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکال دیا نہ نبیوں کا چاند بننے دیا نہ بادشاہوں کو اس کے کپڑوں سے برکت لینے دی غرضکہ اپنے چہیتے بروزی کا جھوٹا کذاب ہونا خوب اُچھالا اور اس پر مزہ یہ کہ عرش پر بیٹھا (11) اس کی تعریفیں گا رہا ہے۔ اس پر بھی صبر نہ آیا بروزی کے چلتے وقت کمال بے حیائی کی ذلت و رسوائی تمام ملک میں طشت از بام ہونے کے لئے اسے یوں چاؤ دلایا کہ اپنی بہن احمدی کی بیٹی محمدی کا پیام دے بروزی بیچارے کے منہ میں پانی بھر آیا پیام پر پیام لالچ پر لالچ دھمکی پر دھمکی ادھر محمدی کے دل میں ڈال دیا کہ ہرگز نہ پسیج یوں لڑائی ٹھنوا کر اپنے امدادی وعدوں سے بروزی کی امید اور بڑھائی کہ دیکھ احمدی کا باپ اگر دوسری جگہ نکاح کر دے گا تو ڈھائی برس کی عمر میں مرے گا اور تین برس میں وہ شوہر یا بالعکس بروزی جی تو ہمیشہ اس کی چالوں میں آجاتے تھے اسے بھی چھاپ بیٹھے یہاں تک تو وہی جھوٹی پیشین گوئیاں رہتیں جو سدا کی تھیں۔

اب اس قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوجھی چٹ بروزی کو وحی پھنکا دی کہ زوجنا کھا محمدی سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جا سکتی ہے۔ یوں جل دے کر بروزی کے منہ سے اُسے اپنی منکوحہ چھپوا دیا کہ وہ جدھر کی ذلت جو ایک چمار بھی گوارا نہ کرے کہ اس کی جورو اور اس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا ہو اور رہتی دنیا تک بیچارے کی فضیحت وخواری و بے غیرتی و کذابی کا ملک میں ڈنکا ہو ادھر تو عابد و معبود کی یہ وحی بازی ہوئی اُدھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی نہ معبود کی

بروزی کی آسمانی جورو سے بیاہ کر ساتھ لے گیہ جا وہ جا چلتا بنا ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا۔ وہ بھی جھوٹا گیا۔ اُلٹے بروزی جی زمین کے نیچے چل بسے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔

یہ ہے قادیانی اور اس کا ساختہ خدا کیا وہ خدا کو جانتا تھا یا اس کے پیرو جانتے ہیں۔

حاش لله سبحن رب العرش عما يصفون

تعلیقات وتحقیقات

مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب ہے۔ یہ ملعون رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ صحابہ و اولیاء عظام علیہم الرحمۃ الرضوان کا گستاخ 1839ء کو ضلع گورداسپور کے علاقہ قادیان میں پیدا ہوا۔ عربی، فارسی، طب کی تعلیم سے فراغت پا کر 1824ء میں انگریز ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں کلرک بھرتی ہوا اور تقریباً 4 سال نوکری کرنے کے بعد ملازمت چھوڑ کر اپنے والد کے ساتھ جا کر زمیندارہ اور طب کا کام کرتا رہا۔ ساتھ ساتھ مذہبی مطالعہ بھی جاری رکھا۔ مذہبی مناظرہ سننے بھی شغل جاری رکھا۔ اس وقت تک اہل سنت تھا۔ زاں بعد مختلف دعویٰ کرتا (آئندہ چل کر مکمل تعارف سے آگاہ ہونے کے) اب جبکہ اس کی جماعت ''شرک بالرسالۃ'' کی قائل ہے۔ شرک خواہ الوہیت کے ساتھ ہو یا رسالت کے ساتھ انکار ہی ہے۔ یہ جماعت رسالت محمدی سے انکار بالکل نہیں کرتی بلکہ اتنا کہتی ہے کہ مرزا کو بھی رسالت محمدی میں شریک مان لیا جائے۔ حالانکہ یہ ختم نبوی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی منکر ہیں۔

وہابیت ہی کی شاخ:

قادیانی مرتد بھی مولوی اسمعیل دہلوی قتیل کو اپنا امام مانتے ہیں۔ تطہیر الاولیاء کے ص ۱۴۴۔ ظلی نبوت وحضرت مولانا مولوی اسماعیل صاحب مرحوم شہید دہلوی لکھتا ہے۔

ص ۱۴۸ پر ظلی نبوت از مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی۔ اس سے واضح تر دلائل بھی موجود ہیں مگر بخوف طوالت ذکر نہیں ہے۔ مرزا اور اس کی جماعت و ذریت اتنی اچھلی، کچھ علاقوں میں پھیلی۔ اتنی ترقی کیسے ہوئے اور آخر وہ کیا چیز تھی جو اس کا

انکسار ہی تھی اور اس کو دنیا کے پر کیف نظارے، بے پایاں رحمتوں ونعمتوں کا نزول محظوظ۔ کیئے ہوئے تھا۔ آخر اس سوال کا جواب کہاں سے لائیں۔ میرے خیال میں تو مختصر ترین 2 حوالہ جات پر ہی اکتفا کافی ہوگا۔

اشتہار مرزا جلد 6 ص 69 تبلیغ رسالت پر لکھا ہے۔ ''میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینے میں نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں''۔

انگریز حکومت کے لئے دعا کیا کرتا ہے اور اپنے اس تبلیغی مشن پر کتنا مطمئن تھا۔

اظہارِ نمک حلالی:

تبلیغ رسالت جلد دہم سے ملاحظہ ہو۔ ''بارہا بے اختیار دل میں بھی خیال گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ نام رکھوائے۔ اس گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم رات دن کیا خدمت کر رہے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن یہ گورنمنٹ عالیہ ضرور میری خدمات کی قدر کرے گی۔ (ملخصا اشتہار مرزا)

ون۔ ٹو۔ تھری۔ اَپ:

1888ء تک مرزا تبلیغ ومناظرہ میں خیر خواہ اسلام تھا۔ تھوڑے عرصہ بعد مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور لوگوں سے بیعت لینا شروع کی۔

1889ء میں لدھیانہ میں جماعت احمدیہ بنائی۔

1890ء میں مسیح کا دعویٰ کیا۔

1891ء مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

مرزا اپنے اس دعویٰ (مسیح موعود) پر 10 سال تک قائم رہا۔ پھر 1901ء میں اپنی نبوت کا اعلان ان الفاظ میں کیا۔

''میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں۔ تو میں کیوں کر رد کروں یا کیوں کر اس کے سوا کسی سے ڈروں''۔ (ایک غلطی کا ازالہ نومبر 1901ء)

مزید دعاوی نقل کرنے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی تحریفات نقل کی جائیں۔ جس کی بنا پر یہ دعویٰ کرتا اور دلیل اس تحریف شدہ آیات و آثار سے دیتا۔

قرآن پاک کی اصل آیت:

یا ایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیاتکم ویغفر لکم و اللہ ذو الفضل العظیم.

میں دافع الوساوس ص 177 پر اس طرح تحریف کر کے لکھتا ہے۔

...... سیاتکم ویجعل لکم نورا تمشون بہ.

قرآنی آیت وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنیٰ القی الشیطان فی امنیتہ میں تحریف یوں کی۔

وما ارسلنا من رسول لکھا یعنی من قبلک کا لفظ خارج کر دیا اور خارج کر دینے سے اسے جھوٹی دوکانداری چمکانے میں فائدہ پہنچتا تھا۔ تفسیر صغیر میں اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین نے معنوی تحریف یوں کی۔

والذین یومنون انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرہ ھم یوقنون۔ آیت قرآنی وبالآخرہ ھم یوقنون کا ترجمہ آئندہ ہونے والی موعود باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے خدائی دعوے

الاعلیٰ نام:

وانت اسمی الا اعلی۔ (مرزا کا الہام ہوا کہ الاعلیٰ میرا نام ہے)۔
(تذکرہ اربعین)

خدا کی مانند:

اور بعضوں نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانی ایل (دانیال) نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کے مانند۔
(اربعین ص 3 حاشیہ ص 30 ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ 25
بحوالہ الہامی گرگٹ ص 24)

صفت کن کا مالک:

(الہام ہے) انما امرک اذا اراد شیأ ان یقول له کن فیکون۔ (اے مرزا) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔
(تذکرہ ص 525 حقیقۃ الوحی ص 105)

محیی ومميت:

واعطیت صفة الافنا و الاحیا من الرب الفعال اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔
(خطبہ الہامیہ ص 556 مطبہ ربوہ)

اللہ ہوں:

آئینۂ کمالات میں مرزا لکھتا ہے۔ ورایتنی فی المنام عین الله ویتقنت

انسی ھو۔ترجمہ: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ بے شک میں وہی ہوں۔

فرعون نے انا ربکم الاعلی کا دعویٰ اور پس اس دجال مراقی مالیخولیا کے مریض نے کیا کیا دعویٰ نہ کیا؟

مزید اس کی بکواسات ملاحظہ ہو۔

لم یلد ولم یولد کے بارے مرزا کے عقائد:

انجام آتھم پادری صفحہ 62 پر ہے کہ انا نبشرک بغلام حلیم مظہر الحق والعلی کان اللہ نزل من السماء۔

ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ (حقیقۃ الوحی ص 95)

مرزا کی شیطانی وحیوں پر مشتمل کتاب ''تذکرہ'' میں اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی طرف منسوب کرکے مرزا نے کلماتِ کفریہ بکے۔

(۱) تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں تیرا ظاہر ہونا میرا ظاہر ہونا ہے۔(ص 700)

(۲) تو میرے لئے بیٹے کی طرح ہے۔ (ص 562)

(۳) تو ہمارے پانی سے ہے باقی لوگ بزدلی سے۔ (ص 204)

(یہ حوالہ جات دعوت انصاف وعمل کتابچہ سے لیے گئے ہیں)۔

حضرت مسیح علیہ السلام مرزا نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ (مرزا) پر اس طرح طاری کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔(ٹریکٹ نمبر 34 از قاضی یار محمد استاد مرزا بشیر الدین محمود)۔

مرزا تحریر کرتا ہے میرا خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو نا قابل بیاں ہے:

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 63 ربوہ)

قرآن کریم کے بارے گستاخیاں:

ازالہ اوہام ص 29-128 پر لکھتا ہے کہ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔

نیز ص 371 کتاب مذکور ملاحظہ ہو۔

دعویٰ محمد رسول اللہ کا:

حضرت مسیح موعود (مرزا جی) نے فرمایا کہ محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحما بینهم کے الہام میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے۔

اب اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ آپ (مرزا جی) محمد ہیں اور آپ کا محمد ہونا بلحاظ رسول اللہ ہونے کے ہے نہ کسی اور لحاظ سے۔

(۲) آپ کے صحابہ اس حدیث سے محمد رسول اللہ ہی کے صحابہ ہیں جو اشداء علی الکفار اور رحماء بینهم کی صفت کے مصداق ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ 15 جولائی 1915ء
بحوالہ منکرین رسالت کے مختلف گروہ)

حدیث مصطفیٰ کی توہین:

''میری وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ کوئی شے نہیں''[13]۔

(اعجاز احمدی ص ۵۶)

اہل بیت کرام کے بارے گستاخیاں:

ملفوظات احمدیہ جلد اول ص 131۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ 9 اعجاز احمدی ص

81۔نزول المسیح ص 99۔دافع البلاص 13 ملاحظہ ہو۔

(بحوالہ دعوت انصاف وعمل مطبوعہ فیصل آباد باطل اپنے آئینہ میں۔مقیاس نبوت)۔

جماعت احمدی کے گروہ:

دوگروہوں میں منقسم ہیں۔ایک قادیانی اور لاہوری گروپ، قادیانی گروپ جومرزا غلام احمد کو کامل اور مستقل صاحب شریعت نبی اور مسیح موعود مانتا ہے۔ان کے نزدیک مرزا کو نبی نہ ماننے والا ہر شخص کافر ہے۔دوسرا لاہوری گروپ جو مرزا کو نبی نہیں کہتا بلکہ مصلح، ملہم اور مجدد اعظم مانتا ہے۔مرزا کے مرنے کے بعد حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ بنا۔1913ء میں دوسرے خلیفہ کے تقرر کے لئے قادیانیوں کا آپس میں اختلاف ہوگیا۔جب مرزا غلام احمد کا صاجزادہ مرزا محمود جماعت پر قابض ہوگیا تو ان سے شکست کھانے والوں نے لاہور کو اپنا مرکز بنالیا اور یہ لوگ مرزا کو نبی ماننے کے عقیدے سے منحرف ہوگئے۔

یہ دونوں گروہ گمراہ، بد مذہب ہیں اور قادیانی گروپ کی طرح سلوک کے حقدار ہیں یعنی کہ اقلیت کفار و مرتد ہیں۔

قادیانی عقائد:

(۱) ختم نبوت کے منکر گستاخ خدا اور رسول صحابہ واہل بیت۔

(۲) احترام مسلم کے منکر۔

(۳) مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔

(۴) معراج جسمانی کے منکر۔

(۵) جہاد بالسیف کے منکر جیسا کہ اس کے اشعار گواہ ہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کااب اختتام ہے

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے

دشمن ہے خداکا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(تبلیغ رسالت مصنف قاسم علی قادیانی)

کفار کی دوزخ سے نجات؟:

مرزامحمود احمد (امام جماعت احمدیہ) احمدیت کے پیغام ص 12 پر لکھتا ہے نجات کے متعلق تو احمدیوں کا عقیدہ اتنا وسیع ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مولویوں نے احمدیوں پر کفر کا فتوئی لگایا یعنی ہم لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی انسان بھی دائمی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا۔ نہ مومن نہ کافر کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔۔ رحمتی وسعت کل شیٔ یعنی میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور فرماتا ہے کہ امہ ھاویہ کافر اور دوزخ کی آپس میں نسبت ایسی ہی ہوگی جیسے عورت اور اس کے بچہ کی ہوتی ہے اور فرماتا ہے۔وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ٥ تمام جن وانس کو میں نے اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے ان اور ایسی ہی بہت سی آیات کے ہوتے ہوئے ہم کیونکر مان سکتے ہیں کہ خدا تعالی کی رحمت آخر دوزخیوں کو نہیں ڈھانپ لے گی اور دوزخی جہنم کے رحم سے کبھی بھی خارج نہ ہوگا...... (ملخصا)

یہ چند عقائد بطور نمونہ کے سپرد قلم کیے ہیں۔

اس فرقہ پر سیر حاصل بحوالہ گفتگو سے بایں وجہ اجتناب کیا ہے۔ ایک تو یہ

اعلانیہ تبلیغ نہیں کر سکتے دوسرا یہ کہ ان کی کتب عام دستیاب نہیں اور ان اہل سنت ان فرقہ کی ابتداء ترقی، بانیان و خلفاء اماماین مرتدین کے مشن، تبلیغی اداروں کا تعارف ''گمراہی کے چند رہنما'' اور ''پہچان باطل'' میں تفصیلی ذکر ہوگا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان گمراہوں اور گمراہ گروں سے محفوظ رکھے اور ہمارا خاتمہ بالخیر بالایمان ہو۔ آمین۔

تمہارے محاسب تمہارا تعاقب

مرزا قادیانی سے مباہلہ:

حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری نے قادیانی نبوت کا 1301ھ سے سخت نوٹس لیا۔ عوام الناس کو خبردار کیا کہ قادیانی تحریک مسلمانوں کو کس سمت لے جانا چاہتی ہے۔ ذوالحجہ 1301ھ میں پہلی بار براہین احمدیہ چھپ کر سامنے آئی۔ یہ پہلی کتاب تھی جس نے مرزا صاحب کے الہامات کو پیش کیا اور برصغیر کے اعتقادی حلقوں کو ایک ذہنی کش مکش سے دو چار کر دیا۔ چنانچہ مولوی رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے (جوان دنوں سلطان ترکی کے شیخ الاسلام تھے) مولانا غلام دستگیر قصوری کے ایک رسالہ رجم الشیاطین کو دیکھا اور مرزا کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا۔ اس رسالہ پر اس وقت کے علماء حرمین وعجم نے اپنی مہریں لگائیں لیکن بایں ہمہ مولانا نے کوشش یہ کی کہ مرزا صاحب اپنی غلطیوں کا ازالہ کریں اور تائب ہو جائیں۔ یہ کوشش 1312ھ تک جاری رہی۔ آخرکار ماہ صفر 1312ھ میں یہ فتاویٰ شائع کر دیا گیا۔ اس فتویٰ کی اشاعت سے قادیانی بوکھلا اُٹھے کیونکہ ان کے ہاں یہ پراپیگنڈہ عام تھا کہ صرف ہندوستان کے چند مولوی مرزا صاحب کے عقائد کے خلاف ہیں۔ عالم اسلام تو انہیں نبی مانتا ہے جب علماء حرمین الشریفین کا فتویٰ سامنے آیا تو مرزا صاحب نے 1314ھ میں رسائل اربعہ کے نام سے ایک پمفلٹ شائع کیا اور مولانا غلام دستگیر کو دعوتِ مباہلہ دی۔ اس مباہلہ کی مفصل کیفیت

کتاب فتح رحمانی بہ دفعہ کید قادیانی کے دیباچہ میں ان الفاظ میں شائع ہوئی۔

''اخیر رجب 1314ھ میں مرزا صاحب نے رسائل اربعہ فقیر کو بھیج کر دوسرے علمائے کرام کے ساتھ فقیر کو بھی مباہلہ کے لئے قسمیں دے کر بلایا اور مباہلہ سے بھاگنے والوں کو ملعون بتایا۔ فقیر نے بہ نظر صیانت عقائد اہل اسلام مرزا جی کو قبولیت مباہلہ لکھ کر بھیج دیا۔ 1314ھ تاریخ مقرر کر کے مع اپنے دونوں فرزندوں کے 2 شعبان وارد لاہور ہوا جس پر مرزا صاحب کی طرف سے حکیم فضل دین لاہور میں آیا اور ایک مجمع کثیر کر کے مسجد ملا مجید (واقع چہل بیبیاں موچی دروازہ) فقیر پر معترض ہوا کہ حضرت مرزا صاحب نے آپ کی یہ غلطی نکالی ہے کہ مباہلہ قرآن میں صیغہ جمع ہے اور آپ تنہا کیونکر کر سکتے ہیں۔ فقیر نے اسی مجمع میں اپنے رقعہ قبولیت مباہلہ سے اپنے فرزندوں کی شمولیت سے اپنا جمع ہونا ثابت کر دیا بلکہ اس وقت دونوں کو رُو برو کر دکھایا جس پر مسیح موعود اور اس کے حوارین کی غلطی مانی گئی۔ پھر ظہور اثر مباہلہ کے لئے مرزا جی نے ایک برس میعاد رکھی تھی۔ فقیر نے بدلیل قرآن و حدیث اٹھانا چاہا۔ اس پر حکیم مذکور اور مرزا صاحب نے ہٹ کر جس پر فقیر نے 14 شعبان کو اشتہار شائع کیا اور میعاد 25 شعبان مقرر کی اور اخیر شعبان تک منتظر رہا۔

اور امرت سر جا کر مرزا جی کو قادیان سے بلایا اور مباہلہ کے لئے نہ آئے اور اشتہار مورخہ 25 شعبان بجواب اشتہار فقیر اس مضمون کا شائع کیا کہ تمام احادیث صحیحہ سے ظہور اثر مباہلہ کی میعاد ایک سال ثابت ہے اور مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں اور میری تکفیر کرنے والے تقویٰ اور دیانت کو چھوڑنے اور مجھ کو باوجود کلمہ گو اور اہل قبلہ ہونے کے کافر ٹھہراتے ہیں۔ اس کے جواب میں فقیر نے پندرہ اکابر علماء اہلسنت لاہور، قصور اور امرت سر سے بدلیل قرآن کریم تصدیق کرایا کہ مباہلہ شرعی میں کوئی میعاد سال نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے محض بغرض دھوکہ دہی جواب کا جھل

وظیرہ قید ایک سال کی لگائی ہے۔ جب مرزا صاحب کسی مباہلہ، مباحثہ، مناظرہ اور مفاہمہ کے لئے تیار نہ ہوئے تو مولانا نے ان الفاظ میں دعا کی:

''اے مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع الانوار کی دعا و سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑہ غرق کیا تھا ویسا ہی دعا و التجا اس قصوری کان اللہ لہ سے جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید حق الوسع ساعی ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق عطا فرما۔ اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت قرآنی کے بنا۔ **فقطع دابر القوم الذین ظلموا۔**

آپ کی وفات کے بعد مرزا صاحب کو فوراً ''الہام'' ہوا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اس مباہلہ سے مرے ہیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ 238 کی عبارت ملاحظہ ہو۔

مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا۔ اپنی کتاب میں دعا کی جو کاذب ہے، خدا اسے ہلاک کرے۔

مرزائی ذریت اس مباہلہ کا ذکر ضرور کرتی ہے جو مولوی غلام دستگیر قصوری سے یک طرفہ ہوا تھا، مگر کہتے ہیں کہ مولانا ہماری دعا سے فوت ہوئے حالانکہ مولوی غلام دستگیر قصوری کی دعا میں یہ کہیں نہیں کہ جو جھوٹا ہوگا اسے مار، بلکہ فقطع دابر القوم الذین ظلموا. میں قادیانیوں کی جڑ (مرکز قادیان) کو ختم کرنے کی التجا کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مرکز کٹ گیا ہے۔

مرزا قادیانی اور اس کے دُم چھلے

چراغ الدین جمونی:

مرزا صاحب نے رسالہ دافع البلاء میں اس کا ذکر کیا ہے کہ وہ میری تائید کے لئے مبعوث ہوا تھا۔ مگر میں نے اس کو منظور نہ کیا کہ کیوں کہ خشک مجاہدہ سے اس کا دماغ خراب ہو چکا ہے اور جو الہامات اس پر نازل ہوتے ہیں ان کے متعلق مجھ کو

علم ہو چکا ہے کہ نزل بہ حبیو۔ اس پر خشک روٹی اُتری ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس کے الہامات شیطانی ہیں۔ یہ مُتقبی آپ کی زندگی میں ہی تباہ ہو گیا۔

الٰہی بخش ملتانی:

نزیل لاہور (اکاونٹنٹ) وہ مرزا صاحب کا مُرید تھا۔ بگڑ کر موسیٰ بن گیا تھا اور ایک بڑی ضخیم کتاب (عصائے موسیٰ) لکھی جس میں الہامات کے ذریعہ بتایا کہ مرزا میرے ہاتھ سے ہلاک ہو جائے گا مگر وہ پہلے مر گیا۔

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی:

بیس سال مرزائی رہ کر خود مدعی رسالت بن بیٹھا۔ قرآن شریف کی تفسیر لکھی اور رسالہ ''الحکیم'' جاری کیا اور مرشد کی ہلاکت کے متعلق اس نے ایک الہام شائع کیا کہ 4 اگست 1908ء تک مرزا صاحب مر جائیں گے۔ مرزا صاحب نے اس کے مقابلے پر الہام شائع کیا تھا کہ وہ میری زندگی میں تباہ ہو جائے گا۔ مگر وہ ایسا سخت جاں مرید نکلا کہ مرشد کے مرنے کے بعد سات سال تک زندہ رہا۔

ڈاکٹر ڈوئی امریکہ:

اس نے مسیح ہونے کا اعلان کیا اور چونکہ وہ بہت عمر رسیدہ تھا۔ فالج گرنے سے مر گیا اور مرزا صاحب نے کہا کہ چونکہ وہ میرے مقابل کھڑا ہوا تھا۔ اس لئے مر گیا ہے۔

احمد سعید سنبھڑیالی:

مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میں جونی بدل کر آؤں گا۔ اور قدرت ثانیہ کہلاؤں گا تو جناب کی موت کے بعد کئی مدعی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ احمد سعید سنبھڑیالی (ضلع سیالکوٹ) اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس مدعی قدرت ثانیہ ہوا اور اپنا لقب

یوسف موعود رکھا۔ اپنے الہامات اپنے رسائل پیرا بن یوسفی میں جمع کیے۔ جس میں اس نے ظاہر کیا تھا کہ میں نہایت غم کی حالت میں رو رہا تھا کہ مریم علیہا السلام نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ "بچہ رونہ" یہی الہام امرت سر چوک فرید میں بیان کیا۔ تو لوگوں نے اسے سنگسار کرنا شروع کیا۔ وہ بھاگ گیا اور بچوں نے "بچہ رو نہے، بچہ رو نہ، کہہ کر چھیڑنا شروع کر دیا۔ وہ اپنی ایک تصنیف میں لکھتا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ رشتہ داریاں سب ناجائز ہیں اور وہ ولد الزنا ہیں۔ آئندہ کے لئے میں حکم دیتا ہوں کہ ہندوؤں کی طرح غیر قوموں سے رشتہ کریں اس کے گلے میں ایک گلٹی تھی جسے وہ مہر نبوت ظاہر کرتا تھا۔

ظہیر الدین اروپ ضلع گجرانوالا:

اس نے بھی یوسف موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اپنی کتاب براہین میں لکھا تھا کہ مرزا صاحب کی شخصیت کو آج تک کسی نے نہیں سمجھا۔ وہ حقیقی نبی تھے قادیان میں مسجد الحرام، بیت اللہ شریف ہے اور وہی خدا کے نبی کی جائے پیدائش ہے۔ اس لئے اس کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے یہ نبی ناکام رہا اور مرزا محمود کے ہاتھ مرید ہو کر مریدین میں شامل ہو گیا۔

یار محمد ہوشیار پوری وکیل:

اس کا دعویٰ ہے کہ محمدی بیگم میں ہوں۔ نکاح سے مراد بیعت میں میرا داخلہ ہے اور مرزا صاحب کے بعد گدی کا حق دار میں ہوں۔ کیونکہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ قدرت ثانیہ کا مظہر وہ ہے جو میری خوبو پر ہو گا۔ چنانچہ یہ علامت مجھ میں سب سے بڑھ کر پائی جاتی ہے۔ مرزا محمود کے مقابلہ میں تقریباً پچاس رسالے لکھ چکا ہے جس میں وہ خلافت کا مطالبہ کرتا ہے۔ مگر مسند خلافت پر چوں کہ محمود صاحب قابض ہیں۔ اس لئے اس کی تبلیغ معرض وجود میں نہیں آئی۔

فضل احمد ابن غلام محمد عرف نجم النساء۔

بمقام ڈاک خانہ چنگا بنگیال متصل گوجر خان

اس نے دعویٰ کیا کہ مرزا صاحب کا ظہور میں ہوں۔ میں اپنی چالیس سال کی عمر گزار چکا ہوں۔ مرزا صاحب کی اصل عمر پچانوے سال تھی۔ وہ ساٹھ سال کی عمر پر مر گئے تو بقیہ عمر مجھے دی گئی۔ اب میں مرزا صاحب ہوں۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ فتوحات مکیہ جلد باب ۲ میں لکھا ہے کہ بیت اللہ شریف کے تہہ زمین میں ایک خزانہ مدفون ہے۔ حضور علیہ السلام نے کسی مصلحت کی وجہ سے اس کو نہیں نکالا۔ فاروق اعظم نے بھی ارادہ کیا تھا مگر رُک گئے اور جب میں (ابن عربی) شہر تونس ۵۹۸ھ میں گیا تو مجھے ایک تختی دکھائی گئی جو انگل بھر موٹی اور بالشت بھر چوڑی تھی۔ طول بھی ایک بالشت یا کچھ زیادہ تھا۔ میں نے دعا مانگی کہ یا اللہ یہ تختی واپس اسی خزانہ میں لوٹائی جائے مجھے خوف تھا کہ اگر لوگ دیکھیں گے تو بگڑ جائیں گے۔ کیونکہ یہ امام آخرالزماں کا حق ہے کہ وہ خزانہ نکال کر تقسیم کرے اور یہ خزانہ معارف قرآنی ہیں جو مجھ پر ظاہر ہوئے ہیں۔ پندرہ جنوری 1931ء کو مجھے الہام ہوا کہ مولوی صاحب اخرج من کنوزک المخزونت۔

ازالہ اوہام ص 235 پر لکھا ہے کہ جو شخص کعبہ کی بنیاد کو حکمت الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے۔ خدا کا فرشتہ مجھے قرآن پڑھاتا ہے۔ اصحاب کہف کا قصہ یوں ہے (وتری الشمس) نبوت محمدیہ کے آفتاب کو تم دیکھو گے (اذا طلعت تزاور عن کہفھم ذات الیمین) جب وہ نکلے گا تو کعبہ سے بائیں طرف مشرق کو نکل جائے گا یعنی قادیان میں 3 مارچ 1888ء کو اس کا ظہور ہوگا یعنی مرزا صاحب کا ظہور ہوگا (تقرضھم ذات الشمال) پھر وہ سورج قادیان سے شمال مشرق کو کاٹتا ہوا چلا جائے گا جس سے مراد میں ہوں۔

18 اگست 1907ء کو مسیح قادیانی نے بھی دیکھا تھا کہ شمال مشرق کی جانب سے یعنی میرے مقام رہائش سے ایک ستارہ سیدھا سر تک آ کر گم ہو گیا۔ یعنی میں اس تحریک کو کمال تک پہنچا کر مر جاؤں گا جو میری راہ میں نہیں چلے گا وہ ٹوٹ جائے گا۔ تمام رکاوٹیں اٹھا دی جائیں گی۔ میں اقوام عالم کے لئے خدا کے ارادوں کا الارم ہوں میں القائم بامراللہ ہوں۔ میں ہی وہ خزانہ تقسیم کر رہا ہوں۔ جو بیت اللہ میں ہے میں نجم النساء ہوں۔ میری بیعت کرو۔ یہ مدعی نبوت ابلہ مغرور ہے جیسا کہ اس کے شعروں سے اندازہ ہو سکتا ہے۔

میری زندگی کی حد خدا تعالیٰ نے یوں بنائی ہے کہ ثمانین حولا اوقریبامن ذالک ماھوا المیزان ھو فوق سبعین حولاً۔ یا اللہ اس سے آگے یہاں رہنے کی زندگی مرحمت ہو۔ زندگی آگے ملتی ہے یہاں انڈہ ہے۔ (ان اللہ جعل الصورۃ فی الشقین) یعنی آدھی زندگی آسمان پر اور آدھی زمین پر۔ اے خدا عالم آخرت میں میرا کیا عہدہ ہے؟ تم نجم النساء ہو۔

اپنے مغرب سے طلوع آفتاب اب ہو گیا
باب تو یہ بند ہو گا فیصلہ اب ہو گیا

ماخوذ (کشکول اویسی)

صدیق دیندار:

دیندار انجمن کے بانی صدیق دیندار کی کتابوں سے صاف معلوم ہوتا ہے وہ غلام محمد قادیانی کے عقائد قبول کرنے کے بعد مزید عقائد کفریہ کا قائل تھا۔

انجمن کے لوگوں کا یہ کہنا کہ ہم اہل سنت کی مساجد میں نماز پڑھتے ہیں اور مسجد کے امام کی اقتداء کرتے ہیں دھوکہ بازی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ میں حنفی ہوں اور فقہ حنفی کو جانتا ہوں۔ ظاہر بات ہے کہ یہ

مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا۔ جو نبوت کا مدعی ہوگا وہ امام اعظم کی تقلید کیوں کرے گا۔

اس کے خاص مبلغ کی لکھی ہوئی کتاب ''حقیقت بعثت ثانیہ'' اور ''میزان'' ہے جس کا لکھنے والا حفظ الرحمٰن ہے۔ اس میں اس کے عقائد کے متعلق لکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو نبی بتاتا تھا اور آیات واحادیث سے اپنی بعثت کو ثابت کرتا تھا۔

ماخوذ ''وقار الفتاوی''

امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی رد مرزائیت میں چند اہم کتب کے نام یہ ہیں۔

(1) المبین (2) ختم نبوت (3) السوء العقاب

(4) الجزر الدیانی (5) قہر الدیان

اور مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' رد قادیانیت میں پہلی کتاب ہے۔

علمائے اہل سنت کی ردِ قادیانیت کی کتب مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری سعیدی دام ظلہ نے مرأۃ التصانیف میں 60 کے قریب گنوائی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

ردمرزائیت میں علمائے اہلسنت کی چند تصانیف

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	طابع/ناشر
1	اتفاق و نفاق بین المسلمین کا موجب کون ہے	قاضی فضل احمد لودھیانوی	لاہور
2	اتمام الحجتہ عمن اعرض عن الحجہ	علامہ اصغر علی روحی	غیر مطبوعہ
3	الاستدل الصحیح فی حیات المسیح	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام
4	افادۃ الافہام	مولانا انوار اللہ خان	حیدرآباد مجلس اشاعت اسلام
5	اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی	مفتی عزیز احمد	
6	الالہام الصحیح فی اثبات حیاۃ المسیح	مولانا غلام رسول شہید امرتسری	امرتسر مطبع روز بازار
7	بشارت محمدی فی ابطال رسالت قادیانی	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام
8	تازیانہ عبرت	مولانا کرم الدین دبیر	لاہور
9	تتمہ قادیانی مذہب	پروفیسر محمد الیاس برنی	لاہور

10	تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہینیہ	مولانا غلام دستگیر قصوری	مطبوعہ
11	تحقیق صحیح فی تردید قبر مسیح	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام
12	تردید امامت کاذبہ	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام
13	تردید فتوئی ابوالکلام آزاد ومولوی محمد علی مرزائی	قاضی فضل احمد لودھیانوی	مطبوعہ لاہور
14	تردید معیار صداقت قادیانی	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام
15	تردید نبوت قادیانی	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام
16	الحجات علی السلام فی الذب عن حریم الاسلام	مولانا محمد عالم آسی امرتسری	
17	جمعیۃ خاطر	قاضی فضل احمد لودھیانوی	لاہور انجمن نعمانیہ
18	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام
19	الحق المبین	مولانا عبدالغنی ناظم	لاہور
20	حیات عیسیٰ علیہ السلام	مولانا مہر الدین جماعتی	لاہور دار التبلیغ
21	ختم نبوت	مولانا ابوالنور محمد بشیر	کوٹلی کتبخانہ ماہ طیبہ
22	ختم نبوت	مفتی غلام مرتضیٰ	غیر مطبوعہ
23	ختم نبوت	حافظ محمد ایوب دہلوی	کراچی مطبوعہ رازی

24	رجم الشاطین براغلوطات البراہین	مولانا غلام دستگیر قصوری	مطبوعہ
25	رسالہ خاتم النبیین	مولانا غلام مہر علی گولڑوی	مطبوعہ
26	السوء العقاب للمسیح الکذاب	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	لاہور
27	سیف چشتیائی	پیر مہر علی شاہ گولڑوی	راولپنڈی
28	سیف رحمانی علی راس القادیانی	مولانا غلام جان ہزاروی	غیر مطبوعہ
29	السیوف الکلامیہ لقطع الدعاوی المغلامیہ	مولانا عبدالحفیظ قادری بریلوی	لاہور
30	شمس الہدایہ	پیر مہر علی شاہ گولڑوی	راولپنڈی
31	الصارم الربانی علی کرشن قادیانی	مفتی محمد صاحبداد خان	مطبوعہ
32	الظفر الرحمانی	مفتی غلام مرتضیٰ	مطبوعہ
33	ظہور صداقت در ردِ مرزائیت	پیر ظہور شاہ جلالپوری	
34	عقاب آسمانی بر مرزائے قادیانی	مولانا نور الحسن سیالکوٹی	سیالکوٹ
35	فتح رحمانی بدفع کید قادیانی	مولانا غلام دستگیر قصوری	مطبوعہ
36	قادیانی فتنے کا ارتداد	مولانا قاری احمد پیلی بھیتی	غیر مطبوعہ
37	قادیانی قول و فعل	پروفیسر محمد الیاس برنی	لاہور
38	قادیانی کذاب	مولانا رفاقت حسین	قصور چشتیہ دار الاشاعت

39	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (حصہ اول)	پروفیسر محمد الیاس برنی	لاہور
40	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (حصہ دوم)	پروفیسر محمد الیاس برنی	لاہور
41	القول الصحیح فی اثبات حیات المسیح	مفتی محمد امید علی خان	ملتان انوار العلوم
42	القول الفصیح فی قبر المسیح	مولانا فیض احمد اویسی	بہاولپور مکتبہ اویسیہ
43	قہر الدیان علی مرتد قادیان	مولانا حسن رضا خان	لاہور رضوی کتب خانہ
44	قہر یزدانی برسر دجال قادیانی	پیر ظہور شاہ جلال پوری	
45	قہر یزدانی بر قلعہ قادیانی	مولانا نظام الدین ملتانی	
46	کذاب قادیان	مولانا مشتاق احمد چشتی	راولپنڈی انجمن تحفظ ختم نبوت
47	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد لودھیانوی	مطبوعہ لاہور
48	کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا؟	قاضی فضل احمد لودھیانوی	غیر مطبوعہ
49	مباحثہ حقانی فی ابطال نبوت قادیانی	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام
50	مجدد کون ہو سکتا ہے	بابو محمد پیر بخش	لاہور انجمن تائید اسلام

51	مخزن رحمت بر دقادیانی دعوت	قاضی فضل احمد لودھیانوی	مطبوعہ لاہور
52	مرزا قادیانی کی حقیقت	مولانا ضیاء اللہ قادری	سیالکوٹ قادری کتبخانہ
53	مرزائی حقیقت کا اظہار	مولانا عبدالعلیم میرٹھی	مطبوعہ
54	مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش	
55	معیار المسیح	خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی	مطبوعہ
56	معیار عقائد قادیانی	بابو محمد پیر بخش	لاہور تائید اسلام
57	مقدمہ قادیانی مذہب	پروفیسر محمد الیاس برنی	لاہور
58	مقیاس نبوت	مولانا محمد عمر اچھروی	لاہور
59	نیام ذوالفقار علی بر گردن خاطی مرزائی فرزند علی	قاضی فضل احمد لودھیانوی	مطبوعہ لاہور

اور مولوی حسن علی لیکچرر کی کتاب تائید الحق جو کہ مرزا کی تائید میں تھی اس کا جواب انوار الحق کتاب میں دیا اور حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی۔

حضرت مولانا صوفی اللہ دتہ رحمتہ اللہ علیہ نے "الرد علی لغی فی ظہور الامام مہدی" لکھی اور خوب گرفت کی۔

حواشی

(1) ازالہ اوہام ص 629۔

(2) اعجازِ احمدی ص 13۔

(3) ضمیمہ انجام آتھم ص 7۔

(4) کشتی نوح ص 16 مع نوٹ۔

(5) ضمیمہ مذکورہ ص 7۔

(6) مواہب الرحمٰن ص 72۔

(7) دافع البلاء ص 15۔

(8) ایضاً عبارت مذکورہ۔

(9) ازالہ آخر ص 151 تا آخر ص 162۔

(10) دافع البلاء ص 3......9۔

(11) ایضاً

(12) اعجازِ احمدی ص 69۔

(13) اس پر ایک ٹیچی ٹیچی فرشتہ آتا تھا جو کہ اسے ٹچ (Touch) کرتا تو حکومت کی طرف سے پیغام موصول ہوتا اور یہ معاذاللہ وحی الٰہی کہہ کر سناتا اور چھاپتا۔ لطف یہ کہ وحی اسے مادری زبان ، علاقائی زبان (پنجابی) کی بجائے انگریزی میں ہوتی۔

رافضی ایسے کو خدا کہتا ہے

جو حکم کر کے پچھتاتا ہے جو مصلحت سے جاہل رہتا ہے۔ ایک حکم کرتا ہے جب مصلحت [1] کا علم آیا اُسے بدل دیتا ہے اس سے تو یہودی خدا غنیمت تھا کہ پچھتانے کے عیب سے بچنے کو نسخ تک نہ کر سکا ایسے کو جو وعدے کا جھوٹا یا بندوں سے عاجز ہے کہ اپنا کلام اتارا اور اس کی حفاظت کا ذمہ دار بنا مگر عثمان غنی وغیرہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واہل سنت نے اس کی آیتیں الٹ پلٹ کر دیں سورتوں کی سورتیں کتر لیں [2] اور وہ یا تو وعدہ خلافی سے چپکا دیکھا کیا اور کچھ نہ کہا یا گھٹانے والوں کے آگے کچھ چل نہ سکی دم سادھ گیا۔ ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ میں یہ دین سب پر غالب کرتا ہوں اور کیا یہ کہ خود ہی اُسے ملیا میٹ کر دیا۔ اپنی کتاب کا آپ ہی تھل بیڑا نہ رکھا فاسقوں کی روایت بے تحقیق ماننے سے منع کیا اور اپنی کتاب کی روایت کا سلسلہ (خاک بدہن ملعونان) کافروں سے رکھا اور کافر بھی وہ جن کا ایک گروہ ایک جتھا خیانت میں طاق اور عداوت اہل بیت میں تحریف واخفائے آیات پر سب کا اتفاق کیا معلوم کہ انہوں نے کتنا بدلا کیا کچھ چھپایا آیتوں کی ترتیب بدل کر کہاں کا حکم کہاں لگایا ایسے کو جو بندوں سے عاجز تر ہے وہ بندے سے نیکی چاہے اور بندہ بدی چاہے تو بندہ ہی کا چاہا ہوتا ہے۔ اس کی ایک نہیں چلتی ایسے کو کہ ہر چمار ہر کافر ہر کتا ہر سوئر خالقیت میں اس کا شریک ہے وہ اعیان گھڑتا ہے یہ اپنی قدرت سے اپنے افعال اور پھر اس پر یہ دعویٰ ہے کہ میرے سوا کوئی خالق ایسے کو جس نے بہتر چاہا کہ میرے نائب کے بعد میرا شیر مسند پر بیٹھے مگر امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہ چلنے دی آیت اتاری وہ کتر لی اور سب سے اس کے کترنے پر اتفاق کیا آج تک ویسی ہی کتری ہوئی چلی آتی ہے۔ اس کے رسول نے تمام صحابہ کے مجمع میں اپنے بھائی کا ہاتھ

پکڑ کر دکھایا اور عمامہ باندھ کر اپنا ولی عہد بنایا مگر رسول کی آنکھیں بند ہوتے ہی
بالاتفاق تمام صحابہ نے وہ عہد و پیمان پاؤں کے نیچے مل ڈالا اور کمیٹی کر کے ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند نشین کر دیا اور شیر منہ دیکھتا رہ گیا نہ اس کی چلی نہ رافضی صاحبوں
کے ساختہ خدا کی ایسوں کے ہاتھ میں قرآن رکھا اچھا حفاظت کا وعدہ بنایا ایسا بے
اعتبار قرآن شائع کیا اچھا دین کو غلبہ دیا اپنے نبی کی صحبت اور اس کے دین کی روایت
کو چھانٹ چھانٹ کر ایسے چنے لطف و عدل و اصلح کا واجب خوب ادا کیا ایسے کو جس کا
شیر اور شیر بھی کیسا غالب شیر ہمیشہ دشمنوں کا مطیع و فرمانبردار رہا (خاک بدہن ملعونان)
کافروں کے پیچھے نماز پڑھا کیا کافروں کے جھنڈے کے نیچے لڑا کیا بزدلی دو رویہ و
منافق ہو کر دشمنوں کی بڑی بڑی تعریفیں گاتا رہا اہل بیت رسالت پر کڑے کڑے
گھنونے گھنونے ظلم دیکھتا اور ڈر کے مارے دم نہ مارتا بلکہ اپنی مدح و ستائش سے اور
مدد کرتا یہاں تک کہ کافر لوگ اس کی سگی بیٹی چھین کر لے گئے اور بی بی بنایا اور تیوری پر
میل نہ لایا ویسا ہی ان کا خادم و ہمدم بنا رہا اور وہ کیا کرے رافضی دھرم میں رسول ہی کو
توفیق تھی کہ بیٹیاں تو کافروں منافقوں سے اور بیٹیاں دے تو کافروں منافقوں کو اور
اپنایا روانیس و وزیر و جلیس بنائے تو کافروں منافقوں کو اور وہ بھی کیا کرے روافض کا
خدا ہی ان ظالموں کافروں کے بڑے بڑے مناقب اپنے کلام میں اتارتا رہا جسے لاکھ
کے مجمع میں مقبول تو فقط چار چھ باقی سب دشمن اور وہ اس بھری جماعت میں بلاتعین
عام صیغوں سے عام وصفوں سے مہاجرین و انصار و صحابہ کہہ کہہ کر تعریفیں کرتا بندوں کو
دھوکے دیتا دو ٹوک بات نہ کہنی تھی نہ کہہ سکا ایسے کو جس نے ان موجود حاضروں میں
اپنے نیک بندوں کو مخاطب کر کے وعدہ دیا کہ ضرور ضرور تمہیں اس زمین کی خلافت
دوں گا اور تمہارا دین تمہارے لئے جما دوں گا اور تمہارا خوف امن سے بدل دونگا کاش
وہ کسی کے لئے ان میں سے کچھ نہ کرتا تو نرا وعدہ خلاف ہی رہتا نہیں اس نے کی اور

الٹی کی اپنے نیک بندوں کے بدلے (خاک بدہن ملعون) کافروں کو زمین عرب کی خلافت دی اور انہیں کا دین خوب جما دیا اور انہیں کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ رہے چار چھ بندے بے بس بیچارے ترسان ہراسان خوف کے مارے انہوں نے ان خدمت گاری فرمانبرداری کرتے دن گزارے جس نے روشن کر دیا کہ کافر ہی اس کے نیک بندے ہیں تو وعدہ خلاف دغا باز حق کا چھپانے والے والا باطل کا چمکانے والا بندوں کو دھوکے دے کر الٹی سمجھانے والا سب کچھ ہوا ایسے کو جو خود مختار نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ یہ یہ کرے اور یہ یہ نہ کرے اور مزہ یہ کہ اس پر واجب کیا تھا۔ بندوں کے حق میں بہتر کرنا یہ بندوں کے حق میں بہتر تھا کہ ان کی ہدایت کو جو کتاب اُتری ظالموں کے پنجے میں رکھی جائے کہ وہ اُسے کتریں بدلیں اور اصل ہدایت پہاڑ کی کھوہ میں چھپا دی جائے جس کی وہ ہوا نہ پائیں یہ بندوں کے حق میں اصلح تھا کہ اعدا غالب محبوب مغلوب، باطل غالب حق مغلوب، اچھا واجب ادا کیا وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔

یہ ہے رافضیوں کا خدا کیا۔

خدا ایسا ہوتا ہے

کیا وہ خدا کو جانتے ہیں۔

حاش للہ سبحن رب العرش عما یصفون۝

تعلیقات وتحقیقات

شیعہ گروہ یعنی خلفا ثلاثہ سے رفض رکھنے والے۔
بعض کے نزدیک ان کے 62 فرقے ہیں۔

وجہ تسمیہ: حضرت زید بن زین العابدین بن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جب خلافت پر فائز ہوئے تو لوگوں نے آپ سے بیعت کی تو بنی امیہ آ کر آپ سے لڑنے لگے۔ تو ایک قوم نے آپ کو کہا کہ اگر ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بیعت سے بیزار ہو جائیں تو ہم آپ کی مدد کریں گے۔ اسکے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وزیروں سے بیزار نہیں ہو سکتا۔ پس یہ لوگ آپ کو چھوڑ کر آپ کے دشمن بن گئے جبکہ رفض کا معنی ترک ہے۔ روافض اس گروہ کو کہتے ہیں (بلحاظ تبدیلی الفاظ ناسخ التواریخ جلد دوم احوال زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بھی ہے)۔

مجمع البحرین بحوالہ شیعہ مذہب میں ہے کہ رافضہ اور روافض جو حدیث شریف میں آیا ہے۔ اس سے مراد شیعوں کا فرقہ ہے کیونکہ یہ رافضی بن گئے اور انہوں نے امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت زید کا انکار کر دیا اور ان کو چھوڑ دیا کیونکہ آپ نے ان کو صحابہ کرام کی شان میں طعن کرنے سے منع فرمایا تھا۔ جب ان لوگوں نے اپنے امام کا ارشاد سمجھ لیا اور معلوم کر لیا کہ وہ حضرات ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں تبرا برداشت نہیں کرتے تو ان لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا اور نکل گئے اس کے بعد لفظ رافضی اس شخص کے حق میں استعمال ہونے لگا کہ جو اس مذہب میں غلو کرتا ہے اور صحابہ کرام کے حق میں طعن کرنا جائز سمجھتا ہے۔

رافضی کی وضاحت:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک فرقہ نکلے گا جس کا خاص لقب ہوگا۔ جس کو لوگ رافضی کہیں گے۔ اسی لقب کے ساتھ ان کی پہچان ہو گی۔ وہ لوگ ہمارے شیعہ ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ درحقیقت وہ ہماری جماعت سے نہیں ہوں گے اور ہماری جماعت سے نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ صدیق وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں سب (گالی) بکیں گے۔ تو ان کو قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ (کنزالعمال بحوالہ شیعہ مذہب ص ۴۱)

شیعہ:

اسلامی فرقوں میں سب سے قدیم فرقہ ہے۔ شیعہ کا معانی گروہ، طرفدار، مددگار ہیں۔

شیعانِ علی:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑائیوں میں جو صحابہ و تابعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار اور آپ کے گروہ میں تھے۔ اپنے آپ کو شیعان علی کہلوانے لگے۔

شیعوں کے متعلق ائمہ شیعہ کا ارشاد

حضرت علی رضی اللہ عنہ:

نہج البلاغہ جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف منسوب ہے اور شیعہ میں بڑی معتبر کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے شیعوں کو مخاطب کر کے فرمایا خدا تمہارا برا کرے۔ تمہیں غم نصیب ہو، جب تم گرمی و سردی سے بھاگتے ہو تو تلوار سے اور بھی بھاگو گے۔ اے مرد صورت زنانو، لڑکوں اور عورتوں کی مانند عقل رکھنے والو۔ کاش میں تمہیں نہ جانتا۔ خدا تمہیں غارت کرے تم نے میرے دل کو پیپ سے میرے سینہ کو غم و غصہ سے بھر دیا۔ اور مجھے تم نے خوب غم کے گھونٹ پلائے اور تم نے میری اطاعت و نصرت کو چھوڑ کر میری رائے و تدبیر کو خراب کر دیا۔ آپ نے اپنے بڑے لڑکے امام حسن کو وصیت کی کہ اے فرزند جب میں دنیا سے مفارقت کروں تو میرے اصحاب (شیعہ) تم سے موافقت نہ کریں تو لازم ہے کہ تم خانہ نشین رہنا۔ (جلاء العیون بحوالہ دلائل المسائل ص ۲۷)

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے لئے بہتر ہے ان لوگوں سے جو کہتے ہیں (جو میرے شیعہ ہیں)

(احتجاج طبرسی ص 290)

سیدنا امام جعفر رضی اللہ عنہ:

آپ نے فرمایا اگر میرے شیعہ پورے سترہ ہوتے تو میں جہاد کرتا۔

(اصول کافی ص 596)

معلوم ہوا کہ آپ کو 17 مومن شیعہ بھی نہ ملتے تھے۔

مذہب شیعہ میں حضرت شیخ الاسلام علامہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ
''کافی'' سے عربی عبارت و ترجمہ تحریر فرماتے ہیں۔ ترجمہ: یعنی ابو بصیر نے (جو حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا خاص الخاص شیعہ) حضرت امام جعفر صادق رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں ہمیں ایک ایسا لقب دیا گیا
جس لقب کی وجہ سے ہماری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے اور جس لقب کی وجہ سے
ہمارے دل مردہ ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ سے حاکموں نے ہمیں قتل کرنا مباح اور
جائز قرار دیا ہے۔ وہ لقب ایک حدیث میں ہے جس حدیث کو ان کے فقہانے
روایت کیا ہے۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رافضہ
کے متعلق حدیث؟ ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ امام صاحب نے
فرمایا کہ خدا کی قسم ان لوگوں نے تمہارا نام رافضی نہیں رکھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام
رافضی رکھا ہے۔

نیز رجال کشی ص 194 پر ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ یہ ایسی قوم ہے جو گمان کرتی ہے کہ میں ان کا امام ہوں۔ خدا کی قسم میں ان کا
کوئی امام نہیں کیونکہ وہ لوگ اللہ کے ملعون ہیں۔ جتنی دفعہ بھی میں نے عزت کا سامان
مہیا کیا۔ تو ان لوگوں نے اس کو خراب کیا ہے۔ اللہ ان کی عزت کو خراب کرے۔ میں
کچھ کہتا ہوں تو یہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ میری مراد ظاہری الفاظ سے ہے۔ میں صرف
انہی لوگوں کا امام ہوں جن لوگوں نے میری صحیح معنی میں تابع فرمانی کی
ہے۔............ (ص 198)۔

امام جعفر فرماتے ہیں کہ رات کو جب میں سوچتا ہوں تو سب سے زیادہ دشمن
انہی لوگوں کو پاتا ہوں جو ہماری محبت و تولّی کا دم بھرتے ہیں۔

امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ:

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ نے جو آیات منافقین کے بارے میں نازل فرمائی ہیں۔تو ان منافقین سے مراد وہی لوگ جو اپنے آپ کو شیعہ بیان کرتے ہیں۔

(رجال کشی ص 193)

امام حسن، امام حسین، امام زین العابدین، امام باقر، امام کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی ان سے نفرت و بیزاری کا اظہار فرماتے ہوئے رد کیا۔

(ملاحظہ ہو ناسخ التواریخ اصول کافی جلاٗ العیون)

شیعہ کی چند مشہور اقسام

چند مشہور اقسام:

علویہ، ابدیہ، شیعہ، زیدیہ، عباسیہ، امامیہ، متناخیہ، ناوسیہ، لاعقبہ، واجیہ متربصیہ، اسحاقیہ، ذمیہ، زراریہ، شیطانیہ، یونیہ، (آخر الذکر چار کے بارے اسی باب میں عقائد کی فصل میں ملاحظہ ہو) سبائیہ، غرابیہ، زیدیہ، امامیہ، اثناعشریہ، اسماعیلیہ، نصیریہ، آغاخانی، بوہریہ۔

سبائیہ:

یہ ابن سبا یہودی کے پیروکار ہیں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن سباو پیروکاران کو سمجھایا نہ سمجھنے پر ابن سبا کو جلاوطن، باقی ساتھیوں کو آگ میں ڈالا۔ اس پر وہ مزید پختہ ہو گئے آگ جلانا تو خدا کا کام ہے۔ نیز ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید نہیں کئے گئے بلکہ ایک شیطان ان کی شکل پر تھا۔ ابن ملجم نے اسے مارا، وہ (ابن سبا) کہا کرتا کہ علی بادل میں ہیں۔ بادل کی کڑک ان کی آواز ہے اور بجلی آپ کی مسکراہٹ ہے، سبائیہ فرقہ کے لوگ جب بادل گرجنے کی آواز سنتے ہیں تو کہتے السلام علیک یا امیر المومنین۔ نیز یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات علی میں حلول کر آئی ہے۔

(معاذ اللہ)

بعض آسمانی بجلی کو ان کی روشنی کہتے ہیں۔ (ص 207 انوار نعمانیہ)

غرابیہ:

ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شکل وصورت میں اس قدر مشابہت تھی جیسے ایک کوے کو دوسرے کوے سے ہوتی

ہے۔ اسی مشابہت کی وجہ سے جبرائیل علیہ السلام سے غلطی ہوگئی۔ ان کو علی کی طرف وحی دے کر بھیجا گیا تھا مگر وہ امتیاز نہ کر سکے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ یہ لوگ حضرت علی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتے تھے۔

عربی میں کوے کو غراب کہتے ہیں۔ اس لئے انہیں غرابیہ کہتے ہیں کہ کوے کی مثال ان گمراہوں نے دی۔

زیدیہ:

یہ لوگ بہ نست دیگر فرقوں کے اہل سنت کے قریب تھا، اور معمولی اختلاف رکھتا تھا، بعد کے زیدیہ دوسرے شیعی فرقوں سے مغلوب ہو کر روبہ گمراہی ہوگیا۔ یمن کے زیدیہ اپنے اسلاف زیدیہ کے بہت قریب ہیں اور وہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

(المذاہب الاسلامیہ ابوزہرہ مخصری)

امامیہ:

ان کے بقول حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نص قطعی اور یقین کامل سے ثابت ہوچکی ہے نیز یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد ان کی اولاد میں سے صرف وہ اولاد اوصیاء میں شمار ہوگی جو حضرت فاطمہ کے بیٹے امام حسن اور امام حسین کی نسل سے ہو۔ (المذاہب اسلامیہ)

اس حد تک یہ عقیدہ ان کے ہاں اجماعی ہے اس کے بعد یہ لوگ مختلف الخیال ہو کر بہت سے فرقوں میں بٹ گئے۔ بعض نے 70 سے زائد انہیں کے فرقے بتائے ہیں۔ دو مشہور اثنا عشریہ، اسماعیلیہ ہیں۔

اثنا عشریہ:

جب امامیہ فرقہ کہا جاتا ہے تو اس سے مراد اثنا عشریہ ہوتا ہے۔ یہ فرقہ 256ھ میں ظاہر ہوا۔ یہ کہتے ہیں کہ جب امام حسن عسکری بن علی نقی نے وفات پائی تو

اپنا پانچ برس کا ایک لڑکا محمد نامی، سوسن یا نرجس کنیز کے شکم سے چھوڑا جو جمعہ 15 شعبان 255ھ رات کے وقت پیدا ہوا تھا یہی مہدی موعود اور خاتم الائمہ ہیں۔

خلیفہ معتمد علی اللہ عباسی کے عہد میں آٹھ یا نو برس کی عمر میں سامرہ یا سر من رائی (شرقی دجلہ پر آباد ایک شہر) میں اپنے والد کے گھر ایک تہ خانہ Basement میں داخل ہوئے پھر لوٹ کر نہ آئے۔ ان کے نزدیک رجعت پر ایمان لانا واجب ہے۔

یعنی امام محمد مہدی صاحب الامر ظہور اور خروج فرمائیں گے امام حسن عسکری کے ماننے والے 12 امام مانتے ہیں۔ اس لئے اثنا عشریہ (12 والے) کہا جاتا ہے۔ یہ 14 معصوموں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ان 14 سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدتنا زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مذکورہ 12 امامین ہوتے ہیں۔ بعض علمائے محققین اہل سنت لکھتے ہیں کہ ان 14 معصوموں سے ان کی مراد آئمہ کے وہ بچے ہیں جو شکم مادر میں ہی مر گئے یا بچپن میں شہید کر دیئے گئے۔

(۱) محسن بن علی کرم اللہ وجہہ الکریم (۲) عبداللہ بن امام حسن۔ (۳) جعفر بن امام حسن (۴) قاسم بن امام حسن (۵) حسین بن امام زین العابدین (۶) صالح بن محمد باقر (۷) علی اصغر بن محمد باقر (۸) عبداللہ بن جعفر صادق (۹) یحییٰ بن جعفر صادق (۱۰) صالح بن موسیٰ کاظم (۱۱) طیب بن موسیٰ کاظم (۱۲) جعفر بن محمد نقی (۱۳) جعفر بن حسن عسکری (۱۴) قاسم بن محمد مہدی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مذاہب اسلام ص 418)

اعتقادات باطل:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو خلیفہ بلافصل مانتے ہیں۔ امام کو انبیاء کی طرح معصوم اور مامور من اللہ مانتے ہیں اور امام کا مقام نبی کے لگ بھگ مانتے ہیں

اور متعہ کی حلت (حلال) ہونے کے قائل ہیں۔

اسماعیلیہ:

اسماعیل بن جعفر کی طرف منسوب ہے۔ یہ لوگ امامین کے بارے میں امام جعفر صادق تک اثنا عشریوں کے ساتھ متفق ہیں اور یہ اسماعیل بن امام جعفر صادق کو اپنا امام مانتے اور وہ موسیٰ کاظم بن جعفر صادق کو امام کہتے۔ یہاں سے راہیں جدا جدا ہو گئیں۔ ان کے نزدیک خلافت اسماعیل سے منتقل ہو کر محمد مکتوم کو ملی اور اس کے بعد ان کے بیٹے جعفر صادق پھر ان کے بیٹے محمد حبیب ان کے بعد عبداللہ مہدی المعروف ملک المغرب امام ہوئے۔ اس کے بعد ان کی اولاد مصر کی بادشاہ ہوئی اور یہی فاطمی کہلائے۔ اس فرقہ کو باطنیہ اور باطنین بھی کہا جاتا ہے اور یہ لقب ان کو اس لئے ملا کہ یہ اپنے اعتقادات لوگوں سے چھپاتے اور یہ لوگ مزید شاخوں میں بٹ گئے۔ ایک فرقہ حشاشین (بھنگ نوش) ہے اور ایک فرقہ نصیریہ بھی ہے۔

بقول غیاث اللغات کے ایک اسماعیلی فرقہ بھی ہے جو گھوڑے کے آلے کی عبادت کرتے ہیں نا معلوم یہ فرقہ کون سا ہے کس زمانے میں ہوا اور کہاں تھا؟

واللہ ورسولہ اعلم

نصیریہ:

نصیری حضرت علی کو اللہ (خدا) قرار دیتے تھے اور ان کی موت کے قائل نہ تھے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متحد ہو گیا ہے یا ان میں حلول کر گیا ہے۔ اس لئے ان کو علی اللهیان بھی کہتے ہیں۔ بمطابق ان کے عقیدے کے اہل بیت کو معرفت علی الاطلاق ملتی ہے یہ فرقہ شیعہ فرقوں کے افکار ونظریات کا معجون مرکب تھا۔ انہوں نے سبائیہ سے حضرت علی کی الوہیت اور ان کے خلو دور جعت کا عقیدہ لیا اور باطنیہ سے شریعت کا ظاہر و باطن کا مسئلہ سیکھا۔ ان کا عقیدہ قرآن عمل کے قابل نہیں۔

مصحف علی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا وہ یہ نہیں۔ بلکہ یہ خلفاء ثلاثہ کی تصنیف ہے بعض اسے صحیفہ عثمانی کہتے ہوئے اس کے پڑھنے سے باغی ہیں۔ نصیری فرقہ میں بہ نسبت دیگر شیعان کے زیادہ نقصان پہنچایا۔ جب صلیبی حملہ آوروں نے بلاد شام اور پھر دیگر اسلامی ریاستوں کو تاخت و تاراج کیا تو انہوں نے مسلمانوں کے خلاف صلیبیوں کا ساتھ دیا۔ جب صلیبی اسلامی علاقوں پر مسلط ہو گئے تو انہوں نے ان کو اپنا مقرب خاص بنایا اور بڑے بڑے عہدے پیش کئے۔ سلطان نور الدین زنگی، سلطان صلاح الدین ایوبی اور دیگر سلاطین ایوبیہ رحمھم اللہ تعالیٰ کے عہد اقتدار میں باطنیہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ان کے عہد حکومت میں انکا کام صرف یہ تھا کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے قائدین کے خلاف سازشیں کرتے اور ان کے خلاف مکروفریب کا جال پھیلانے میں مصروف رہتے تھے۔

اس کے بعد جب تاتاریوں نے ملک شام پر دھاوا بولا تو فرقہ نصیریہ نے ان کی نصرت وحمایت جس طرح اس سے پہلے انہوں نے صلیبوں کی امداد کی تھی۔

باطنیہ نے مسلمانوں کی خون ریزی اور قتل و غارت میں جہاں تک ہوسکتا تھا سفاک تاتاریوں کا ساتھ دیا۔ جب تاتاریوں نے غارت گری سے دم لیا تو باطنیہ پہاڑوں میں جا چھپے اور مسلمانوں کو تہس نہس کرنے کیلئے کوئی اور منصوبہ سوچنے لگے۔

اس کے بعد سلطان فتح علی ٹیپو کے وقت میں غداری کرنے والے میر جعفر، میر قاسم شیعہ تھے۔ صدام حسین کے وقت میں 90 کی جنگ میں کردوں نے بغاوت کی کرد شیعہ مذہب ہیں۔

آج بھی عراق کے باغیان اپنے جلسے وجلوس پر ماتم کرنے پر 30 سال بعد اجازت پا کر باغی ہو گئے۔ ایک فضول رسم کی خاطر تمام زندگی اور آئندہ نسل کو یہود و نصاریٰ کی غلامی میں دے دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیعہ کردوں کا قیامت سے قبل اپنی غلط کاریوں کی بنا پر بندر بننا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ المختصر شیعہ قوم مسلمانوں کی غدار ہے اور خود جہاد کی قائل نہیں ہے۔ اللہ تعالٰی ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

آغا خانیہ:

اس کو قرامطہ اور باطنیہ بھی کہتے ہیں۔

یہ غالباً اسماعیل شیعہ کی شاخ حشاشین سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنی عبادت و عقائد دوسرے لوگوں سے چھپاتے ہیں آغا خان کو امام تسلیم کرتے ہیں۔ پاکستان کے شمال میں ان کی اکثریت ہے۔ یہ لوگ آمدنی کا دسواں حصہ آغا خان کو دیتے ہیں۔ اس نذر کو دسوں کہتے ہیں۔ یہ لوگ آغا خان کو اگرچہ خدا نہیں سمجھتے لیکن اس کو دنیا میں خدا کا قائم مقام سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اس میں حضرت علی کا نور ہے۔ جو امام زندہ و موجود اس کو حاضر امام کہتے ہیں۔ یہ امام 19-21-23 رمضان المبارک کو نماز پڑھاتا ہے۔ اس کے سوا یہ کبھی نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خدا کا دسواں اوتار (جسم) کہتے ہیں۔ علی کو خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیغمبر (معاذ اللہ)۔

یہ قرآن کو نہیں مانتے۔ آب شفا (کربلا کی خاک کے ساتھ ملا ہوا پانی) معتقدین کو دیا جاتا ہے اور وہ ثواب حاصل کرنے کے لئے اپنے حاضر امام کو روپیہ دیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے جماعت خانے میں ایسے کارڈ اپنے سروں پر رکھتے ہیں۔ جن پر پنجتن (حضرت محمد، علی، فاطمہ، حسن، حسین) کے نام لکھے ہوتے ہیں۔ ان کے پیر بھی ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں ان کے پہلے پیر صدر الدین گزرے ہیں۔ جس نے ''گناں'' اور ''دیسا اوتار'' دو کتابیں لکھیں جو اس مذہب کی مقدس کتابیں ہیں۔

کھاتہ دوکانداری میں بسم اللہ کی بجائے ہندوں کی طرح ''اوم'' لکھتے ہیں۔

ان کا کلمہ شہادت:

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ و اشھدان علی اللہ۔

وضو ضروری نہیں سمجھتے کہتے ہیں کہ دل کا وضو ضروری ہے پنجگانہ نماز کے منکر ہیں۔ روزہ صرف کان، آنکھ، زبان کا ہوتا ہے۔ کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے۔ جو صبح دس بجے کھولا جاتا ہے وہ بھی اگر رکھنا چاہیں فرض نہیں ہے۔ حج کی بجائے امام حاضر کا دیدار کافی سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے۔

زکوۃ کے منکر ہیں:

زکوۃ کی بجائے اپنی آمدنی میں دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے فرض سمجھ کر جماعت خانوں میں دیتے ہیں۔ گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے۔ نیز گھٹ پاٹ یعنی گندہ پانی چھڑکانے یا پینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (سر) آغا خان کی تصویر کی عبادت کرتے ہیں۔ ہندو اوتار کرشن کی صورت اپنے عبادت خانہ میں رکھی ہے۔ آغا خان کے اندر خدا کے حلول کے قائل ہیں۔

آخری کلمہ یاشاہ کریم الحسنی انت الامام الحاضر الموجود سجود اللھم انت سجود وطاعتی آغا خان بالاتفاق خارج از اسلام ہے۔ وہ خود بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہی نہیں اس لئے انہوں نے کہیں مسجد نہیں بنائی بلکہ ان کے جماعت خانے ہوتے ہیں۔

مولانا وقار الدین علیہ الرحمۃ سے آغا خانی کے بارے دو سوال کیے گئے تو آپ نے جواباً فرمایا۔

(۱) آغا خانی تو خود ہی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور حقیقتاً نہ ہی ان کا اسلام

سے کوئی تعلق ہے ان دونوں گروہوں (اثنا عشریہ، آغا خانی) سے مسلمانوں کے جیسا کوئی تعلق اور برتاؤ جائز نہیں۔

(۲) خواجہ اسماعیلی فرقہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی انہوں نے کہیں مسجد بنائی ہے۔ بلکہ جماعت خانے بنائے، جن میں شام کے وقت مردوعورت تفریح کر لیتے ہیں۔

کئی سال پہلے بلتستان سے ایک متفقہ فتویٰ آغا خانیوں کے متعلق چھپ چکا ہے کہ آغا خانی غیر مسلم ہیں۔

بوہریے:

یہ اسمٰعیلی ہی ہیں۔ ان میں دو گروہ ہیں۔ اسماعیلی بوہریہ اور داؤدی بوہریہ۔ یہ کراچی میں عام ہیں۔ ان کا اصل ماخذ مصر ہے اور ان کی پیداوار 2 صدی قبل انگریزوں کی تعلیم و تلقین سے ہوئی۔

(کراچی سے مولجی طٰہٰ کی کتاب میں ان کا مکمل تعارف ہے)۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے ان کے بارے استفسار ہوا تو فرمایا بوہرے کہ اسمٰعیلی رافضی ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ مزید ایک جگہ فرمایا۔ بوہرے رافضی مرتد ہیں۔ فتاوی رضویہ ص۱۰۴۔ اس کے برعکس **بمطابق**

کند ھم جنس باہم جنس پرواز:

دیو بندی ملاں احتشام الحق تھانوی نے اس کے لئے قرآن خوانی و فاتحہ خوانی کی دعائے مغفرت کی۔ تعزیتی اجتماع میں شریک ہوئے اور تقریر کرتے ہوئے آغا خان کو اسلام کا محسن کہا۔ بحوالہ مولانا کوکب نورانی دام ظلہ

مزید تحقیق:

مولانا کوکب نورانی فرماتے ہیں کہ پاکستان کے بڑے بڑے اخبارات کے:

تراشوں پر مشتمل میرا شائع کردہ رسالہ ''اپنی ادا دیکھ'' میں یہ ثبوت ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ میرے پاس تمام ریکارڈ محفوظ ہے۔

ناصبیہ:

یہ گروہ بھی مرتدوں و گستاخوں کا ہے اور یہ یزید پلید کو مانتا ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے یزید پلید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا۔ یزید بے شک پلید تھا اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے اور اسے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۱۴)

پاکستان میں دیوبندی، اہلحدیث مذہب والوں نے بھی ناصبی مذہب اپنایا ہے۔ اس کے بعد مولوی ابوصہیب رومی مچھلی شہری فاضل دارالعلوم دیوبند کی کتاب ''شہید کربلا اور یزید رحمہما اللہ'' بالکل اسی طرح لکھا ہے اور ابوسفیان اکیڈمی کراچی کی شائع ہے۔

پرنٹ لائن پر نام کتاب

''شہید کربلاؓ اور یزیدؒ''

ملنے کے پتے

سید بک الحسنی 84/اے کریم سنٹر صدر کراچی

عثمانیہ اکیڈمی 16/4 کراچی نمبر 18

مکتبہ علم وحکمت سوتر منڈی لاہور

امام حسین کو معاذ اللہ باغی اور ظالم یزید کو امیر المومنین خلیفہ المسلمین پیدائشی جنتی ہیں (محمد دین بٹ لاہوری کی رشید بن رشید) جس پر 22 خارجی علماء کی تحقیقات و تصدیقات تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ محمود نامی (گستاخ امام

حسین) امروہہ ضلع مراد آباد کا تھا۔ Partition پر پاکستان آیا۔ اس نے کتاب ''خلافت معاویہ ویزید'' میں یزید کو امیر المومنین لکھا اور امام حسین کو باغی لکھا۔ کتاب عوام کے احتجاج پر ضبط ہوگئی اور نشر و اشاعت جرم ہوگئی۔ علماء حق کے نزدیک گمراہ، بد مذہب ہے۔

(ملخصاً فتاویٰ فیض الرسول جلد اول)

فتاویٰ مظہریہ (از مولانا مفتی مظہر اللہ دہلوی والد مرحوم مسعودِ ملت ڈاکٹر مسعود احمد پی ایچ ڈی ماہر رضویات) میں اس کا مدلل اور مسکت کافی وشافی جواب ہے۔

اسی طرح صلاح الدین غیر مقلد نے ''ماہ محرم الحرام اور موجودہ مسلمان'' میں بڑی تفصیل سے اس کو رحمۃ اللہ علیہ و امیر المومنین ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

یاد رہے یہ صلاح الدین ''ہفت روزہ الاعتصام'' کا مدیر ہے۔

پاکستانی ناصبیوں کی کہانی ان کی اپنی زبانی

علامہ عباسی کے تاریخی مقالات ''الحسین پر تبصرے'' کے عنوان سے ماہنامہ ''تذکرہ'' کراچی میں نومبر 57ء سے اکتوبر 58ء تک بالاقساط شائع ہوئے۔ جنھیں بعد میں ''خلافتِ معاویہؓ و یزیدؒ'' کے نام سے مئی 59ء میں کتابی صورت دے دی گئی۔ ان حالات میں دین اور عظمتِ اسلاف کے نام پر استیصال پسند طبقے تو ہر ممکن کوشش کرتے رہے کہ اپنے زیرِ اثر سیدھے سادھے لوگوں کو اندھی تقلید اور اشخاص پرستی کی بھول بھلیوں میں پھنسائے رکھیں لیکن حقیقت پسند و بالغ نظر علماء اور دانشوروں نے بعد کی لکھی ہوئی تاریخی کہانیوں سے قطع نظر کرتے ہوئے تاریخی روایات کی قدیم کتابوں اور اصل ماخذ کی جانب مراجعت اختیار کی تاکہ گروہی ذہنیت اور دھڑے بند دائروں سے بالاتر ہو کر سچی حقیقت کا کھوج لگایا جا سکے۔ برصغیر کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ اربابِ فکر و نظر نے ایک وسیع پیمانے پر تاریخ کے قدیم ماخذ کی چھان بین اور بہ دقتِ نظر ورق گردانی کی۔ دینی مدارس میں چونکہ فن تاریخ کو عموماً شجر ممنوعہ گمان کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان مدارس کے تعلیمی نصاب میں شعر و ادب، فقہ و اصول فقہ، تفسیر و حدیث، منطق و فلسفہ سب ہی کچھ ہے لیکن فن تاریخ کو نصاب میں شامل نہیں کیا جاتا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ عربی مدارس کے علماء و فضلاء فن تاریخ پر توجہ دینے کو اضاعتِ اوقات کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، لیکن علامہ عباسی کی تاریخی تحقیق منظرِ عام پر آ جانے پر یہ حضرات بھی مجبور ہوئے کہ تاریخی کتب سے دینی مدارس کی الماریوں کو زینت بخشیں اور ان کے مطالعہ و تحقیق پر باقاعدہ توجہ دیں۔ صدیوں سے ذہنوں میں بسے ہوئے تصورات کی تنقیح و تطہیر یکدم نہیں ہوا کرتی۔ اس کے لئے طویل مدت اور وسیع جدوجہد درکار ہوتی ہے۔

بحمد اللہ تطہیرِ تاریخ کے سلسلہ میں ابتداءً غوغا آرائی کے تھوڑے عرصہ میں علامہ کی روشن کردہ شمع سے دوسرے چراغ بھی منور ہوتے چلے گئے۔ اس سلسلہ کی تفصیلات آئندہ کسی فرصت پر چھوڑتے ہوئے چند کتابوں کی نشاندہی اور اقتباسات پر اکتفا کیا جاتا ہے جو خود ممتاز علماء دین کی ارقام فرمودہ ہیں مستزاد یہ کہ علمائے کرام کی صف اول کے ممتاز و منفرد حضرات نے ان پر تقاریظ و تصدیقات لکھ کر علامہ عباسی کے تاریخی موقف پر مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے۔

اول: ''حضرت معاویہؓ کی سیاسی زندگی'' مؤلفہ علی احمد عباسی۔ شائع کردہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی۔ اس کتاب پر خطیب العصر مولانا احتشام الحق تھانوی مہتمم دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو اللہ یار سندھ، نے کئی صفحات پر مشتمل تحسینی مقدمہ تحریر فرمایا۔ اختتامِ مقدمہ میں موصوف ارقام فرماتے ہیں کہ:

''اس کتاب کے مؤلف سید علی احمد عباسی صاحب نے ان تمام گروہوں سے الگ ہو کر صرف ان حقائق کو رقم کرنے کی سعی بلیغ فرمائی ہے جو فنِ تاریخ کی رو سے صحیح تسلیم کیے جانے کے قابل ہیں۔ اور پھر جس عالمانہ انداز میں مؤلف نے واقعات پر تبصرہ کیا ہے۔ وہ ہر اعتبار سے قابلِ تحسین ہے''۔ (ص ۵)

مذکورہ بالا کتاب اگرچہ از اول تا آخر تاریخی اہمیت کی حامل اور لائق مطالعہ ہے تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس سے ایک اقتباس نذرِ دوستاں کرتے چلیں۔

امیر المومنین یزید کے متعلق ہمعصر اکابر ملت کی رائے نہایت قوی اور معتبر اسناد سے جو معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ انہیں ایک جلیل القدر اور تقویٰ شعار عالمِ دین اور امام امت سمجھتے تھے۔ (حضرت معاویہؓ کی سیاسی زندگی ص ۲۹۸)

دوئم: ''خلافت و ملوکیت، تاریخی و شرعی حیثیت'' تالیف حافظ صلاح الدین یوسف مکتبہ سلفیہ لاہور، کے توسط سے قوم تک پہنچنے والی یہ اہم کتاب مشہور و معروف اہلِ

حدیث بزرگ مولوی عطاء اللہ حنیفؒ کے پیشِ لفظ اور شیخ الحدیث مولوی محمد یوسف بنوری بانی و مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی نمبر 5 کے مقدمہ سے مزین ہے۔

ذہن نشین رہے کہ اس محققانہ تالیف پر حضرت شیخ بنوری مرحوم کے ارقام فرمودہ مقدمہ کا تذکرہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کے مسلکی و علمی آرگن ماہنامہ ''بینات'' کے بنوری نمبر محرم تاربیع الاول 1298ھ کے شمارے میں ص 77، 1626 اور اسی ادارے کی طرف سے شائع کردہ کتاب مقدماتِ بنوریہ میں بھی موجود ہے، ان تعارفی الفاظ کے ساتھ اس وقیع اور قابلِ قدر تالیف سے مندرجہ ذیل عبارت پیش خدمت ہے۔

''حضرت معاویہؓ نے اپنے ایک ایسے بیٹے کو خلافت کے لئے نامزد کیا، جو ایک جلیل القدر خلیفہ اور صحابیِ رسول کا بیٹا اور پروردہ تھا، دینی علوم سے واقفیت دین کا درد اور سیاسی امور کو سمجھنے کی صلاحیت و اہلیت ورثے میں اس کو ملی تھی۔ نیز اس سے قبل وہ متعدد معرکوں میں فوجوں کی کمان بھی کرتا رہا تھا۔ خود حضرت حسنؓ و حسینؓ اور دیگر صحابہ اس کی زیرِ قیادت جنگوں میں شریک ہو چکے تھے اور وہاں یزید کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے، حضرت ابوایوب انصاریؓ جیسے جلیل القدر صحابی نے غزوۂ قسطنطنیہ میں یزید کو اپنا وصی بنایا اور یزید ہی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(خلافت و ملوکیت، تاریخی و شرعی حیثیت ص 421 و ص 422)

سوئم: اس سلسلہ کی تیسری کتاب ہے ''سیدنا معاویہؓ، شخصیت اور کردار'' جس کے مؤلف جناب حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی ہیں۔ ادارہ معارفِ اسلامیہ مبارکپورہ سیالکوٹ سے شائع ہونے والی اس ضخیم کتاب پر تعارف لکھا ہے۔ شیخ التفسیر مولانا امین احسن اصلاحی نے اور تقریظ ارقام فرمائی ہے جامعہ مدینہ لاہور کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا حامد میاں نے نیز اس کتاب پر مندرجہ ذیل علمائے کرام نے بھی تصدیقی و تحسینی آراء

لکھی ہیں۔

☆ شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانیؒ سابق شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ ٹنڈو الٰہ یار سندھ۔

☆ علامہ شمس الحق افغانی، سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند و جامعہ اسلامیہ بہاول پور

☆ استاذ العلماء امام اہلسنت مولانا محمد اسحاق، صدیقی سابق شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ و ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم اسلامیہ کراچی نمبر ۵

☆ مولانا عبدالکبیر شیخ الحدیث جامعہ قرآنیہ عربیہ لال باغ ڈھاکہ۔

☆ مولانا سمیع الحق بن شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔

☆ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

یہ تمام تقاریظ و آراء مذکورہ بالا کتاب کے حصہ دوم کی ابتداء میں چھپی ہوئی موجود ہیں۔ من یشاء فلیراجع۔ زیر گفتگو کتاب کی عبارات نقل کرنے سے پہلے حضرت قاری طیب صاحب کے تحریر فرمودہ چند جملے ملاحظہ ہوں۔

کتاب "سیدنا معاویہؓ" مصنفہ عالی قدر مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی احقر نے اول سے آخر تک پوری پڑھی اور اس کی دلچسپ تعبیر بلاغت بیانی اور تسلسل واقعات کے سبب پورا پڑھے بغیر چارہ کار بھی نہ تھا۔ کتاب مسئلہ مشاجراتِ صحابہ اور سیرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں تاریخ، تفسیر اور حدیث کی روایات کا نچوڑ اور صحتِ فکر کا مرقع ہے۔

کتاب ماشاء اللہ محققانہ سنجیدہ اور اپنے موضوع میں کامیاب اور قابلِ قدر ہے۔ حق تعالیٰ مصنف کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سعی کو قبول فرما کر مقبولِ عام بنائے۔ "آمین"

محمد طیب

مہتمم دارالعلوم دیوبند...... ۱۶ شعبان ۱۳۸۷ھ

اب محترم قاری طیب صاحب نیز مذکورۃ الصدر دیگر اکابر لائے کرام کی

مصدقہ و پسند کردہ اور بقول مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک ''اہل سنت والجماعت کے مسلک کی صحیح ترجمان'' کتاب میں بھی ایسے بودے دلائل دیئے ہیں۔

اس کتاب کی تصدیق و توثیق کرنے والے بزرگوں میں سے حضرت قاری محمد طیب صاحب نے ابتداء 1397ھ میں ''شہید کربلا اور یزید'' نامی ایک تردیدی رسالہ بھی لکھا تھا۔ اس رسالہ کی تالیف سے 8سال بعد 1387ہجری میں اختیار کردہ اس تائیدی موقف کے پیش نظر اگرچہ اس کی کوئی علمی اہمیت و حیثیت باقی نہیں رہ جاتی لیکن سبائی ناقوس بردار اور ان کے زیرِ اثر یا ممنونِ احسان بعض حلقے اس منسوخ و مرجوع رسالہ کے ذریعہ غلط اور گمراہ کن تاثر دینے میں دن رات مصروف ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ بزرگوں کے نام کی چاشنی ملا کر اس گمراہ کن زہر کا تریاق بھی قوم کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ و بن حیّ عن بینۃ۔

زیرِ نظر کتاب ''شہیدِ کربلا اور یزید'' مؤلفہ مولوی ابو صہیب رومی فاضل دیوبند'' میں انہیں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہے۔ جو محترم قاری طیب صاحب کی جانب منسوب رسالے کی آڑ لے کر پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں ہر دو متعلقہ کتابوں کے صفحات و عبارات ملانے کے لئے درج ذیل ایڈیشن کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

اول: خلافتِ معاویہؓ و یزیدؒ

تالیف: شیخ الاسلام علامہ محمود احمد عباسی مرحوم۔ طبع چہارم

شائع کردہ: مکتبہ محمود کراچی۔ جون 1962ء

دوم: شہیدؓ کربلا و یزید

تالیف: مولوی قاری محمد طیب، مہتمم دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ: ادارہ اسلامیات لاہور 1976ء

تجلیات: بسلسلہ خلافتِ معاویہؓ ویزیدؒ کے بعد "ابوسفیان اکیڈمی کراچی" کیجانب سے

پیش کردہ یہ دوسری کتاب ہے۔

ابوالحسین محمد عظیم الدین صدیقی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی نمبر۵

(ان عبارات میں خارجی و وہابی ملاؤں کے نام کے ساتھ مولانا، مرحوم کے الفاظ دانستہ طور پر حذف کیے ہیں نیز ایک دو من گھڑت باتوں کو بھی حذف کیا گیا ہے۔ محشی)۔

شیعہ مذہب کی ابتداء:

یہود کے باب میں آپ عبداللہ بن سبا یہودی کے بارے میں اس کی تحریکات پڑھ چکے ہیں۔ مختصراً یہاں بھی عرض کی جاتی ہے۔

ابن سبا نے سب سے پہلا یہ فتنہ ونظریہ پیدا کیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وصی سیدنا علی مرتضیٰ ہیں۔

دوسرا عقیدہ یہ رائج کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر آئیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب شیعہ لوگ اپنے غائب امام کے منتظر ہیں۔

معتبر شیعہ کی گواہی:

مذہب شیعہ کی معتبر کتاب رجال کشی میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن سبا پہلا یہودی تھا اور حضرت یوشع بن نون وصی حضرت موسیٰ کی شان میں غلو رکھتا تھا۔ جب مسلمان ہوگیا تو حضرت امیر کے متعلق اس نے غلو کیا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علی کی امامت کے عقیدہ کو ثابت کیا اور اس کی اشاعت کی۔ ان کے دشمنوں پر تبرا کیا۔ مخالفین نے عداوت قائم کی۔ انہیں کافر کہا اور اسی وجہ سے شیعہ کے مخالفین کہتے ہیں کہ مذہب شیعہ کے اصول یہودیت سے ماخوذ ہیں۔ (انوار نعمانیہ جلد دوم ص 234، رجال کشی ص 71)

ہندوستان میں شیعت کی ابتداء

شہزادہ سلیم جس نے اپنا نام محمد جہاں گیر رکھا تھا۔ 1605ء میں ہندوستان کا تخت نشین ہوا۔ اس نے عاشق ہو کر مہر النساء مرزا غیاث الدین ایرانی کی بیٹی سے 1611ء میں شادی رچائی وہ بادشاہ کے نکاح میں آ گئی۔ جہانگیر نے اسے نور جہاں کے نام سے موسوم کیا۔ جہانگیر اپنی بی بی نور جہاں کا ایسا عاشق تھا کہ کچہری میں جب تک نور جہاں اندر کھڑکی سے اپنا ہاتھ بادشاہ کی پشت پر نہ رکھتی بادشاہ کا دماغ صحیح نہ رہتا اور کچہری نہ کر سکتا تھا۔ لیکن نور جہاں رافضیہ تھی اس نے ایران سے عبداللہ شوستری[3] کو بلا کر آگرہ کا قاضی بنایا یہ تقیۃً شافعی بنا اور قاضی القضات کے عہدہ پر رہا اس نے ایک کتاب لکھی۔ "المصائب والنوائب" اس میں لکھا۔

زعمر خویش بیزارم کہ نام او عمر دارد

یعنی میں اپنی عمر سے بیزار ہوں کہ اس کا نام عمر ہے یعنیٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جو میری عمر کا نام بھی عمر ہے اس سے تمام شہر میں شور مچ گیا۔ جہانگیر کو خبر ہوئی اس نے بلا کر پوچھا کہ تو نے یہ کیا کہا۔ عبداللہ جانتا تھا کہ جہانگیر نور جہاں کے قبضہ میں ہے۔ صاف صاف کہہ دیا میں رافضی ہوں اب تک تقیہ کرتا رہا ہوں جہانگیر نے کہا کہ اگر تو اپنی عمر ناپاک سے بیزار ہے تو میں بھی نہیں چاہتا کہ تو دنیا میں رہے تلوار اٹھائی قتل کے لئے خود اٹھا۔ نور جہاں نے پیچھے سے دامن کھینچا۔ دامن چھوڑ کر اس کو قتل کر کے نور جہاں سے فرمایا کہ جانِ جہاں جان دادہ ام نہ ایمان دادہ ام۔ میری جان میں نے تجھے جان دی ہے ایمان نہیں دیا۔ خدا جہانگیر کو غریق رحمت کرے جس نے دین کی عزت کو محفوظ کر دیا۔ دین کے محافظوں کی لاج رکھی۔ یہ تھی ہندوستان میں شیعہ کی ابتداء لیکن آج کل شیعہ فقہ جعفری کا نصاب پاکستان کے غیور

مسلمانوں پر ٹھونسنا چاہتے ہیں جس ملک کی رعایا نوے فی صد سنی حنفی مذہب ہے۔ شیعہ آٹے میں نمک کی مثال۔ سبحان اللہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ خدا ہی ہدایت دے۔ (ماخوذ: تذکرۃ الشیعہ مطبوعہ شیخوپورہ)

شیعوں کی توحید

دو خالق؟

پارسیوں (مجوسیوں) کی طرح یہ بھی دو خداؤں کے قائل ہیں۔

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ کے تحت تفسیر منہج البیاں میں لکھا ہے کہ ضلالت کا خالق شیطان ہے۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ ہدایت کا خالق تو اللہ تعالیٰ اور گمراہی کا خالق ابلیس ہے۔ لہذا شیعوں کے دو خالق ہوئے۔

رب کی عمر، جسم (معاذ اللہ):

معراج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کا دیدار کیا، اللہ تعالیٰ کو بعمر 30 سال بھرپور جوان کی شکل میں ملاحظہ کیا۔ اس کا ناف تک کا جسم نرم اور نیچے پتھر کی طرح سخت تھا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو سجدہ کیا۔

(اصول کافی ص 56) (معاذ اللہ)

یاد رہے وقت معراج آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف 51 سال تھی۔ تو اس طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم 21 سال بڑے ہوئے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

فرقہ ذمیہ:

جن کا عقیدہ لا ہ علیا ھوا لا الہ۔ یعنی حضرت علی مرتضیٰ معبود ہیں۔

(انوار نعمانیہ ص 207)

فرقہ زراریہ:

قالو بحدوث الصفات اللہ تعالیٰ وقبل حد وثھالہ لا حیاۃ فلا تکون حنیذحیا ولا عالماو قادر ولا سمیعا ولا بصیرا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہیں اور ان حادث صفات سے پہلے خدا تعالیٰ نہ زندہ تھا نہ عالم نہ قادر نہ سننے والا اور نہ دیکھنے والا۔ (حوالہ مذکورہ)

فرقہ شیطانیہ:

ان اللہ علی صورۃ الانسان وانما یعلم الاشیاء بعد کونھا ۔ بے شک اللہ تعالیٰ انسانی صورت پر ہے اور اس کو تمام چیزوں کا علم اس وقت ہوتا ہے۔ جب وہ معرض وجود میں آجاتی ہیں۔

فرقہ یونسیہ:

ان اللہ تعالیٰ علی العرش تحملہ الملائکہ وھو اقوی من الملائکۃ۔

بے شک اللہ تعالیٰ عرش پر (موجود) ہے جس کو فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے زیادہ طاقتور ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

قرآن پاک کے بارے:

اصول کافی کتاب فضل القرآن ص 671 مطبوعہ نولکشور میں ہے۔

عن ابی عبداللہ قال ان القرآن الذی جاء بہ جبرائیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعہ عشر الف آیہ۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ وہ قرآن جو بذریعہ جبرائیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ سترہ ہزار آیت تھی۔

ایک روایت میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ 70 گز لمبا تھا۔

شیعہ کا اصلی قرآن کہاں؟

اصول کافی جلد اول ص 228 کے مطابق اصلی قرآن امام غائب مہدی کے پاس ہے۔ وہ لائیں گے کب قیامت کے قریب۔ جب اس کی تعلیمات کی ضرورت و اہمیت نہ ہوگی۔ (معاذ اللہ) مطلب یہ کہ اس وقت اس کے احکام و تعلیمات کو ماننے والے لوگ نہ ہوں گے۔

بعض شیعہ کہتے کہ دس سپارے جس میں مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان ہی شان تھی وہ بکری کھا گئی[4]۔

شیعہ کے نزدیک دشمن اہل بیت اہل سنت کیوں ہیں۔ قصور تو بکری کا ہے۔

قرآن میں نقص کے قائل:

فروع کافی کتاب الروضہ ص 61 میں ولا تلتمس دین من لیس شیعتک ولا تجن دینهم فانهم خائنون الذین خانو الله ورسوله وخانوا امانتهم تدری ماخانوا اما نتهم ائتمنوا علی کتاب الله فحرموه وبدلوه۔

موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص تمہارے شیعہ میں سے نہیں ہے اسکے دین کی تلاش نہ کرو۔ اور ان کے ساتھ محبت نہ کرو کیونکہ وہ لوگ خائن ہیں۔ جنہوں نے اللہ رسول سے خیانت کی اور ان کی امانتوں میں خیانت کی ۔ وہ اللہ کی کتاب پر امین بنائے گئے تو انہوں نے تحریف کی اور کتاب اللہ کو بدل ڈالا۔

حیات القلوب جلد سوم ص 41 میں ہے۔

ترجمہ: زمین میں اللہ کی جو چیزیں محترم تھیں۔ قرآن، عترت اور کعبہ قرآن کو ان لوگوں نے تحریف و تغیر کیا کعبہ کو خراب کیا اور عترت کو قتل کیا۔

شیعوں کی تحریف:

عن ابی بصیر عن عبدالله علیه السلام فی قول الله عزوجل ومن

يطع الله ورسوله فی ولایة علی والا ئمه من بعده فقه فازا فوزاً عظیما هكذا انزلت (ص 262 احول كافی)

ولا يه علی والائمه من بعده کا اضافہ کیا۔

یا ایھاالذین اوتوا الكتاب امنوبما نزلت فی علی نورمبینا اس آیت میں فی علی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ (اصول کافی ص 264)

سال سائل بعداب واقع للكافرين فی ولایة علی لیس له من رافع۔ (ص 266 اصول کافی)

اس میں فی ولایة علی کا اضافہ کیا گیا۔

شیعوں کی سورۃ فاتحہ:

الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم ملاک یوم الدين هياک نعبدوياک نستعان نرشد نسبیل المستقيم نسبیل الذين نعمت عليهم سوى المعضوب عليهم ولا الضالين۔

(تذکرہ الائمہ ملا باقر مجلسی ص 21)

(ہر سہ حوالہ جات ''باطل اپنے آئینے میں'' ص 17 سے نقل کیے ہیں)

شیعہ کی توہین انبیاء کرام علیھم السلام:

ترجمہ: ابو نصیر نے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ نے فرمایا۔ اصول کفر 3 ہیں۔ حرص، تکبر، حسد۔

حرص تو حضرت آدم علیہ السلام نے کی کہ جب ان کو درخت سے روکا گیا۔ تو حرص نے اس درخت کا پھل کھانے پر اُکسایا اور تکبر شیطان نے کیا کہ اس کو سجدے کا حکم ہوا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اور حسد حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں نے کیا کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ (اصول کافی ص 517)

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ:

اس عبارت سے معلوم ہوا ہے شیعوں کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام نے معاذ اللہ کفر کا ارتکاب کیا۔ حیات القلوب جلد اول ص 580 سے عبارت کا ترجمہ۔

حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے میری ولایت کو تمام زمین و آسمان والوں پر پیش کیا۔ پس قبول کیا جس نے قبول کیا اور انکار کیا جس نے انکار کیا۔ اور جیسا کہ چاہیے تھا حضرت یونس علیہ السلام نے قبول نہ کیا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے ان کو مچھلی کے پیٹ میں گرفتار کر دیا۔

بحر الجواہر (مذہب شیعہ کی کتاب) ص 217 پر موجود عبارت اور ترجمہ ملاحظہ ہو "باطل اپنے آئینے میں" ص 117 جس سے توہین انبیاء کرام علیہم السلام کا پہلو نکلتا ہے۔

صحابہ کرام و اولیا عظام علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے بارے عبارتیں اور دلائل سے نقل کرنے کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے حذف کیا ہے۔ چونکہ اس بارے تو ان کے فرقہ کا ہر فرد ایسی بک بک و تبراء کرتے نظر آتا ہے۔

دیگر غلط عقیدے:

حضرت صادق مذہب شیعہ کے بانی لکھتے ہیں کہ جو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احکام شریعت لاتے ہیں وہ میں لیتا ہوں اور جس سے وہ روکیں رکتا ہوں۔ آپ کا وہی مرتبہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملا ہے۔ (اصول کافی ص 117) معاذ اللہ۔

تقیہ:

اہل تشیع کی انتہائی معتبر کتاب کافی مصنف ابو جعفر یعقوب کلینی میں مستقل باب تقیہ کے لئے مخصوص ہے اور اس کو اصول دین میں شمار کیا ہے۔

ترجمہ عبارت: یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک شیعہ ابن ابی عمر الاعجمی سے فرمایا کہ دین میں نوے فیصد تقیہ اور جھوٹ بولنا ضروری ہے اور فرمایا کہ جو تقیہ (جھوٹ) نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

دوسری عبارت کا ترجمہ:

یعنی ابن ابی یعفور جو امام عالی مقام صادق علیہ السلام کا ہر وقت حاضر باش خادم تھا۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے مذہب پر خوف رکھو اور اس کو ہمیشہ جھوٹ اور تقیہ کے ساتھ چھپائے رکھو کیونکہ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی ایمان نہیں"۔ (اصول کافی ص 484)

مختصر عقائد ونظریات:

(۱) اللہ تعالیٰ کو اجسام کے مانند جسم والا کہتے ہیں نیز آخرت میں دیدارِ الٰہی کے منکر ہیں۔

(۲) قرآن پاک کے بارے کہ سید عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیگر صحابہ یا اہل بیت رضی اللہ عنہم نے گھٹا دیا، بدل دیا۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں حالانکہ قرآن پاک ان کی بریت دیتا ہے۔

(۳) غیر نبی کو نبی سے افضل کہتے ہیں۔

(۴) اولیاء کی کرامت کے منکر ہیں۔

(۵) اپنے ائمہ کی کرامات کو معجزہ قرار دیتے ہیں۔

(۶) متعہ کو افضل عبادت سمجھتے ہیں۔

(۷) عذاب قبر، سنت تراویح اور موزوں پر مسح کے منکر ہیں۔

(۸) نماز باجماعت واقامت نماز کے منکر۔

(۹) روزہ بادیر کھولنا، نماز مغرب بادیر پڑھنا۔

(۱۰) لفظ واحد سے تین طلاق کے عدم موثر کے قائل ہیں۔

(۱۱) اوصیا (وصی کی جمع) کے علاوہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میرے پاس سارا قرآن ظاہر و باطن سمیت ہے۔

(۱۲) اپنے غلام کے ساتھ بدکاری کرنا، ماں بہن کے ساتھ ریشمی کپڑا لپیٹ کر جماع کرنا۔ (یہ بات نئی کتابوں میں سے نکال دی گئی ہے۔ تحفہ اثنا عشریہ)

(۱۳) ترجمہ مقبول زیرِ آیت لایمسہ الا المطھرون لکھا ہے اماموں کے سوا قرآن کو کوئی بھی ہاتھ لگا سکتا۔

(۱۴) نکاح تین قسم کے ہیں۔ (۱) موید (۲) متعہ (۳) نکاح محرمات سے نکاح کرنے سے حلال ہو جاتی ہے۔

بیٹی کے ساتھ (زنا) سے پیدا ہونے پر حرام زادہ کہنے پر حد قذف لگائی جائے کیونکہ یہ حلالی ہے۔ (فروع کافی ص 252)

شیعوں کے وہم:

شیعہ لوگ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے (10 صحابہ کرام جنہیں جنت کی بشارت دی گئی) 10 کا عدد منحوس جانتے۔ 10 لفظ کا ادا کرنا بھی مکروہ جانتے ہیں۔ گھر کی چھت کے 10 ستون نہیں رکھیں گے۔ دس کڑیاں (بالے) نہیں ڈالتے۔ اسی طرح اپنی مسجد کے 3 دروازے نہیں بناتے۔ 3 سے خلفاء ثلاثہ کی طرف نسبت ہے۔ اس لئے اس کو اپنے گمان میں منحوس جانتے ہیں۔ 4 کے عدد سے بھی بھاگتے ہیں۔ بعض لوگ شیعوں کو جلانے کے لئے روٹی کے چار ٹکڑے کر کے کھاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس طرح اگر اسے کھانے میں شامل کریں گے تو وہ نوالہ نیچے نہ اترے گا۔ واللہ اعلم۔ تجربہ تو نہیں ہوا اللہ تعالیٰ انکے ساتھ کھانا کھانے سے بھی محفوظ رکھے۔ پیر کے دن کو پیر نہیں کہتے بلکہ سوموار کہتے ہیں حالانکہ یہ لفظ سوموار ہنود میں رائج ہے۔

امام غائب کے انتظار میں جہاں اس کو غائب سمجھتے ہیں۔ وہاں کوئی سواری گھوڑا یا خچر ہمیشہ باندھے رکھتے ہیں کہ جب بھی نکلیں اس پر سوار ہوں۔ خود وہاں کھڑے ہو کر پکارتے ہیں یا مولانا اخرج ۔ مولانا نکلو، بعض تو ان کے انتظار میں نماز بھی نہیں پڑھتے، ایسا نہ ہو کہ وہ نکل آئیں اور یہ نماز میں مشغول ہوں اور ان کی خدمت سے محروم رہیں۔ بعض دور دراز ملک سے مشرق کی طرف منہ کرتے ان کو بلند آواز سے پکارتے ہیں۔

امام صاحب نہ خود آتے ہیں نہ قرآن کو کسی کے ہاتھ بھیجتے ہیں۔ (فیاللعجب)

خاص تاریخ کو پڑھے لکھے لوگ بھی درخواستیں لکھ کر کنویں اور دریا میں امام صاحب کے نام چھوڑتے ہیں کہ جلد تشریف لائیے مگر جواب پھر بھی نہیں آتا۔ صاحب عقل جانتا ہے کہ کنواں اور دریا آپس میں ملتا بھی نہیں۔

امام غائب چار برس سے بھاگ کر غار میں چھپے ہیں۔ گیارہ سو برس گزر گئے نہ خود آتے ہیں اور نہ ہی اس قرآن سے عوام الناس کو مستفید ہونے دیتے ہیں جبکہ ضرورت اس وقت ہے۔

4، 5ویں صدی میں دس بیس برس نہیں بلکہ سو سوا برس صحابیوں کی حکومت شان و شوکت کے ساتھ غار سرمن رائے کے ہر چہار طرف ہزاروں میل تک پھیلی رہی۔ امام غائب کے لئے ظہور کا یہ بہترین وقت تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغض و عناد کے سبب سرخ دینوں کا حمیرا نام رکھ کر ان کے بال نوچتے ہیں اور تکلیف دینے کے انداز میں اذیت دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ ہم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تکلیف پہنچا رہے ہیں۔

ان کی توہم پرستی کی وجہ سے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا الشیعۃ نسا ھذہ الامۃ۔ رافضی اس امت کی عورتیں ہیں۔

یہود سے مشابہت:

یہود کے باب میں ان کے عقائد کے ساتھ ان کی مطابقت کریں۔
(تفصیل کے لئے دلائل المسائل از مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی مطبوعہ فرید بکسٹال لاہور ملاحظہ ہو)

چند ایک کا ذکر دلچسپی سے خالی نہیں۔

(۱) بجز اولاد علی کوئی امامت کے لائق نہیں سمجھتے جہاد جائز نہیں جب تک امام مہدی کا ظہور نہ ہو۔
(۲) نماز مغرب ستاروں کو دیکھ کر پڑھتے ہیں۔
(۳) افطاری دیر سے کرتے ہیں۔
(۴) نماز میں قبلے سے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں۔
(۵) نماز میں ہلتے رہتے ہیں۔
(۶) نماز میں سر پر کپڑا دونوں طرفین پر لٹکاتے ہیں۔
(۷) عورتوں پر عدت نہیں سمجھتے۔
(۸) قرآن شریف میں تحریف کے قائل۔
(۹) بام مچھلی، خرگوش، تلی، اونٹ، بطخ کو حرام کہتے ہیں۔
(۱۰) مسح موزہ کے قائل نہیں۔
(۱۱) سر کی دونوں قرنوں پر سجدہ کرتے ہیں۔ جب یہودیوں پر پہاڑ سروں پر معلق ہوا تو انہوں نے سجدہ کیا اور زیادہ دیر گزرنے پر بغیر سر اٹھائے دائیں بائیں دیکھنے لگے۔
(۱۲) نمازیں اکٹھی کر کے پڑھتے ہیں اور تین وقت نماز پڑھتے ہیں۔

مجوس سے مشابہت

خیروشر کے دو خالق جانتے ہیں۔ (حوالہ اوپر گزرا)

(۱) ابولولو فیروز (قاتل سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی تعظیم کرتے ہیں۔

(۲) بابا شجاع الدین کی عید مناتے ہیں۔ بابا شجاع ابولولو کا لقب تھا۔ یہ عید مجوسیوں کی تھی کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا۔

(۳) مجوسی نوروز کی تعظیم کرتے ہیں اور تہوار کے طور پر مناتے ہیں۔ شیعہ حضرات بھی تعظیم کرتے ہوئے تہوار مناتے ہیں۔ (تحفہ اثنا عشریہ)

(۴) متعہ بھی مجوس سے لیا ہے۔ وہ دو نکاح کے قائل ہیں۔ مستقل و غیر مستقل۔

نصاریٰ سے مشابہت:

(۱) عیسائیوں نے انبیا کرام علیہم السلام کی یہود کی طرح دشمنی نہ کی بلکہ افراط سے کام لیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت کے مرتبہ تک پہنچایا۔

اسی طرح شیعوں میں بعض نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے افراط سے کام لیا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام سے افضل سمجھا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ رسالت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تھی۔ جبرائیل امین نے غلطی سے ادھر پہنچادی۔

(۲) بعض نے حضرت علیؓ کو الوہیت کے درجے پر پہنچایا۔ فرقہ سبائیہ کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات علی میں حلول کر آئی ہے۔ عیسائی حالت حیض میں عورتوں سے مباشرت کر لیتے ہیں۔ اس طرح رافضی ان ایام میں عورت کی دُبر (پاخانے کی جگہ) کو استعمال کرتے ہیں اور کچھ رافضی لباس میں بھی عیسائیوں سے مشابہت کرتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام کو دشمن سمجھتے ہیں کہ اس نے وحی حضرت علی پر لانی تھی غلطی کر کے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لائے۔

(۴) قبر میں لحد نہیں نکالتے۔

جب سے یہ مذہب ایجاد ہوا اہل حق ان کی سرکوبی و بیخ کنی بطریق احسن کرتے رہے۔ مگر یہ غدار لوگ چھپ چھپا کے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ یہاں کے چاروں مذاہب کے فقہین نے بھی ان پر گرفت کی۔ اس کے بعد مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''ردِ روافض'' رسالہ لکھا اور 11ویں صدی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے ایک جامع کتاب ''تحفہ اثنا عشریہ'' لکھی ان کو دعوت حق وانصاف دی۔

جب آپ نے یہ کتاب تحریر فرمائی تو شیعان ہند کی طرح ایران میں بھی ہیجان پیدا ہوا۔ ایران سے میر باقر داماد صاحب افق المبین کے خاندان کا مجتہد فریقین کی کتابیں لے کر شاہ صاحب سے مناظرہ کے لئے دہلی پہنچا۔ خانقاہ میں داخل ہونے پر شاہ صاحب نے فرائض مہربانی ادا فرماتے ہوئے قیام کے لئے مناسب جگہ تجویز فرمادی۔ شام کو مولانا فضل حق حاضر ہوئے تو شاہ صاحب کو مصروف مہمان نوازی دیکھ کر کیفیت معلوم کی اور مغرب مجتہد صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ مجتہد صاحب نے پوچھا کیا پڑھتے ہو۔ عرض کیا ''اشارات'' ''شفا'' اور ''افق المبین'' وغیرہ دیکھتا ہوں۔ مجتہد صاحب کو بڑی حیرت ہوئی اور ''افق المبین'' کی کسی عبارت کا مطلب پوچھ لیا۔ علامہ فضل حق نے ایسی مدلل تقریر کی کہ متعدد اعتراضات صاحب اُفق المبین پر کر گئے مہمان نے اعتراضات کی جواب دہی کی کوشش کی تو ان کو جان چھڑانا اور بھی دوبھر ہو گئی۔ جب خوب عاجز کرلیا تو اپنے شبہات کے ایسے انداز میں جوابات دیے کہ تمام ہمراہی علماء بھی انگشت بدنداں ہو گئے۔ آخر میں یہ بھی اظہار کر دیا کہ میں شاہ صاحب کا ادنیٰ شاگرد ہوں اور اظہار معذرت کے بعد رخصت ہو گئے۔ علمائے ایران نے

اندازہ کرلیا کہ جب خانقاہ کے بچوں کے علم وفضل کا یہ عالم ہے تو شیخ خانقاہ کا کیا حال ہوگا۔ چنانچہ صبح کو جب خیریت طلبی مہمان کے لئے شاہ صاحب نے آدمی بھیجا۔ تو پتہ چلا کہ مجتہد صاحب آخری شب دہلی روانہ ہو چکے ہیں۔

(ماخوذ حیات فضل حق خیر آبادی)

خیر آپ نے اس مذہب کا خوب تعاقب کیا اور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے چند فتاویٰ ورسائل فتاویٰ عزیزیہ میں شامل ہیں جو کہ قابلِ مطالعہ ہیں اسی طرح ان حق گویاں کے ہم نوا ''امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے بھی ان پر خوب خوب گرفت کی اور ان کے رد میں کتب رسائل تحریر فرمائے۔

14ویں صدی میں اس مذہب باطل کے رد میں جتنی کتب ورسائل امام اہل سنت کے ہیں اتنے کسی اور کے نہیں۔ اور ان پر شیعہ یا شیعہ نواز ہونے کا الزام لگانے شیطان کے پیارے علماء وفضلا کا بھی دندان شکن مدلل جواب بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ لہذا بالتفصیل ''البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' از استاد العلماء مولانا عبدالحکیم شرف قادری دام ظلہ ملاحظہ ہو۔

یہ مضمون (رافضی ایسے کو خدا کہتے ہیں) ان کی کتب سے ماخوذ کر کے ایسے انداز تحریر میں لائے ہیں کہ عوام سمجھ کر ان سے اجتناب کریں۔

نیز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ساتھ دیگر علمائے اہل سنت نے بھی ان کے رد میں تحقیقی وتنقیدی کتاب زیر قلم کی ہیں فہرست آخر میں ملاحظہ ہو۔ جبکہ غیر اہل سنت مولوی اب شیعہ کو کہتے ہیں کہ ''کافر کافر شیعہ کافر'' اور ان کے اکابر مولوی رشید احمد گنگوہی، اشرفعلی تھانوی، یعقوب نانوتوی وغیرہ ان کو ان کے عقائد سے واقف ہونے پر بھی کافر نہ کہتے تھے۔ لہذا اس دیو بندی ذریت کے نعرہ کے مطابق وہ بھی (اکابر دیو بند) کافر ہوئے۔ (تفصیل کے لئے ہماری کتاب ''پہچان باطل'' اور ''گمراہی کے چند رہنما'' زیر باب شیعہ علمائے دیو بند کی نظر میں ملاحظہ ہو)۔

چند فاتحین شیعت:

ان کے ساتھ علمائے اہل سنت نے مناظرہ کر کے شکست فاش دی۔ گذشتہ صدی میں مناظر اعظم حضرت علامہ مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے کئی شیعہ مناظر مثل محمد اسماعیل گوجروی کو کئی بار شکست عظیم دی۔

اور اس طرح علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے بھی ان جیسے مناظر مثل اسماعیل گوجروی کو کئی بار شکست دی۔

اب جبکہ بقیہ السلف استاد العلماء نائب محدث اعظم مناظر اسلام پیر طریقت رہبر شریعت واستاذی حضرت العلام مولانا محمد عبدالرشید رضوی جھنگوی دامت برکاتہم العالیہ اور ابن مناظر اعظم حضرت مولانا عبدالتواب اچھروی دام ظلہ ان اکابر مناظرین اہل سنت کی صحیح تصویر موجود ہیں۔

قبلہ استاذی فرماتے ہیں کہ سوہاوہ راولپنڈی میں مولوی تاج دین حیدری (شیعہ) سے خلافت کے موضوع پر میرے ساتھ مناظرہ ہوا اور شکست کھا کر فرار ہو گیا۔ اسی طرح آپ نے مناظرۂ گھنگ (ضلع لاہور) میں علامہ مولانا عبدالتواب اچھروی کی معاونت فرمائی۔ وہاں سے رافضیوں کو ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑا۔

اور اسی صدمہ کی وجہ سے مولوی اسماعیل گوجروی شیطان کو پیارا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ ان اہل سنت علماء ومناظرین کا سایہ اہل سنت پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

یہود کی باقیات سے ابن سبا نے مسلمانوں کے درمیان رخنہ اندازی کی۔ اور اس طرح اہل اسلام میں ابن سبا کے پیروکار پھر اہل سنت کا لبادہ اوڑھ کر نئے فرقہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ جن میں کرنل انور مدنی ریٹائرڈ اور اس کا ہم خیال مولوی غلام مہر علی ہے۔

شیعہ کے رد میں علمائے اہل سنت کی چند کتابوں کے نام

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	طابع/ناشر
1	آفتاب ہدایت	مولانا کرم الدین دبیر	لاہور
2	آئینہ شیعہ مذہب	مولانا فیض احمد اویسی	غیر مطبوعہ
3	آئینہ شیعہ نما	مولانا فیض احمد اویسی	بہاولپور
4	ابتدائے ماتم	مولانا غلام رسول نوشاہی	نارووال
5	اختلاف علی ومعاویہ ترجمہ تصحیح العقیدہ	مولانا شاہ حسین گردیزی	کراچی
6	الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	چکوال، لاہور، فیصل آباد
7	ارغام الشیاطین فی متعۃ الشیعین	مولانا عبدالصمد سہوانی	مطبوعہ
8	اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الہند و بیان الشہادۃ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	لاہور
9	افتتاح الہدایت	قاضی فضل احمد لودھیانوی	غیر مطبوعہ
10	افضل المقال فی الرد علی الرافضی الضال	مولانا نور بخش توکلی	لاہور انجمن نعمانیہ
11	ائمہ اطہار کا فرمان متعلق ماتم حسین	مولانا غلام رسول نوشاہی	نارووال

12	ایمان بالقرآن	مولانا غلام رسول نوشاہی	ناروول
13	باغ فدک	مولانا ریاض الحسن شاہ	لاہور
14	البراہین العشرۃ فی اثبات الخلافۃ الراشدۃ المبشرۃ	قاضی محمد گوہر علی علوی	مطبوعہ
15	برق خاطف	مولانا سلامت اللہ کشفی	
16	بم کا گولہ بر رافضی ٹولہ	مولانا نظام الدین ملتانی	لاہور
17	تحفہ اثنا عشریہ	شاہ عبدالعزیز دہلوی	لاہور
18	تحفہ شیعہ (حصہ اول)	مولانا نور بخش توکلی	لاہور
19	تحفہ شیعہ (حصہ دوم)	مولانا نور بخش توکلی	لاہور
20	تحفہ شیعہ	مولانا سید نور اللہ شاہ	سیالکوٹ
21	ترجمہ کوائف شیعہ	مولانا اختر شاہجہانپوری	غیر مطبوعہ
22	ترجمہ تحقیق حواشی تحفہ اثنا عشریہ	مولانا محمد صدیق ہزاروی	غیر مطبوعہ
23	تصفیہ مابین سنی وشیعہ	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی	غیر مطبوعہ
24	تفصیح الشیعہ	مولانا عبدالسلام ہسوی	غیر مطبوعہ
25	چہل حدیث	پیر غلام دستگیر نامی	مطبوعہ
26	حدیث قرطاس	علامہ محمود احمد رضوی	لاہور
27	حقیقت مذہب شیعہ	مولانا نظام الدین ملتانی	
28	خاتم المرسلین	حافظ مظہر الدین	لاہور

29	خلاصہ نہج البلاغۃ	مولانا سید قطب علی شاہ	مطبوعہ
30	خلافت حقہ	مولانا عبدالماجد بدایونی	بدایون
31	خنجر برہان	ابوالبرکات مولانا سید احمد شاہ	لاہور
32	رد شیعہ	مولانا سید قطب علی شاہ محلوی	مطبوعہ
33	رسالہ در رد روافض	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی	
34	رسالہ در رد روافض	مولانا عبدالمجید بدایونی	
35	رسالہ فی اثبات الخلافۃ للمعواتیہ	مولانا جان محمد سیالکوٹی	
36	رسالہ فی الرد علی الشیعہ	مولانا جان محمد سیالکوٹی	
37	سوال و جواب	ابوالحسین احمد نوری	مطبوعہ
38	سیف امامیہ	مولانا سید قطب علی شاہ	مطبوعہ
39	سیف المسلول	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	مطبوعہ
40	شوائظ البرقات فی رد رمی الجمرات	مولانا سید قطب علی شاہ محلوی	لاہور
41	شیعان علی	مفتی عبدالرحیم سکندری	غیر مطبوعہ
42	شیعہ مسلم کشمکش	مولانا سید ہاشمی میاں	سلطان پور المیزان
43	صبح نور	ابوالحسنات علامہ محمد احمد قادری	لاہور

44	صمصام الامامیہ علی عناق الرافضیہ	مولانا نظام الدین ملتانی	
45	غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	مکتبہ قادریہ لاہور
46	فتح خیبر	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	مطبوعہ
47	فیصلہ شرعیہ برحرمت تعزیہ	مولانا مہر دین جماعتی	لاہور
48	گلوگیر ماتم	پیر غلام دستگیر نامی	لاہور
49	مذہب شیعہ	خواجہ محمد قمرالدین سیالوی	سیال شریف گلزار طیبہ (سرگودہا)۔
50	معیار صداقت	مولانا فتح علی شاہ (خلیفہ اعلیٰ حضرت)	بریلی
51	مقیاس خلافت	مولانا محمد عمر اچھروی	لاہور
52	النارالحامیہ لمن ذم المعادیہ	مولانا نبی بخش حلوائی	لاہور
53	ناہیہ عن ذم المعادیہ	علامہ عبدالعزیز فرہاروی	ملتان
54	نصر السنین علی احزاب الشیاطین	مولانا عبدالصمد سہوانی	مطبوعہ
55	نکاح ام کلثوم	مولانا غلام رسول نوشاہی	نارووال
56	ہدایت الاسلام	شاہ عبدالقادر بدایونی	

57	ہدایت الشیعہ	مولانا امام الدین	سیالکوٹ
58	ہدایت الغوی بارشادات علی	مولانا سید دیدار علی شاہ الوری	لاہور
59	ہدیۃ الشیعتین منقبت چار یار مع حسنین	مولانا غلام دستگیر قصوری	مطبوعہ

(بشکریہ مرآۃ التصانیف)

نیز مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ضخیم جلدوں میں انکا خوب رد کیا ہے۔

مولانا ابوالنور شریف کوٹلوی علیہ الرحمۃ کی دلائل المسائل کتاب کا پہلا باب شیعت کے رد میں ہے۔

مولانا محمد شفیع قادری صاحب نے کلمہ علی ولی اللہ کی تحقیق میں شیعت کا خوب رد کیا ہے۔

حواشی

(1) فتویٰ مجتہد لکھنؤ مجموعہ تکملہ رد روافض۔

(2) یا ایھا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا ولی المومنین۔
قرآن عظیم میں اتنا ٹکڑا روافض زیادہ مانتے ہیں اور یہ کہ صحابہ نے اسے گھٹا دیا۔

(3) اسے شہید ثالث کہتے ہیں۔

(4) اگر بکری کھا گئی تو طاقت تو زیادہ بکری کی ہوئی کیونکہ آپ کے اماموں سے تو وہ قرآن مکمل نہ ہوا۔ العیاذ باللہ۔

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے

جسے [1] مکان، زمان، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے اس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے ایسے کہ جس کی بات [2] پر اعتبار نہیں نہ اسکی کتاب قابل استناد نہ اسکا دین لائق اعتماد ایسے کو جس میں [3] ہر عیب ونقص کی گنجائش ہے جو اپنی مشیخت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے۔ چاہے تو گندگی میں آلودہ ہو جائے ایسے کو جسکا علم [4] حاصل کیے سے حاصل ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے ایسے جس کا بہکنا [5]، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل [6] رہنا ظالم ہونا حتی کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے۔ کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ [7] اور بھرنے کا پیٹ اور مردمی اور زنانی کی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔ صمد نہیں جو جوف دار کھکل سے سبوح قدوس خنثیٰ مشکل ہے یا کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے اور یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے [8]۔ ڈبو بھی سکتا ہے۔ زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خودکشی بھی کر سکتا ہے اس کے ماں باپ جورو بیٹا سب ممکن [9] ہیں بلکہ ماں باپ ہی پیدا ہوا ہے [10] ربڑ کی طرح پھیلتا سمٹتا ہے۔ بڑھ کی طرح چولکھا ہے۔ [11] ایسے کو جس کا کلام [12] فنا ہو سکتا ہے جو بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہے [13] کہ کہیں وہ مجھے جھوٹا نہ سمجھ لیں بندوں سے گڑا چھپا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے۔ ایسے کو جس کی خبر کچھ ہے [14] اور علم کچھ خبر سچی ہے تو علم جھوٹا علم سچا ہے تو خبر جھوٹی ایسے کو جو سزا دینے پر [15] مجبور ہے نہ دے تو

بے غیرت ہے معاف کرنا چاہیے تو حیلے ڈھونڈھتا ہے۔ خلق کی آڑ لیتا ہے ایسے کو جس
کی خدائی کی اتنی حقیقت جو شخص ایک پیڑ کے پتے گن دے اس کا شریک ہو جائے
جس نے اپنا بڑھ کر مقرب ایسوں کو بنایا جو اس کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ
ذلیل ہیں جو چوڑھوں چماروں سے لائق تمثیل ہیں ایسے کو جس نے اپنے کلام میں
خود شریک بولے اور جا بجا بندوں کو شرک کرنے کا حکم دیا قرآن عظیم تو فرمائے
انہیں اللہ و رسول نے اپنے فضل سے دولتمند کر دیا اور مسلمانوں کو اس کہنے کی ترغیب
دے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتے اللہ و رسول ہمیں اپنے فضل سے اور وہابیہ کا خدا
اسمٰعیل دہلوی کے کان میں پھونک جائے کہ ایسا کہنے والا مشرک بنے۔ قرآن عظیم تو
جبرئیل امین بیٹا دینے والا فرمائے کہ انہوں نے حضرت مریم سے کہا میں تو تیرے
رب کا رسول ہوں اسی لئے میں تجھے ستھرا بیٹا دوں یعنی مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم رسول
بخش ہیں اور وہابیہ کا خدا ان کے کان میں ڈال جائے کہ رسول بخش کہا شرک بنے۔
قرآن عظیم تو اس گستاخ پر جس نے کہا تھا رسول غیب جانے حکم کفر فرمائے کہ بہانے
نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد اور وہابیہ کا خدا اسمٰعیل دہلوی کو یہی ایمان
سوجھائے کہ رسول غیب کیا جانے اور وہ بھی اس تصریح کے ساتھ کہ اللہ کے دیے سے
مانے جب بھی شرک بنے اب کہیے اگر رسول کو غیب کی خبر مانے تو وہابی خدا کے حکم
سے مشرک۔ نہ مانے تو قرآن عظیم کے حکم سے کافر پھر مفر کدھر یہی مانتے بنے گی۔
یہ مسلمانوں کے خدا کے احکام ہیں جس نے قرآن کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اتارا۔

اور وہابیہ کا خدا کہ جس نے تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی پر اتاری ہاں وہابیہ
کا خدا وہ ہے جس کے سب سے اعلیٰ رسول کی شان اتنی ہے جیسے قوم کا چودھری یا
گاؤں کا پدھان جس نے حکم دیا ہے کہ رسولوں کو ہرگز نہ ماننا رسولوں کا ماننا نرا خبط

ہے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔

یہ ہے وہابیوں کا خدا۔

کیا خدا ایسا ہوتا ہے۔

لا الہ الا اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں۔

حاش اللہ سبحن رب العرش عما یصفون٥

تعلیقات وتحقیقات

اس گمراہ ٹولے سے مراد ابن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں۔ انگریز جب ہندوستان میں آئے تو انہیں چند ایسے ملاؤں کی ضرورت تھی۔ جو بظاہر تو علمائے اسلام ہوں باطن انگریز مشن کے آلہ کار ہوں۔ انہوں نے چند بڑے بڑے ملاؤں کو خرید ااور اس طرح ہندوستان میں وہابی فرقہ کو ترویج دے کر گمراہی کا دروازہ کھولا۔

نام نہاد امیر المومنین:

وہابیوں کی معتبر کتاب تاریخی کتاب ''تواریخ عجیبہ'' ص 91 پر ہے۔

ہم (سید احمد اور ہمارے چیلے) سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں۔ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا۔

ابو الوہابیہ:

مرزا حیرت دہلوی حیات طیبہ میں لکھتا ہے کہ ''مولوی اسمٰعیل دہلوی نے فرمایا بلکہ اگر کوئی ان پر انگریزوں پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس حملہ آور سے لڑیں اور اپنی انگریزی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں''۔

اس خبیث نے ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کو اردو میں ڈھالا اور اس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا۔

وہابی کا نام اہلحدیث کب سے؟

مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کی کتاب اہلحدیث کا مذہب کے ص 130 پر یہ اقرار و اعتراف ہے:

سرکاری دفتروں میں اہلحدیث کو وہابی لکھنے کی ممانعت۔

بعض دوست دریافت کرتے ہیں کہ اہلحدیث کو سرکاری کاغذات میں وہابی لکھنے کی ممانعت کب سے ہوئی اور اس کا ثبوت کیا ہے؟ لہذا عام اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اہلحدیث کو سرکاری دفتروں میں وہابی لکھنے کی ممانعت ہے۔ ملاحظہ ہو چٹھی گورنمنٹ ہند بنام گورنمنٹ پنجاب مورخہ 3 دسمبر 1898ء نمبر 1758۔

تقویۃ الایمان کتاب اور انگریز:

پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات 1965ء میں ہوئی ہے۔ اپنے ایک خط جو پروفیسر خالد بزمی کو لاہور میں لکھا ہے۔ اس کا اعتراف کیا ہے کہ انگریزوں نے کتاب تقویۃ الایمان بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے۔ (العلامہ فضل الحق خیر آبادی (عربی) ڈاکٹر قمر النساء)

اس فرقہ نو پر سیر حاصل کام ہو چکا ہے۔ فی الوقت ہمیں ان کے عقائد بالخصوص نام نہاد چمر توحید (توحید شیطانی یعنی جعلی توحید) کے بارے لکھنا مقصود ہے۔

وہابیوں کی توحید

اللہ سب سے بڑا نہیں ہے (معاذ اللہ):

وہابیوں کا امام ابن تیمیہ لکھتا ہے۔ انه بقدر العرش لا اصغر ولا اکبر اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے نہ اس سے چھوٹا ہے اور نہ اس سے بڑا ہے۔
(فتاویٰ حدیثیہ میں علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے وزن سے:

مولوی وحید الزماں (غیر مقلد) نے وسع کرسیه السموت والارض کے تحت لکھا ہے کہ اللہ جب کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی اور اس کے بوجھ سے چر چر کرتی ہے۔ (ترجمہ قرآن ص 60)

اللہ تعالیٰ محتاج ہے: (معاذ اللہ)

امام بن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ کہتا تھا اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کل جز کا محتاج ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص 100)

اللہ تعالیٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے:

قاضی عبد الاحد خانپوری لکھتا ہے کہ مولوی ثنا اللہ امرتسری کا عقیدہ ہے رب تعالیٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے۔ مزید لکھا کہ مولوی ثنا اللہ امرتسری اللہ عزوجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے۔ (الفیصلہ الحجازیہ ص 8)

اللہ تعالیٰ کے اعضاء جسمانی:

علامہ وحید الزمان اور ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ، آنکھ، ہاتھ، مٹھی، کلائی، سینہ، پہلو، کوکھ (پیٹ)، ٹانگ وغیرہ ہے۔

(نزل الابرار عربی ص 3، ہدیۃ المہدی اردو ص 27 شرح العقیدہ)۔

اللہ تعالیٰ کا مکان:

اللہ تعالیٰ کے رہنے کی جگہ اس کا عرش ہے.......... کیونکہ ہر موجود مکان چاہتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص 26 نزل الابرار ص 3)

اللہ تعالیٰ حاضر ناظر نہیں:

اللہ تعالیٰ عرش سے اس طرح اترتے ہیں جس طرح ہم منبر سے جب اللہ عرش سے اترتے ہیں تو عرش الٰہی خالی ہو جاتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص 29)

خدائی وعدہ:

اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف کرنے پر قادر ہے۔

(ہدیۃ المہدی ص 104 نزل الابرار ص 5)

خدا کا کلام:

خدا پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہیں۔

(صفحہ 5 کتاب صیانۃ الایمان مطبوعہ مراد آباد تصنیف مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر حسین)۔

آخرت میں دیدار کے منکر:

عبدالاحد خانپوری لکھتا ہے کہ آخرت میں دیدار باری تعالیٰ نہیں ہوگا۔

(الفیصلہ الحجازیہ ص 27)

الہام رحمانی یا الہام شیطانی:

الہام صرف دل کے خیال کو کہتے ہیں۔ خواہ خدا کی طرف سے ہو خواہ

شیطان کی جانب سے خواہ وہ خیر ہو خواہ شر۔ الہام ہر ایک کو ہوتا ہے۔ مکھی سے لے کر انسان تک اور کافر سے لے کر مسلمان تک اس میں کسی کی خصوصیت نہیں ہے۔ اس الہام کو اولیاء اللہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہے بلکہ ہر ایک مومن اولیا اللہ ہے اور الہام کسی کا خاصہ نہیں۔

(منجی المومنین مطبع محمدی لاہور تصنیف قاضی محمد حسین ساکن اچرا ضلع مالوان ص 49-45 بحوالہ غیر مقلدین اور تطہیر مساجد کے بارے میں اہم فتویٰ ص 28)

قارئین محترم: یہ چند نئے عقائد جو کہ عوام میں تقویۃ الایمان جیسی گمراہ کن عبارت کی نسبت غیر مشہور تھے۔ یاد رکھیے عدم ذکر وعدم شئے کو مستلزم نہیں۔ یعنی کہ یہاں ان کے اسماعیلی عقائد دربارہ باری تعالیٰ، یکروزی، ایضاح الحق، تقویۃ الایمان نقل نہیں کئے۔ تو اسے درست نہ سمجھنا۔ وہ بھی کفریہ کلمات سے پُر خلاف توحید کتاب ہے۔ (العیاذ باللہ)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے انہیں کتابوں سے ان کے عقائد لئے ہیں۔

اس گمراہ گرتولہ کے بانیاں وسرخیل ملاؤں مولوی اسماعیل، سید احمد، مولوی نذیر حسین، مولوی صدیق حسن، مولوی محی الدین لاہوری، عبدالستار، مولوی ثناء اللہ امرتسری کا بالتفصیل تعارف وعقائد ہماری کتاب ''گمراہی کے چند رہنما'' میں ملاحظہ ہو۔

نیز ان کی فقہ کے بارے ہماری کتاب ''فرق خبیث وطیب'' ملاحظہ ہو۔

اس انگریز کاشتہ مذہب کا تعارف علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تحقیق و تصنیف ''شیشے کے گھر'' ملاحظہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی بدعت: (معاذ اللہ)

فتاویٰ ستاریہ جلد اول ص 66 پر ہے۔ سوال (79) اکثر عورتیں جمع ہو کر ایک حلقہ بناتی ہیں اور بآواز بلند اللہ اللہ کرتی ہیں۔ یہ جائز ہے یا بدعت ہے؟

جواب: (79) ہیئت مذکورہ کے ساتھ اللہ اللہ کرنا بدعت ہے کیونکہ اس کا ثبوت خیر القرون میں مفقود ہے۔ (بحوالہ مقیاس وہابیت ص 129)

وہابیوں کا کلمہ میں زیادتی کرنا:

غیر مقلد وہابی مولوی محمد ابو القاسم بناری نے اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ ''اہل حدیث کے دور کو مدت گزر گئی اس امتداد زمانہ کی وجہ سے ان کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت آ گئی۔ حتیٰ کہ اپنے پرانے ورد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بھی بھولنے لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ایزاد کیے۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص 877۔ 9 جولائی 1915 بحوالہ وہابی توحید ص 32)

تحریف منصبی:

مولوی عبد الجبار نے مولوی عبد اللہ غزنوی کی سوانح عمری لکھی ہے۔ جس میں اس نے عبد اللہ صاحب کے کئی الہامات نقل کیے ہیں۔ مولوی عبد اللہ نے بعض وہ آیات جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نازل ہوتی ہیں۔ ان کو اپنے اوپر منطبق کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) اور مولوی عبد اللہ غزنوی کے بارے میں لکھا ہے کہ فرماتے تھے کہ الہام ہوا ولسوف یعطیک ربک فترضی۔

(۲) فرماتے تھے الہام ہوا۔ الم نشرح لک صدرک۔

(۳) جن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے ان کو اس مضمون کے ساتھ آگاہ کیا۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ۔ (سوانح عمری مولوی عبد اللہ ص 36-35)

رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے:

رحمۃ اللعالمین حضرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ نہیں بلکہ سب انبیاء

رحمۃ اللعالمین ہیں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص 41۔ 7 فروری 1908)

دیوبندی وہابی مولوی رشید احمد گنگوہی اس سے بھی آگے نکل گیا۔ وہ کہتا ہے کہ رحمۃ اللعالمین خاصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے۔ نیز اپنے مولوی کے مرنے پر کہتا ہے کہ آج رحمۃ اللعالمین انتقال کر گئے۔ (العیاذ باللہ)

ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نہیں۔

(فتاوئ حدیثیہ ص 87 از علامہ ابن حجر مکی۔

بحوالہ "باطل اپنے آئینے میں" ص 83)

غیر مقلدوں کے نبی

ان میں سے قرآن پاک میں پچیس انبیاء کرام کا ذکر ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے دوسروں ملکوں کے انبیاء کرام کا تذکرہ نہیں فرمایا جیسا کہ ہندوستان، چین، یونان، فارس بلد دار وبا، افریقہ، بلاد امریکہ، جاپان اور برہما کے نبی نہیں۔ کیونکہ عرب ان ممالک کو نہیں جانتے تھے۔ اس لئے ان کا تذکرہ زیادہ فائدہ نہ دیتا۔ ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر دیا جن کا بقیہ ہم نے تجھ پر بیان کیا ہے اور بعض کا ذکر ہم نے بھی نہیں کیا لہذا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ جان بوجھ کر ان انبیاء کرام کا انکار کر دیں۔

''جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا اور لوگوں میں تواتر کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں۔ اگرچہ کافر ہوں جو جانتے ہیں کہ وہ انبیاء وصلحا تھے جیسا کہ ہندوؤں میں رام چندر، لچھمن اور کرشن جی ہیں۔ اور فارس کے درمیان زرتشت اور اہل چین وجاپان کے درمیان کنفیوشس اور بدھا میں اور اہل یونان کے مابین سقراط اور فیثاغورث ہیں۔ بلکہ ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں ایمان لائے ہیں۔ تمام انبیا اور رسولوں پر اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں اور ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں اور انہیں کفر و شرک اور سرکشی سے منسوب کرنے سے بچتے ہیں۔

(ملخصا ہدیۃ المہدی از مولوی وحید الزماں غیر مقلد)

امام اہلسنت اور حکیم الامت علیہم الرحمۃ کی طرف سے طمانچہ:

رام چندر کرشن کو نبی یا ولی کہنے کی نسبت سوال کیا گیا تو۔ آپ نے اس کا جواب یہ دیا۔ ''بات یہ ہے کہ نبوت و رسالت میں اوہام تخمیں کو دخل نہیں۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ. اللہ رسول نے جن کو تفصیلا نبی بنایا ہم ان پر تفصیلاً ایمان لائے اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام پر اجمالا لکل امۃ رسول اسے مستلزم نہیں کہ ہر رسول کو ہم جانیں یا نہ جانیں تو خواہی نخواہی اندھے کی لاٹھی سے ٹٹولیں کہ شاید یہ ہو کا ہے کے

لئے ٹٹولنا اور کاہے کے لئے تلاش امن باللہ و رسلہ ہزاروں امتوں کا ہمیں نام و مقام تک معلوم نہیں و قرو نابین ذالک کثیرا ۔قرآن عظیم یا حدیث کریم میں رام و کرشن کا ذکر تک نہیں۔ ان کے نفس وجود پر سوائے تواتر ہنود کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ یہ واقعی اشخاص تھے بھی یا محض اینابِ اغوال ورجال بوستان خیال کی طرح اوہام تراشیدہ ہیں۔ تواتر ہنود اگر حجت نہیں تو ان کا وجود ہی ناثابت اور اگر حجت ہے تو اسی تواتر سے ان کا فسق و فجور ولہو واجب ثابت پھر کیا معنی کہ وجود کے لئے تواتر ہنود مقبول اور احوال کے لئے مردود مانا جائے اور انہیں کامل و مکمل بلکہ ظناً معاذ اللہ انبیاء ورسل مانا جائے واللہ الھادی واللہ تعالیٰ اعلم۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب شانِ حبیب الرحمٰن میں آیت کریمہ انا ارسلنک بالحق بشیرا و نذیرا و ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کی شرح میں اس طرح فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس آیت سے یہ دھوکہ کھایا ہے کہ کسی مذہب کے پیشوا کو برا نہ جانو، کرشن، رامچندر، گوتم بت پرستی شروع کر دی، جس طرح کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے حضرت مسیح اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کی تعلیم بگاڑ کر صلیب پرستی وغیرہ دین میں داخل کر لی اور بعض لوگوں نے یہ دھوکا کھایا کہ انبیائے کرام انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوقات میں بھی آئے، یعنی جنات میں جن نبی، اور معاذ اللہ چوہڑوں میں چوہڑے اور دیگر قوموں میں اسی قوم سے نبی، مگر یہ دونوں خیال فاسد ہیں۔

کرشن، رام چندر، گوتم وغیرہ کا دنیا میں ہونا ہی ثابت نہیں۔ ہمارے پاس کون سی دلیل ہے اس کی کہ یہ لوگ انسان تھے بھی یا نہیں۔ یا کہ کچھ شے تھی بھی یا نہیں، محض ان افسانوں سے ان کا ثبوت ہے جو کہ مشرکین کے گھڑے ہوئے ہیں رام چندر کے چار پاؤں اور چھ ہاتھ، ہنومان کی پشت پر دم اور گنیش کے منہ پر ہاتھی کی سی

سونڈ کا ہونا بالکل خلاف عادت الہیہ ہے، عقل کے بھی خلاف اور قرآن کے بھی خلاف ہے۔ رب تعالیٰ تو فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ط ہم نے انسان کو اچھی صورت میں پیدا فرمایا اور یہ لوگ انسان بھی نہ ہوں اور معاذ اللہ پیغمبر بھی ہوں اور ان کی شکلیں بندروں اور دیگر جانوروں کی سی ہوں اچھی شکل سے محروم ہوں اور ان کی شکلیں بندروں اور دیگر جانوروں کی سی ہوں اچھی شکل سے محروم ہوں، یہ ہو ہی نہیں سکتا غرضکہ یہ بناوٹی شکلیں ہیں۔ ان کی اصل کچھ بھی نہیں، بلکہ یہ کوئی جانور ہوئے ہوں گے، جن کی مشرکین نے پوجا شروع کر دی، جیسے آج بھی بندروں اور گائے کی پرستش ہوتی ہے، یہ کہنا کہ یہ انسان تھے، پاکباز تھے، مگر مشرکین نے ان کی شکلیں مسخ کر کے اس طرح کی بنالی ہیں، یہ ایسی بے جا مشرکین کی وکالت اور حمایت ہے کہ جو خلاف عقل ہے، جب خود ان کے ماننے والے ان کو انسان بھی کہتے، بلکہ بندروں کو ہنومان اور دیگر جانوروں کی ان کی طرف نسبت کرتے ہیں، تو آپ کے پاس وحی آگئی ہے۔ کہ وہ انسان تھے اور ایسے ویسے تھے۔ (ملخصا)

اس کے علاوہ قصص القرآن، معاشیات اور اسلام از مناظر احسن گیلانی ایک اسلام از غلام جیلانی برق اور تفسیر ماجدی میں غیر نبی کو نبی منوانے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ ابو الکلام آزاد اپنی تفسیر ترجمان القرآن میں گوتم بدھ کو بھی نبی منوانے پر مصر ہے۔ اور لکھتا ہے کہ ذی الکفل اصل میں ذی الکپل تھا اس کا معانی ہے تخت والا اور یہ لقب تھا گوتم بدھ کا۔

قرآن مجید میں ذی الکفل سے مراد گوتم بدھ ہے۔

نوٹ: اس کے معتقدین کہتے ہیں کہ وہ (ارہم) خود ذات پاک تھا۔

ماننے پر آجائیں تو رام چندر لچھن کنفیوشس، سقراط، فیثا غورث کو نبی مانیں اور نہ مانیں تو امام الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانیں۔

غیر مقلد اور اہل بیت عظام:

مولوی حمد اللہ پشاوری نے البصائر میں ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے۔

(ترجمہ) ابن تیمیہ حضرت علی از حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں بے ادبی کیا کرتا تھا۔ (البصائر ص 148)

حضرت علیٰ مرتضیٰ کا اسلام معتبر نہیں۔ (الدرالکامنہ ص 155)

غیر مقلدیت اور شیعت

عقیدہ رجعت:

ملاں معین اپنی کتاب دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور کے صفحہ 19 پر لکھتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے زمانے میں رجعت ہوگی یعنی جو لوگ ان کی محبت میں بدون ملاقات کے مر گئے ہیں اور نہ پایا انہوں نے زمانہ امام کو تو بحکم خدائے تعالیٰ قبروں سے قبل قیامت کے زندہ ہو کر ان سے مستفید ہوں گے چنانچہ اصل عبارت عربی اس کتاب کی یہ ہے۔

من مات على الحب الصادق لامام العصر المهدی علیه السلام ولم یترک اوانه اذن الله سبحانه ان یحییه فیفوز فوزا عظیما فی حضوره وهذه رجعته فی عهده.

حالانکہ مسئلہ رجعت کا نزدیک اہل سنت جماعت کے مردود ہے چنانچہ امام نووی شارح مسلم لکھتے ہیں کہ رجعت باطل ہے اور معتقد اس کے رافضی ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ طریقہ رفاض کا ہے نہ اہلسنت کا۔

بارہ امام معصوم ہیں؟

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ بارہ امام اور حضرت فاطمۃ الزہرا معصوم ہیں یعنی ان سے خطا کا ہونا محال ہے اور حضرت ابوبکر صدیق اور جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ مخالف ہوئے حضرت علی کی بیعت خلافت میں اور حضرت فاطمہ کے ارث دینے میں وہ سب کے سب خطا وار ہیں اور نیز یہ کہتے ہیں کہ عصمت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقلی (ص 213)

حالانکہ یہ عقیدہ خاص رافضیوں کا ہے کہ بارہ امام اور چودہ معصوم ان کے

یہاں مقرر ہیں اور ہمارے یہاں تو سوائے پیغمبروں کے کوئی دوسرا معصوم نہیں جیسا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ کے باب دہم میں لکھتے ہیں۔

مذہب اہلسنت نیست کہ کسی راغیر نبی معصوم دانند۔

شیعت کی آخری منزل:

کتاب اعتصام السنہ صفحہ نمبر 69 کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق حضرت فاطمہ الزہرا کے ساتھ اور حضرت عمر حضرت علی کے ساتھ معاذ اللہ عداوت اور کینہ رکھتے۔

تراویح بدعتِ عمری؟

بیس رکعت تراویح کو بدعت اور ضلالت جانتے ہیں اور اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صریح خاطی اور مخترع بدعت ضلالہ کا ٹھہراتے ہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خاں امیر بھوپال نے کتاب الانتقاد الرجیح مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ نمبر 62 و 63 میں حضرت عمر کو نہایت بے باکی سے صاف خاطی اور بدعت ضلالہ کا مخترع لکھا ہے چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے۔

واما قوله نعم البدعة هذه فليس فى البدعة الراشدين الا طريقتهم الموافقة بطريقته من جهاد الاعداء وتقوية شعائر الدين ونحوها ومعلوم من قواعد الشريعة انه ليس لخليفة راشد ان يشرع طريقة غير ماكان عليه النبى ثم ان عمر نفسه الخليفة الراشد سمى ماراه من تجميع صلاته ليل رمضان بدعة ولم يقل انها سنة.

اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ نواب بھوپال نے جماعت تراویح کو مخالف حکم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمجھ کر اس پر اطلاق سنت کا ناجائز خیال کیا ہے حالانکہ قول وفعل صحابہ کرام بھی سنت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا۔

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین من بعدی

جماعت تراویح کو بدعت عمری کہنا رافضیوں کا قول ہے۔

وضو میں پاؤں کا مسح:

فتاوٰی ابراہیمیہ از مولوی ابراہیمی غیر مقلد مطبوعہ دھرم پرکاش الہ آباد کے صفحہ نمبر 2 میں ہے کہ وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح فرض ہے۔

یہ بھی رافضیوں کا طریقہ ہے۔

ملخصاً و ماخوذ (''ایک اہم فتویٰ'' از حضرت علامہ مفتی وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ۔ مطبوعہ: ادارہ معارف نعمانیہ لاہور)۔

ردوہابیت میں علمائے اہلسنت کی چند اہم کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	طابع/ناشر
1	آفتاب صداقت	مولانا محمد شریف خالد رضوی	لاہور
2	آئینہ اہلحدیث	مولانا محمد اعظم الہ آبادی	کراچی
3	آفتاب محمدی	مولانا محمد غوث سکھوچکی	گجرات
4	اباطیلِ وہابیہ	مولانا نظام الدین ملتانی	مطبوعہ
5	جامِ حیات	مولانا محمد حسین شوق	مطبوعہ
6	بلاغ المرام	مولانا سلامت اللہ رامپوری	مطبوعہ
7	جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد	مولانا وصی احمد محدث سورتی	لاہور
8	صمصام حدید برکولی بے قید عدو تقلید	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی	
9	علامات الوہابیہ بالحدیث النبویہ	مولانا دیدار علی شاہ الوری	لاہور
10	عمدة البیان فی اعلان مناقب النعمان	مولانا غلام دستگیر قصوری	لاہور

11	موت کا پیغام وہابی مولویوں کے نام	مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	فیصل آباد
12	نبراس الصالحین للرفع عن مطاعن غیر المقلدین	قاضی محمد فیض عالم	مطبوعہ
13	ہدایت البلید الی وجوب تقلید	قاضی محمد فیض عالم	مطبوعہ
14	ہدایۃ الطریق فی بیان التقلید والتحقیق	مولانا دیدار علی شاہ الوری	لاہور
15	ہدایت الوہابین	مولانا سید امیر اجمیری	مطبوعہ
16	ہدایت الوہابین	مولانا نور اللہ آفریدی	مطبوعہ
17	وہابیت کے فوائد	مولانا محمد بشیر کوٹلی لوہاراں	مطبوعہ

مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''ظفر المقلدین بجواب ظفر المبین'' میں لاہور کی گندی نالی کے پاس دفن ہونے والا محی الدین مولوی غیر مقلد کے رد میں لکھی۔

مولانا محمد عالم آسی امرتسری نے ''پروانۂ تنقید بر شمع توحید'' رسالہ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کی کتاب شمع توحید کا رد لکھا۔ یہ کتاب 1938ء میں الفقیہ پریس امرتسر سے شائع ہوئی۔

(بشکریہ ''مرآۃ التصانیف'' مرتبہ مولانا حافظ عبدالستار قادری سعیدی دام ظلہ مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور۔

حواشی

(1) ایضاح الحق اسمعیل دہلوی مطبع فاروقی 1297ھ دہلی مع ترجمہ ص 36, 35

(2) بحوالہ سبحان السبوح۔

(3) یکروزی رسالہ اسمعیل دہلوی ص 145

(4) تقویۃ الایمان۔

(5) یکروزی رسالہ ص 145 و پیکان جانگداز ص 161۔

(6) یکروزی۔

(7) مضمون محمود حسن دیو بندی مطبوع پرچہ نظام الملک 25 اگست 1889ء مع رسالہ الجہیتہ جاریہ علی جہلۃ الاحیایہ و پیکان جاں گداز۔

(8) یکروزی۔

(9) محمود حسن کا مضمون نمبر 9 اور جورو بیٹے کا امکان ایک دیو بندی اپنے رسالہ ادلہ واہیہ ص 142 میں صراحتہ مانا ہے ملاحظہ ہو پیکان جانگداز۔

(10) یکروزی و مضمون محمود حسن۔

(11) یکروزی رسالہ

(12) یکروزی رسالہ

(13) یکروزی رسالہ

(14) یکروزی رسالہ

(15) رسالہ تقدیس دیو بندی ص 36

دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں

جو وہابیہ کا خدا ہے۔ جس کا بیان ابھی گزر چکا ہے اور اتنے وصف اور رکھتا ہے کہ علم ذاتی [1] میں اس کی توحید یقینی نہیں دوسرے کو اپنی ذات سے بے عطائے خدا عالم بالذات کہنا قطعاً کفر نہیں ہاں وہ جو بالفعل جھوٹا ہے۔ جس کے لئے [2] وقوع کذب کے معنے درست ہوئے جو کہ اسے جھٹلائے مسلمان سنی صالح [3] ہے اسے کوئی سخت کلمہ کہنا چاہیے دیوبندی خدا چوری [4] بھی کر سکتا ہے۔ وہ تمام جہان [5] کا تنہا مالک نہیں اس کے سوا اور بھی مالک مستقل ہیں جن کی ملک میں وہ چیزیں ہیں جو دیوبندی خدا کی ملک میں نہیں ان پر للچائے تو چاہے ٹھگوں لٹیروں کی طرح جبراً غصب کو بیٹھے کیوں کہ وہ ظالم [6] بھی ہوسکتا ہے۔ چوروں اچکوں کی طرح مالکوں کی آنکھ بچا کرے بھاگے کیونکہ وہ چوری بھی کر سکتا ہے۔ ہاں وہ جس کی توحید باطل ہے کہ ایک وہی خدا ہوتا تو دوسرا مالک مستقل نہ ہوسکتا اور دوسرا مالک مستقل نہ ہوتا تو دیوبندی خدا کیسے چوری کیسے کرسکتا اپنی ملک لینے کو چوری نہیں کہہ سکتے اگر وہ چوری نہ کرسکتا تو دیوبندی بلکہ عام وہابی دھرم میں علی کل شی قدیر نہ رہتا انسان اس سے قدرت میں بڑھ جاتا کہ آدمی تو چوری کرسکتا ہے اور وہ نہ کر سکا اور یہ حال ہے لاجرم ضرور ہے کہ دیوبندی خدا چوری کرسکے تو ضرور ہے تو اس کے سوا اور بھی مالک مستقل ہوں تو ضرور ہے کہ دیوبندی خدا کم از کم مجوسی خداؤں کی طرح دو ہوں نہیں نہیں بلکہ قطعاً لازم کہ کروڑوں ہوں کہ آدمی کروڑوں اشخاص کی چوری کرسکتا ہے۔ دیوبندی خدا نہ کرسکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہے۔ لاجرم ضرور ہے کہ کروڑوں خدا ہوں جن کی چوری دیوبندی خدا کرسکے۔ رہا یہ کہ وہ سب کے سب اسی کی طرح چوٹے بدمعاش یا صرف یہ اس کا فیصلہ تھانوی صاحب کے سر ہے ہاں دیوبندی خدا وہ ہے کہ علم میں شیطان [7]

اس کا شریک ہے سب سے بدتر مخلوق شیطان کا علم اس کے سب سے اعلیٰ رسول کے علم سے وسیع تر[8] ہے اور ہونا ہی چاہیے کہ رسول اس کے برابر کیسے ہو سکے جو خدا کا شریک ہے اسے جیسا[9] علم اپنے حبیب کو دیا اور اپنا بڑا فضل کہا اور اس پر اعلیٰ درجہ کا احسان جتایا۔ اس کی حقیقت اتنی کہ ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے ہاں دیو بندی خدا[10] وہ ہے جسے قادر مطلق کہنا اسی دلیل سے باطل ہے کہ جمیع اشیا پر قدرت تو عقلاً ونقلا باطل ورنہ خود وہ بھی مقدور ہو تو ممکن ہو تو خدا نہ رہے اور اگر بعض مراد تو اس میں اس کی کیا تخصیص ایسی قدرت تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہے۔ دیوبندی وہ خدا ہے جس نے ایسے کو اپنا سب سے اعلیٰ رسول چنا جو اس کا کلام سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتا ہو خیالات عوام کے لائق اس کی سمجھ تھی جس کی خطا اہل فہم پر روشن تھی پھر یہ دیوبندی خدا اسے اس فاحش غلطی پر بھی نہ روکتا یا شاید خود بھی اپنا کلام نہ سمجھتا کیونکہ وہ جاہل[11] بھی ہو سکتا ہے۔

دیو بندی خدا وہ ہے کہ جس دلیل سے اس کے خاتم النبیین کے سوا چھ خاتم النبیین[12] اور ماننا خاتم کی شان بڑھانا ہی یوہیں اُسے تنہا خدا کہنا اس کی شان گھٹانا ہے اس کی بڑی بڑائی یہ ہے کہ بہت سے خداؤں کا خدا ہے۔

کیا خدا ایسا ہوتا ہے؟

حاش اللہ سبحن رب العرش عما یصفون○

تعلیقات وتحقیقات

دہلی سے 92 میل کے فاصلہ پر ہندوؤں کی قدیمی بستی ''دیوی بن یا دیبی بن'' تھی۔اس نام سے شہر دیوبند ضلع سہارنپور صوبہ یو۔پی۔بھارت ہے۔

فی الوقت دیوبند سے مراد مسلک دیوبند ہے جو کہ نجدی مسلک کی شاخ ہے اور مذہبا حنفی ہیں مگر حنفیت سے باغی ہیں طرہ یہ کے بدعتی (جن کے عقائد جدید ہوں) اور گستاخ ٹولہ، انگریز کا خود کاشتہ مسلک ہے اور حنفیوں میں ایسی ہے جیسے معتزلی نے اعتزال کیا تو واضح فرقہ بن گیا۔

مدرسہ دیوبند کی بنیاد 15 محرم 1283ء کو رکھی گئی۔ بعض کہتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کا بانی مولوی قاسم نانوتوی ہے اور جبکہ ڈاکٹر غلام یحیی انجم ہمدرد یونیورسٹی دہلی نے اپنے مقالہ ''دارالعلوم دیوبند کا اصل بانی کون؟'' میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مدرسہ دیوبند کے بانی مولانا سید عابد حسین قادری چشتی علیہ الرحمۃ تھے (جہان رضا لاہور اپریل، مئی 1999)

آپ خالص سنی تھے۔ مدرسہ کے بانی مولوی قاسم نانوتوی سے نظریاتی اختلافات پیدا ہوئے تو حاجی عابد صاحب مدرسہ سے الگ ہو گئے۔اور نظامت مولوی نانوتوی کے سپرد کر دی۔1292ء میں اس مدرسہ کو وسعت دیکر دارالعلوم دیوبند کا نام دیا گیا۔اب جبکہ یا اس دوران مکمل قبضہ جس گروپ کا رہا وہ وہابی مذہب کی شاخ مسلک ومشرب دیوبند ہے۔

مدرسہ دیوبند کے قیام کا مقصد:

لارڈ میکالے کے اصول کے تحت لکھا ہے۔ ''ہمیں (انگریزوں کو) ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے جو ہم (انگریزوں) میں ہماری کروڑ رعایا کے درمیان مترجم ہو اور

یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خون، رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے۔ الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریزی ہو"۔

(مسلمانوں کا روشن مستقبل ص 147 بحوالہ میجر باسو ص صفحہ 87 نقلنا دارالعلوم منظر اسلام اور مدرسہ دیو بند ص 5 از مولانا محمد حسن علی رضوی دام ظلہ)۔

نیز مولانا محمد حسن علی رضوی فرماتے ہیں کہ "سوانح قاسمی" میں بھی اس بات کا اقرار و اعتراف کیا گیا ہے۔ لارڈ میکالے کے یہ اصول تسلیم کئے گئے ہیں جو سو فیصد اکابر دیو بند و مدرسہ دیو بند پر صادق آتے ہیں۔

"(انگریزوں کے) عربی کالج (دہلی) کی مشین میں جو کل پرزے ڈھالے جاتے تھے۔ ان کے متعلق طے کیا گیا تھا کہ صورت وشکل کے اور بیرونی لوازم کے حساب سے تو وہ مولوی ہوں اور مذاق ورائے اور سمجھ کے اعتبار سے آزادی کے ساتھ حق کی تلاش کرنے والی جماعت ہو"۔ (سوانح قاسمی جلد اول ص 7-96)۔

اقرار و اعتراف:

"31 جنوری 1875ء بروز یک شنبہ لیفٹینٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ (دیو بند) کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالج میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے۔ وہ یہاں (مدرسہ دیو بند میں) کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔

جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار (برطانیہ) نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار (برطانیہ) ہے۔ (کتاب مولانا احسن نانوتوی ص 217)

سابق مہتمم مدرسہ دیوبند مولوی احمد صاحب لکھتے ہیں۔ ''ان تمام اندرونی اور بیرونی خدمات وحوادثات اور ناگوار واقعات کے بعد جونہایت ہی اعلیٰ درجہ کی کامیابی و شہرت مدرسہ (دیوبند) کو حاصل ہوئی۔ وہ سر جان ڈگسن لاٹوش لیفٹیننٹ گورز ممالک متحدہ آگرہ واودھ کا بغرض خاص معائنہ مدرسہ دیوبند آنا تھا۔ 6 جنوری یوم جمعہ کو ٹھیک دس بجے دن کے براہ ریل نزول اجلال گیا۔

(روئیداد مدرسہ دیوبند 1322 ص 7)

(حالات مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی۔ ماہ ستمبر 1960 ص 35 از افادات مولانا محمد حسن علی رضوی دام ظلہ)۔

یہ بھی دیکھ:

بت پرست صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کو خصوصی دعوت میں بلایا گیا اور خود مہتمم دیوبند اور تمام طلبا واساتذہ مدرسہ دیوبند نے ان کا استقبال کیا۔ کھڑے ہو کر ہندی فوجی ترانہ گایا گیا۔ (ماہنامہ تجلی دیوبند اگست 1957،

ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند ماہ ستمبر 1957)

فتنہ دیوبند کا نقطہ آغاز:

پروفیسر محمد ایوب قادری (بعض کے نزدیک دیوبندی بعض اسے اہل سنت سمجھتے ہیں) اپنی کتاب ''مولانا محمد احسن نانوتوی'' پر لکھتے ہیں۔ ''یہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا ضروری ہے کہ اثر ابن عباس کے مسئلے میں علمائے بریلی اور بدایوں نے مولانا محمد احسن نانوتوی کی بڑی شدومد سے مخالفت کی۔ بریلی میں اس محاذ کی قیادت مولوی نقی علی خاں کر رہے تھے اور بدایوں میں مولوی عبدالقدیر بدایونی بن مولانا فضل رسول بدایونی سرخیل جماعت تھے۔ یہی بریلی اور دیوبند کی مخالفت کا نقطہ آغاز ہوا، جو بعد کو ایک بڑی وسیع خلیج کی شکل اختیار کر گیا''۔

پس منظر:

اثر ابن عباس جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم وکا دمکم ونوح کنوحکم و ابراھیم کابراھمکم و موسیٰ کموسکم وعیسیٰ کعیسکم ونبی کنبیکم کی صحت پر کچھ غیر مقلد نے اصرار کیا اور مولوی محمد احسن نانوتوی نے ان کی تائید کی۔........... احتجاج ہوتا رہا۔ اسی اثر سے متعلق ایک سوال کے جواب میں مولوی محمد قاسم نانوتوی نے مشہور رسالہ تحذیر الناس [13] لکھدیا جس نے بحث کا نیا دروازہ کھول کر قادیانیت کو راہ دی۔

مناظرہ:

مولوی محمد شاہ اور مولوی قاسم نانوتوی کے درمیان تحذیر الناس کی عبارتوں پر مناظرہ بھی ہوا۔ (حوالہ مذکورہ)

تحذیر الناس کے رد میں:

اس زمانہ میں چند کتابیں لکھی گئیں۔ تحقیقات محمدیہ حل اوہام نجدیہ۔ فضل مجید ابو الکلام الاحسنین۔ ہدایت علی بریلوی، تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال حافظ بخش بدایونی۔ قول الفصیح فصیح الدین بدایونی، ابطال اغلاط قاسمیہ قسطاس فی موازنہ اثر بن عباس شیخ محمد تھانوی۔

اور مولانا علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ نے "التبشیر برد التحذیر" اور مولانا غلام علی اوکاڑوی نے بھی "التنویر لدفع ظلام التحذیر" نے تحذیر الناس کی عبارات پر موثر گرفت فرمائی۔

فتنہ پرور مدرسہ کا ناظم:

(۱) مولوی قاسم نانوتوی کو تحصیل علوم سے کوئی دلچسپی نہ تھی (سوانح قاسمی جلد اول)

قصص الاکابر میں لکھا ہے کہ "مولانا (مولوی) محمد قاسم نے درسی کتابیں کچھ بہت نہیں پڑھی تھیں بلکہ پڑھنے کے زمانہ میں بھی بہت شوق و مشقت سے نہیں پڑھا تھا"۔

(۲) چونکہ زمانہ طالب علمی میں بانی مدرسہ دیوبند میں تعلیمی استعداد کی قابلیت نہ تھی بوقت امتحان فرار ہو گئے اور امتحان میں شریک نہ ہوئے اور مدرسہ چھوڑ دیا۔
(سوانح قاسمی جلد اول ص 224)

(۳) دارالعلوم دیوبند میں مولوی محمد قاسم نے کبھی درس نہ دیا۔

(سوانح قاسمی جلد اول)

پھر مولوی قاسم صاحب نے مطبع احمدی میرٹھ میں تصحیح کتب کی کچھ مزدوری کر لی"۔ (سوانح قاسمی)

بھانڈا پھوٹ گیا:

"بانی مدرسہ دیوبند" افتاء کی مہارت سے نابلد اور فقہی بصیرت سے محروم تھے۔ وہ مسئلے غلط بتا دیا کرتے تھے اور پھر لوگوں کے گھروں میں جا کر مطلع کرتے کہ اس وقت ہم نے مسئلہ غلط بتا دیا تھا۔ تمہارے آنے کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتایا اور وہ اس طرح ہے"۔ (سوانح قاسمی جلد اول)

یہاں تک آپ نے معلوم کر لیا کہ دارالعلوم کا ناظم علمی حیثیت سے بالکل کورا تھا۔ اپنے ہندوستانی پیشوا کے اس عقیدہ "کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل و نظیر ممکن ہے" کی دلیل بھی تو کہیں سے لانی تھی۔ تلاش و بسیار کے بعد ایک اثر ابن عباس تلاش کر لی اور اس کو اس دعویٰ کی تائید میں مستحکم دلیل سمجھتے ہوئے ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام "تحذیر الناس عن اثر ابن عباس" لکھی۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں نہایت ہی گستاخی کی۔ اور اس میں نئے نبی کے امکان کو درست کہا۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہیں۔ تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام (ناسمجھ لوگوں) کے خیال میں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہم فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (ص 3)

اس عبارت کی صفائی میں علمائے دیوبند مختلف قسم کی تاویلات کا سہارا لیتے ہیں اور مرزائیوں سے منہ کی کھانے کے باوجود بھی بعید از حقیقت تاویلات کا سہارا لیتے ہیں جبکہ اس وقت کے علماء اس کتاب پر قطعاً متفق نہ تھے۔ نانوتوی نے تو یہ کہا کہ (عوام کے خیال میں) اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس وقت سارے سارے لوگ ناسمجھ تھے اور صرف مولوی نانوتوی واحد شخص اہل فہم و روشن ضمیر تھا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

مولوی اشرفعلی تھانوی کے بقول ''جس وقت مولوی قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس لکھی ۔کسی نے ہندوستان بھر میں مولوی کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولوی عبدالحیی کے .... (الافاضات الیومیہ حصہ چہارم ملفوظ 927)

اپنا پرایا پہچان کر:

دیوبندی مفتی مولوی محمد شفیع اپنے رسالہ ہدیہ المھدین میں لکھتے ہیں کہ بے شک عربی زبان کا اٹل فیصلہ ہے کہ آیت کریمہ کے اندر خاتم النبیین کا معنی آخر الانبیاء ہے دوسرا کوئی معنی نہیں۔ (ترجمہ عربی سے اردو) دوسری جگہ لکھتا ہے۔

امت محمدیہ کا خاتم الانبیاء کے اس معنی پر اجماع و اتفاق ہے۔ لہذا خاتم الانبیاء کا دوسرا معنی گھڑنے والا کافر قرار پائے گا اور اپنے گھڑے ہوئے معنی پر اصرار کرے وہ قتل کیا جائے گا۔ (ترجمہ عربی سے اردو) (بحوالہ ردشہاب ثاقب)۔ اس کی

باقی گستاخیاں اور ان پر علمائے دیوبند کی آپس میں دھینگا مشتی "گمراہی کے چند رہنما میں" بالتفصیل دیکھیں۔

قادیانیوں کا ممنون و مشکور:

قادیانی ذمہ دار اہل قلم ابوالعطا جالندھری اپنی کتاب "افادات قاسمیہ" مطبوعہ ربوہ (پاکستان) میں اس طرح لکھتا ہے۔ "حضرت مولوی صاحب موصوف (مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند) کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور کونین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے بارے میں سابق علمائے محققین کی روشنی میں آپ نے نہایت واضح موقف اختیار فرمایا ہے"۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اس نے تحذیر الناس کے علاوہ اور بھی کتب لکھیں۔ نہ جانے شاید وہ کتب انگریز کے ہاں محفوظ رکھی گئی ہوں جس سے وہ مرزا قادیانی پر آنے والے اعتراضات کا جواب دیتے۔

یہ اس کا جھوٹ ہے۔ سابق محققین سے اس قسم کی کوئی عبارت نہیں ملتی۔

"یوں محسوس ہوتا ہے کہ چونکہ چودھویں صدی کے سر پر آنے والا مجدد امام مہدی اور مسیح موجود تھا اور اسے "امتی نبوت" کے مقام سے سرفراز کیا جانے والا تھا۔ اس لئے اللہ تعالٰی نے اپنی خاص مصلحت سے حضرت مولوی محمد قاسم صاحب کو خاتمیت محمد کے اصل مفہوم کی طرف وضاحت کیلئے رہنمائی فرمائی اور آپ نے اپنی کتابوں اور اپنے بیانات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی نہایت دلکش تشریح فرمائی۔ بلاشبہ آپ کی کتاب "تحذیر الناس" اس موضوع پر خاص اہمیت رکھتی ہے"۔ (افادات قاسمیہ الفرقان ماہ اکتوبر 1964ء ربوہ)

کل شیء یرجع الی اجلہ:

یہ دراصل خارجی لوگ ہیں جو مختلف قسم کے روپ بہروپ میں نمودار ہو رہے

ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہو گا۔ اس گمراہ ٹولہ کا ہندوستانی رہنما وبانی مذہب مولوی اسماعیل دہلوی، دوسرا گمراہ مولوی مملوک علی جس کے ریزہ خوار مولوی نانوتوی، رشید احمد ہیں۔

ناظم مدرسہ دیوبند کے خاندان نے دیوبندی وشیعہ مذہب میں فرق نہ سمجھتے ہوئے شیعہ مذہب اختیار کرلیا۔ ''مولوی محمد قاسم کے پڑپوتے شیخ ابوالفتح تھے جن کے 3 بیٹے ہوئے حکیم عبداللہ، شیخ محمد عاقل اور شیخ علاؤ الدین حکیم عبداللہ کی اولاد کو دنیوی اعزاز ملا۔ شیخ علاؤ الدین کی اولاد علم و امارت میں حکیم عبداللہ اور شیخ محمد عاقل کی اولاد کی برابری کو نہ پہنچ سکی۔ ان ہی شیخ علاؤ الدین کے پڑپوتے اسد علی تھے۔ جن کے نامور فرزند مولوی محمد قاسم نانوتوی ہوئے اس طرح اس شاخ کو خصوصی شرف و امتیاز حاصل ہوا۔ شیخ محمد عاقل کی اولاد دولت و امارت کے اعتبار سے خاندان میں ممتاز تھی۔ مگر اس شاخ نے شیعت اختیار کر لی تھی۔ (کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی مصدقہ مفتی محمد شفیع دیوبندی ص 15-16)

شیطان مرید العنه الله آیت کریمہ کے حروف 847 ہیں اور اس کے نام حاجی قاسم نانوتوی کے اعداد بھی 847 ہیں۔

مذہب دیوبند کا تیسرا سرخیل:

مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی نانوتوی کے مرنے کے بعد اسی مدرسہ کا مہتمم و منتظم بنا۔ یہ بھی مولوی مملوک علی کا شاگرد تھا۔ انگریز پٹھو نے اللہ تعالیٰ کے بارے امکان کذب جیسے من گھڑت وکفریہ عقیدہ کی پشت پناہی کی۔ (تفصیل حاشیہ میں ملاحظہ ہو)۔

اور اس کے مریدوں نے اسے خدا کے مقام پر لا کھڑا کیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی روحانیت وعلم کا منکر شیطان کی وسعت علمی کا قائل ہوا۔

اور خاصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین کو خاصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماننے سے انکار کیا اور اپنے پیر کو رحمۃ اللہ العالمین کہتا رہا۔

ایک وقت آنکھوں سے اندھا ہو گیا تو حکیم کے مشورہ کے مطابق بٹیر کھانا تھا۔ بٹیر نہ ملا تو کوا کھانے لگا۔ کوا کھانے پر اپنے آپ کو تہمت سے بچانے کے لئے کوا کی حلت کا فتویٰ دیا۔ اور اس کے کھانے کو مردہ سنت (سنت کا ختم ہونا) کو زندہ سنت کرنے کا ثواب کہا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن ایک جگہ اشعار میں فرماتے ہیں۔

اندھے کو عادت تھی کہ شوربے ہی سے کھائے

بٹیر ہاتھ نہ آئے تو زاغ (کوا) لے چلے

اس بدبخت نے اس وقت سے تمام تر تحقیقات کوے کی حلت پر کیں اور مسند افتا، پر بھی بیٹھ کر دینی مطالعہ نہ کر سکا اور علمی سوجھ بوجھ کوے جیسی کر بیٹھا۔ فتاوی رشیدیہ، فتاویٰ رضویہ کی ایک جلد کے نصف کے برابر ہوگا اور ہر بار ہر ایڈیشن میں کانٹ چھانٹ کی جاتی ہے اور علمی استعداد صرف اتنی کہ علمی فقہی پس ماندگی و بے بسی ہے۔

جواب میں کئی جگہ اس طرح جواب ہے ''بندہ کو معلوم نہیں، حال معلوم نہیں، حقیقت معلوم نہیں، معلوم نہیں''۔

اسی وجہ سے نہ ترجمہ قرآن کر سکا اور نہ ہی مدرس بن کر مدرسہ میں پڑھا سکا۔

مولوی گنگوہی سے Sex کی بو پائی جاتی تھی۔ کبھی نانوتوی کو ساتھ لٹاتے۔ کبھی الیاس کاندھلوی (تبلیغی جماعت کا بانی) کو رات ایک دو بجے بلا کر فیض پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کے والد کو تسلی دیتے ہیں کہ بندہ کی طبیعت میں انتشار نہیں ہو گا۔ اور کبھی نوعمر دیہاتی کے سوال عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ کے جواب میں شرم

گاہ عورت کو گندم کے دانے جیسی بتاتے ہیں۔

تفصیل ''گمراہی کے چند رہنما'' میں ملاحظہ ہو۔

اس کے نام کے اعداد اس آیت کریمہ کے اعداد کے مطابق ہیں۔

اھلنکھم انھم کانوا مجرمین (دخان آیت 37)

کے اعداد 668 ہیں اور رشید احمد گنگوہی کے اعداد بھی 668 ہیں

مذہب دیوبند کا چوتھا سرخیل:

مولوی اشرفعلی تھانوی جو کہ تھانہ بھون کا رہنے والا تھا اور اپنا نام اشرفعلی لکھا کرتا۔ اس نے اپنا تاریخی مادہ پیدائش اس آیت کریمہ مکر عظیم 1280 سے نکالا۔ اور کہتا کہ میں بھی بے وقوف ہوں مثل ہدہد کے۔ (الافاضات الیومیہ) اور اپنے پیروکاروں کے بارے کہتا ہے کہ چھینٹ چھینٹ کر تمام احمق میرے حصے میں آگئے۔

(حوالہ مذکورہ)

یہ شخص انگریز کا زرخرید ملاں گستاخ رسول، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانے والا۔ نہایت بے حیا و حیا سوز باتوں کا چاہنے والا اور اس کی گفتگو پر گاہے گاہے Sex اپیل ہوتی (اس کے دعویٰ الجبل الثانوی کی تقدیم مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر میں ملاحظہ ہوں)۔ یہ شخص تبلیغی جماعت کا بھی مخالف تھا۔ مسلم لیگ سے باغی اور قائداعظم پر طعن و تشنیع کرنے والا تھا۔

طرہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نہایت گالی دیکر مرتد ہوا۔ جبکہ پہلے اہل سنت حنفی المذہب تھا۔ اس گالی والی عبارت حفظ الایمان ص 8 پر علمائے دیوبند کے آپس میں تقابلی فتاویٰ جات ملاحظہ ہوں۔

(خون کے آنسو از حکیم مشرف علامہ مشتاق احمد نظامی)

(۱) یہ فتنہ پرور انگریز کی شہہ پر گل فشانیاں کرتا رہا۔ پہلے لوگوں کو مذہب و مسلک

کے نام پر لڑایا۔ رہی سہی کسر لسانیت و ذاتیات میں الجھا کر پوری کر دی۔

ملاحظہ ہو۔

الحائک اذا صلی یومین انتظر الوحی۔ جولاہا دو دن نماز پڑھ کر (اپنی کم عقلی کی وجہ سے) وحی کا انتظار کرتا ہے۔

(الرفیق فی سواء الطریق ملقب بہ کیل یوسفی ص 25 مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

(۲) ''جب قیامت کا دن ہو گا ایک منادی آواز دے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے زمین پر رہتے ہوئے اللہ کے ساتھ خیانت کی ہے۔ اس پر ٹھیٹھرے اور صراف حاضر کیئے جائیں گے''۔

(۳) میری امت کے بدترین لوگ دستکاری کرنے والے اور سنار ہیں۔ (ص 4)

اس طرح کے من گھڑت عقائد و نظریات پر ہندوستان کی انصاری برادری جمیعۃ الانصار میو ناتھ بھجن ضلع اعظم گڑھ نے خوب تعاقب کیا جس کی ٹائٹل پیج کی سرخی۔

''ڈوب مرنے کی جگہ ہے دوستو''

''مفتی صاحب دیوبند اور غریب پیشہ ور اقوام'' (ماخوذ خون کے آنسو)

علمائے دیوبند کا اس انتشار و افتراق المسلمین کا منہ بولتا ثبوت یعنی نفرت عملی کا اظہار ہیں۔ ارواح ثلثہ کی حکایت نمبر 29۔ ملاحظہ ہو۔

''مولوی فاروق صاحب نے فرمایا کہ مولانا احمد حسن صاحب نے ارشاد فرمایا کہ جب میں اول اول مولانا قاسم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو مولانا قاسم صاحب کی خدمت میں ایک جولاہا آیا اور دعوت کے لئے عرض کیا مولانا (مولوی) محمد قاسم (لعنۃ اللہ علیہ) نے منظور فرمالیا۔ یہ امر مجھ کو بہت ناگوار ہوا اتنا کہ جیسے کسی نے

گولی ماردی کہ بھلا جولاہے کی دعوت بھی منظور کرلی''۔

اسے گولی جیسی تکلیف کا احساس کیوں ہوا۔ اس لئے نا کہ مولوی اشرفعلی مصنوعی و بناوٹی صاحب شریعت و دیگر(شارعین) مذہب کے فتویٰ ونظریات پر عدم عمل کیا۔ (تفصیل ''گمراہی کے چند رہنما'' میں ملاحظہ ہو)

اشرفعلی تھانوی کے نام کے اعداد اس آیت کریمہ کے اعداد کے مطابق ہیں۔

لقد کالوا کلمة الکفر و کفر بعد اسلامھم. (توبہ نمبر 74)

اس کے اعداد 1264 ہیں اور اشرفعلی تھانوی کے اعداد 1264 ہیں۔

تھانوی ملاں نے خواتین وبچیوں کے لئے بہشتی زیور کتاب لکھی۔ جس میں سراسر حدیث مبارکہ وسنت مطہرہ کی مخالفت ہے۔ نیز ایسے فحش قسم کے جملے اور زنانہ ومردانہ امراض کے لئے جنسی نسخے لکھے ہیں کہ جنہیں نہ خواتین و بچیاں پڑھنا پڑھانا گوارا کرسکتی ہیں۔ اور نہ ہی باپوں بھائیوں کی حیا وغیرت انہیں سننا پسند کرسکتی ہے۔ اور نہ ہی ہم بطور حوالہ نام ونہاد بہشتی زیور کے فحش اقتباسات نقل کرسکتے ہیں۔

اسی لیے اس دور میں مولوی عبدالحلیم شرر نے لکھا تھا کہ ''بہشتی زیور'' کی تعلیم والیٔ ریاست پالن پور نے اپنی قلمرو میں جبراً رکوادی ہے اور میں خود بھی بہشتی زیور کو ناپسند کرتا ہوں اور اس قابل نہیں سمجھتا کہ تعلیم دینا تو درکنار وہ عورتوں کے ہاتھ میں دی جائے'' (سہ ماہی ''العلم'' کراچی جولائی تا ستمبر 1972

بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ اپریل 2003ء)

دیگر ایسی کتابوں پر تبصرہ ہماری کتاب ''لائبریری کی تلاش'' ملاحظہ ہو۔

دیوبندیوں کے دو گروہ ہیں۔ (مماتی، حیاتی)

مماتی:

جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہابیوں جیسے عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ معاذ اللہ.......... مٹی میں مل گئے۔ اس گروہ کے ماضی قریب میں مولوی غلام خان، محمد یار، حسین علی واں بھچروی، یوسف رحمانی، لعنھم اللہ تعالیٰ اور دور حاضر کے یونس نعمانی۔ مولوی سعید احمد چتروڑ گڑھی خانیوال خذلہم اللہ تعالیٰ ہیں۔

حیاتی:

یہ اہل سنت کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مطہرہ کے قائل ہیں۔ باقی عقائد میں خلاف اہل سنت ہیں۔

حیاتی ومماتی کا باہمی ربط:

مولوی محمد یار دار السکینہ ڈلا جھنگ میں شیطان کو پیارا ہوا تو حیاتی مولوی نے اعلان کیا کہ اس کے جنازہ میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ راقم السطور نے اس پر گرفت کی کہ آپ کا ملاں حق نواز جھنگوی تو مماتی گروپ کو گمراہ، مرتد، اور نہ جانے کیا کچھ کہہ کر نفرت کا اظہار کرتا۔ لیکن ادھر اس کے برعکس ثواب حاصل کرنے کی ترغیب؟۔

وہ ایسے خاموش جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ مماتی گروپ کے بڑے خبیث ملعون مولوی غلام خان راولپنڈی والے کی شکل بھی بدل گئی اور معتقدین حضرت صاحب کی چہرے کی زیارت سے محروم اور ہر خیر سے محروم کی زیارت سے محروم رہے۔

اس کا واقعہ تفصیلاً ''گمراہی کے چند رہنما'' میں ملاحظہ ہو۔

حسین علی واں بھچروی (استاد مولوی غلام خان) کی موت کا واقعہ سنیئے اور

اس عبرت کے نشان سے خود اور دوسروں کو عبرت دلایئے۔ موت سے کچھ دن پہلے ان کی ٹانگیں کچھ اس طرح ہو گئی تھیں کہ پیشاب کرتا تو خود ان کے منہ پر پڑتا۔

(سفید و سیاہ ص 110)

توحید باری تعالیٰ اور دیو بندی ملاں:

مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد خاص مولوی حسین علی واں بھچراں اپنی تفسیر ''بلغتہ الحیران'' مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور۔ ص 8-157 پر لکھتا ہے۔

۱۔ ''اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنی جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں''۔

یہ صریحاً علم الٰہی سے انکار ہے اور اہل سنت کے نزدیک ایسا شخص اسلام سے خارج ہے۔ شرح فقہ اکبر ص 201 پر ہے۔ (ترجمہ) کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے۔

۲۔ ''الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے''۔

(ضمیمہ براہین قاطعہ ص 272 مطبوعہ ساڈھورہ)

یہ گستاخ رسول ٹولہ مختلف انداز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کا انکار کرتا رہا اور اپنی خلاف احتیاط تحریروں کو صحیح و سچ ثابت کرنے کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملاتا رہا۔ اور مرزا قادیانی کے بارے اکابر دیو بند کی نرم روی اور ان کی کتب و نظریات مرزائیوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوئے۔

1973 کی تحریک ختم نبوت میں مرزائیوں نے مناظرہ میں اپنے دعویٰ کی دلیل دیتے ہوئے تقویۃ الایمان، تحذیر الناس جیسے رسوائے زمانہ کتابوں کے

حوالے دیے۔

تحریک پاکستان میں یہ ملاں گاندھی کی لنگوٹی کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے۔

(تفصیل کے لئے ہماری کتاب "یاد برہان" مطبوعہ البرہان پبلیکیشنز لاہور ملاحظہ ہو)

اور نہ ہی اس فرقہ کے اکابرین نے شیعہ کو کافر کہا۔ بلکہ ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ایصال ثواب کیا۔ (ملاحظہ ہو)

شیعہ اکابر علمائے دیوبند کے نزدیک کافر نہیں

"جو شخص صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین) میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا"۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص 248)

روافض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ یہ شیخین صحابہ (ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کو کافر کہتے ہیں۔ (فتاوی رشیدیہ ص 165 مجیدیہ بک ڈپو بوہڑ گیٹ ملتان)

ایک مولوی نے عرض کی حضرت جو غالی شیعہ ہیں صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں کیا یہ کافر ہیں؟

جواب: فرمایا کہ اس تبرا پر کفر کا فتویٰ اختلافی ہے۔

(الافاضات الیومیہ جلد پنجم اشرفعلی تھانوی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں کیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ سنی و شیعہ کا تفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں رائج ہے عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: نکاح منعقد ہو گیا لہذا اب اولاد ثابت النسب ہے اور صحبت حلال ہے۔

(امداد الفتاویٰ جلد دوم ص 224 اشرفعلی تھانوی)

رافضی کے کفر میں اختلاف ہے.......... جو ان کو فاسق کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک رشتہ لینا دینا ہر طرح درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص 170)

شیعہ کا ذبیحہ:

شیعہ کے ذبیحہ میں علمائے اہلسنت کا اختلاف ہے راجح و صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ جلد سوم ص 608)

شیعہ کا جنازہ پڑھنا:

"جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں.......... اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونی چاہیے اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص 264)

مشہور شیعہ عالم و وکیل مظہر علی اظہر انتقال کر گئے نماز جنازہ دیال سنگھ کالج کے گراؤنڈ میں 3 نومبر 1974 بروز اتوار بوقت صبح دس بجے مولوی عبید اللہ انور دیو بندی نے پڑھائی۔

(دیو بند مسلک کا ماہنامہ رسالہ "خدام الدین" 8 نومبر 1974 ص 3)

شیعہ لیڈر مظہر علی شمسی کی نماز جنازہ ملک مہدی حسن علوی (شیعہ) نے ادا کی نماز جنازہ میں مولوی عبد القادر آزاد، مولوی تاج محمود، مولوی ضیاء القاسمی، ڈاکٹر مناظر محمد طفیل چودھری غلام جیلانی علاوہ ہزاروں مداحوں نے شرکت کی۔

(نوائے وقت لاہور 21 جون 1976)

تعزیہ داری میں تعاون:

"اجمیر میں مولانا محمد یعقوب نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دیا تھا۔

اس لئے اہل تعزیہ کی نصرت کرنی چاہیے''۔

(الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص 138)

شرارت کی اور غائب:

کچھ عرصہ پہلے ڈیرہ اسماعیل خان سے ایک 4 ورقی پمفلٹ (جس پر کوئی پتہ وغیرہ نہیں تھا) دیوبندی مساجد سے تقسیم کیا گیا اور علمائے اہل سنت کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا)۔ عوام کے اندر انتشار پھیلا اور علماء سے رجوع کیا۔ یہ کیا لکھا ہے کہ (بریلوی کا خدا اونگھتا۔ چلتا پھرتا ہے بحوالہ فتاوی رضویہ جلد اول)

طمانچہ:

جب یہ پمفلٹ مناظر اسلام ابن قطب شیر پنجاب حضرت العلام استاذی مولانا محمد عبدالرشید رضوی دام ظلہ کے پاس پہنچایا تو آپ نے بلا تاخیر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن کا رسالہ ''باب العقائد والکلام'' ملقب بہ ''گمراہی کے جھوٹے خدا'' من و عن بلا حاشیہ شائع کروایا اور الحمد للہ اہل سنت تو مطمئن ہو گئے کہ کسی خبیث نے خیانت کی اور شیطان کو راضی کرنے کے لئے اہل سنت کو بدنام کیا اور جبکہ وہ کفر کے رنگ میں مزید رنگے گئے۔ سامنے ہوتے تو مناظرہ بھی کرتے۔

جوتیاں کھانے کے قابل:

اس طرح ایک لاہوری ملاں اپنے مکتبہ پر بیٹھا ہوتا جو کوئی اہل سنت عالم کی کتاب پوچھ لیتا تو اسی عبارت (جہاں پر لکھا ہوتا کہ دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں) انگلی رکھ کر دکھاتا کہ یہ مولانا احمد رضا خان نے لکھا ہے۔ تو اس طرح ایک نوجوان اہل سنت کے ہاتھ چڑھا تو اس نے مار مار کر دوکان کے اندر زخمی کر دیا کہ تیرے ساتھ مناظرہ بھی نہیں کیونکہ تو عالم نہیں۔ تیری سزا جوتیاں بھی کم ہیں۔

القصہ وہ اس صدمے سے دوکان پر نہ آسکا۔ بالآخر اسی صدمے و شدید

جوتوں کی وجہ سے ہلاک ہو کر اپنے بزرگ شیطان کی گود میں جاں بہ شیطان کر گیا۔
(برصدق راوی)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ان کی کتب کی عبارات خلاف احتیاط سے اخذ کر کے ان کے عقائد در بارہ رب سبحانہ وتعالیٰ کے تحریر فرمائے۔ اصلی عبارت آئندہ صفحات باب دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم نے اس بدزبان امام الوہابیہ پر لزوم امکان جہل وغیرہ شناعات سے نقض کیا تھا۔ مولوی محمود حسن دیوبندی نے عقائد گنگوھی کے بیان وحمایت میں اس کا جواب اخبار نظام الملک پرچہ 25 اگست 1889ء میں یہ چھاپا ''چوری شراب خوری، جہل، ظلم سے معارضہ کم فہمی معلوم ہوتا ہے۔ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ یہ کلیہ ہے۔ جو مقدور العبد ہے۔ مقدور اللہ ہے''۔

مولوی محمود حسن کے اسی قاعدہ کلیہ کے مطابق متعدد اوصاف عیواب گنوائے جو انسان کر سکتا ہے۔ (از افادات علامہ شرف قادری)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن اس کا تعاقب مزید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اولاً جب یہ ٹھہرا کہ انسان جو کچھ اپنے لئے کر سکتا ہے۔ وہابیہ کا خدا بھی خود اپنے لئے کر سکتا ہے۔ تو جائز ہوا کہ ان کا خدا زنا کرے، شراب پئے، چوری کرے، بتوں کو پوجے، پیشاب کرے، پاخانہ پھرے، اپنے آپ کو آگ میں جلائے، دریا میں ڈبائے، سر بازار بدمعاشوں کے ساتھ دھول چکڑ لڑے، جوتیاں کھائے وغیرہ۔ وہ کون سی ناپاکی، کون سی ذلت ہے، کون سے خواری ہے، جو ان کے خدا سے اٹھ رہے گی''۔ (ماخوذ فتاوی رضویہ جلد 6)

دیوبندیوں کی شرارت پر گرفت:

اس دوورقی پمفلٹ کے مکمل جوابات کئی جگہوں سے دیئے گئے۔ مگر صدائے برنخاست۔

(۱) راہ حق: مولانا مظفر شاہ قادری، کراچی۔

(۲) "امام احمد رضا بریلوی اپنوں اور غیروں کی نظر میں"

از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور۔

(۳) مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی علمائے دیوبند کی نظر میں۔

از مولانا اللہ بخش نیرؔ، جھنگ۔

اس مولوی محمود حسن دیوبندی کے اس قاعدہ کلیہ کے مطابق متعدد اوصاف اور عیوب گنوائے جو انسان کرسکتا ہے۔

(۴) گمراہی کے جھوٹے خدا از اعلیٰ حضرت

از تشہیر مولانا محمد عبدالرشید صاحب رضوی جھنگ مدظلہ علیہ۔

درج ذیل عقائد دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی کے ہیں۔ جو اس کی تصانیف تقویۃ الایمان۔ یکروزی، ایضاح الحق میں صراحۃً واشارۃً درج ہیں۔

(۱) خدا کا علم قدیم نہیں چاہے تو جاہل رہے۔ (تقویۃ الایمان)

(۲) اللہ تعالیٰ کی بات واقع میں جھوٹی ہونے میں حرج نہیں۔ (یکروزی)

(۳) خدا کی پاک ذات پر کھانا پینا سونا پاخانہ کرنا ڈوب مرنا سب روا ہے۔ (یکروزی)

(۴) اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال عادی بھی نہیں ہے۔ (یکروزی)

(۵) اللہ تعالیٰ کا بہکنا، بھولنا، بیوی، بیٹا بندوں سے ڈرنا سب کچھ روا ہے۔ (یکروزی)

(۶) خدا کا تھر کنا، نٹ کی طرح کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لونڈے بازی کرنا، لونڈے بازی کرانا، کوئی بات اس کی شان کے خلاف نہیں۔ وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردوں کی طرح آلہ تناسل اور عورت کی طرح شرمگاہ بالفعل واقعۃً رکھتا ہے۔ (یکروزی)

(یکے از تحریرات علامہ اللہ بخش نیرؔ دام ظلہ)

اللہ تعالیٰ کے متعلق دیوبندی علماء کا عقیدہ

سارا علم غیب الٰہی
پانچ میں ختم کراتے یہ ہیں

سمت زمان و مکاں سے تنزیہہ
حق کی ضلال بناتے یہ ہیں

دیدار بے کیف پر ایمان
کفروں کے ساتھ گناتے یہ ہیں

ترک سزائے شرک پر اس کو
بے غیرت ٹھہراتے یہ ہیں

غیر کفر کی قطعی سزا بھی
معتزلہ سی مناتے یہ ہیں

قدر حکم نبی رکھنے کو
حیلہ گر اس کو بتاتے یہ ہیں

مور چھل اس کی قبر پہ جھلتے
سنگیرہ تنواتے یہ ہیں

خاص انہیں اپنے لئے کرنے کی
تہمت حق پر اٹھاتے یہ ہیں

جو اک پیڑ کے پتے گن دے
اس کو خدائی تھماتے یہ ہیں

حق سے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر
پیر کو باتیں کراتے یہ ہیں

یوں گھل مل کے کلام سیفی
یارانہ گنٹھواتے یہ ہیں

لیکن شاہ و رسل کے حق میں
قاہر محض بتاتے یہ ہیں

کذب الٰہی ممکن کہہ کر
دین و یقین سب ڈھاتے یہ ہیں

کذب کا کیا غم، ہاں کوئی کاذب
سمجھے اس سے ڈراتے یہ ہیں

ان کو بھلا بہلا کے ہو جھوٹا
اس کا پاس دلاتے یہ ہیں

قدرت رب سے ہے کذب بشر ہے
طاقت جس کی رکھاتے یہ ہیں

کذب خدا پر کون ہے قادر
قدرت جس سے کھٹاتے یہ ہیں

اوندھی عقل کی اندھی بدھیا
کس جنگل میں چراتے یہ ہیں

بالفعل ان کا خدا عیبی ہے
پھر امکان تو گاتے یہ ہیں

سوئے، اونگھے، بہکے، بھولے ‌ ‌ ‌ کیا کیا گت بتواتے یہ ہیں
غفلت، ظلم، تھکن، محتاجی ‌ ‌ ‌ کون سا نقص براتے یہ ہیں
کام کو اس پر مشکل مانیں ‌ ‌ ‌ خلق سے اس کو ہراتے یہ ہیں
کھائے پھر کیوں نہیں اس کو ‌ ‌ ‌ "موہن بھوگ" چڑھاتے یہ ہیں
اُف ان کے امکان کی خواری ‌ ‌ ‌ بھیک تک اس کو منگاتے یہ ہیں
جوڑ اور جورو، ماں باپ اس کے ‌ ‌ ‌ بچے اس کو جناتے یہ ہیں
اس کا شریک اور خواری میں یادر ‌ ‌ ‌ سب کی کھیپ بھراتے یہ ہیں
ذلت و عجز و خوف کا کیا غم ‌ ‌ ‌ موت تک اس کو چکھاتے یہ ہیں
جتنے عیب بشر کر سکتا ‌ ‌ ‌ اپنے خدا کو لگاتے یہ ہیں
اچھلے، کودے، کلائیں کھائے ‌ ‌ ‌ سب کھیل اس کو کھلاتے یہ ہیں
دبکے، پھولے، سمٹے، چھلیے ‌ ‌ ‌ اس کو ربڑ کا بناتے یہ ہیں
مرد بھی، عورت بھی، خنثیٰ بھی ‌ ‌ ‌ کیا کیا سوانگ رچاتے یہ ہیں
اپنے خدا کو محفل محفل ‌ ‌ ‌ کوڑی ناچ نچاتے یہ ہیں
چاروں سمت اک آن میں منہ ہو ‌ ‌ ‌ ناچ اس کا یہ دکھاتے یہ ہیں
چومکھے برہما اور کاہنا کے ‌ ‌ ‌ آگے، سیس نواتے یہ ہیں
دیو کے آگے گھنٹی بجا کر ‌ ‌ ‌ ہم اس سے بلواتے یہ ہیں
لنگ حلبری کی ڈنڈوتیں ‌ ‌ ‌ پوجا پاٹ کراتے یہ ہیں
کنکی، اشنان اور بیساکھی ‌ ‌ ‌ ڈبکی اس کو کھلاتے یہ ہیں
زانی، مزنی، اوچکا، ڈاکو ‌ ‌ ‌ سارے جھولے جھلاتے یہ ہیں
کون سی خواری باقی چھوڑی ‌ ‌ ‌ سب اس سے کرواتے یہ ہیں

ماخوذ "الاستمداد علی اجیال الارتداد" ۱۳۳۷ھ
از امام اہل سنت مطبوعہ برج منڈی فیصل آباد، مسلم کتابوی لاہور

دیوبندیوں کا نیا خدا:

مولوی حسین احمد صاحب کانگریسی کے بارے میں یوں دھوم دھام مشتہر ہے۔تم نے کبھی خدا کو بھی اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے۔کبھی خدا کو بھی اس کے عرش عظمت وجلال کے نیچے انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟تم کبھی تصور بھی کر سکے کہ رب العالمین اپنی کبریاؤں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آ کر رہے گا۔ (شیخ الاسلام نمبر ص 59

بحوالہ الامن والعلی زیر باب حرف آغاز ص 35)

راولپنڈی کا دیوبندی مماتی ملاں مولوی غلام خاں اللہ تعالیٰ کو غوث اعظم کہتا اور آگے جل جلالہ لکھتا اس کے برعکس شیخ الہند (دیوبندیوں کے) مولوی محمود حسن نے لکھا۔ جنید وشبلی وثانی ابو مسعود انصاری

رشید ملت و دین غوث اعظم قطب ربانی (مرثیہ ص 4)

معلوم نہیں مولوی غلام خاں اور ان کے ہم خیال مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق اس شعر میں غوث اعظم پڑھ کر جل جلالہ کہتے ہیں یا نہیں۔؟؟

دیوبندیت اور ناصبیت

مولوی حسین علی بلغۃ الحیران میں لکھتا ہے:

کور کورانہ مرو در کربلا

تانیفتی چوں حسین اندر بلا (ص 399)

ترجمہ: اندھے! اندھوں کی طرح کربلا میں نہ جانا کہ حسین کی طرح مصیبت نہ پڑے۔

(یہ وہی مولوی ہے جس کے مرنے سے چند دن پہلے ٹانگیں دوہری ہوکر اوپر سینے کی طرف ہوگئیں جب پیشاب کرتا سیدھا اپنے منہ میں)۔

مولوی حسین واں بھچروی کی تفسیر ''بلغۃ الحیران'' کا رد مولانا قاضی ارشاد الٰہی فیضی راولپنڈی والے بہ نام ''اکمل البرہان علی بلغۃ الحیران''، ''توفیق الرحمٰن علی تغلیط بلغۃ الحیران اور فتح الرحمٰن فی تردید بلغۃ الحیران اور فیض الرحمٰن فی تردید بلغۃ الحیران'' کیا۔

اس کے ساتھ اس کے پیروکاران:

رسوائے زمانہ کتاب ''رشید ابن رشید'' از محمد دین بٹ خارجی پر 22 سے زائد علماء کی تصدیقات ہیں اور اکثریت دیوبندی وہابی ہیں۔ جن میں چند مولویوں کے نام یہ ہیں۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی سرگودھا۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی کراچی۔

مولوی نور الحسن بخاری دیوبندی

مولوی خیر محمد ملتانی دیوبندی

مولوی شمس الحق افغانی دیوبندی

مولوی غلام مرشد دیوبندی سابق خطیب بادشاہی لاہور۔

کتاب کی چند عبارات

امیر المومنین یزید کی امارت اللہ کا انعام تھا۔ (ص 97)

سیدنا حسین کا مقصد صرف حصول خلافت تھا (ص 192)

سیدنا حسین شروع ہی سے خلافت اپنا خاندانی حق سمجھتے تھے۔ (ص 198)

سیدنا حسین حکومت کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہوئے کسی کی کچھ پرواہ نہ سمجھتے تھے۔

(ص 204)

امیر المومنین یزید کا عہد سیدنا علی کے خونریز عہد کے مقابلے میں پُر امن تھا۔

(ص 119)

خاندانی وراثت کے اولین محرک سیدنا علی ہی تھے۔ (ص 108)

سیدنا علی کی خلافت کے حامی صرف چار شخص تھے۔

رشید احمد رشید کا ٹائٹل :

اس کے ٹائٹل پر یہ الفاظ نمایاں لکھے ہیں۔

امیر المومنین سیدنا یزیدؓ

وصل اللہ امیر المومنین (یزیدؓ) واحسن الجزاء

ابو یزید محمد دین بٹ

رشید احمد رشید کتاب کا رد:

مولانا مفتی محمد ریاض الدین دام ظلہ نے بہ نام ''سیف جدید بجواب رشید ابن رشید'' 272 صفحات میں لکھی اور اٹک سے شائع ہوا۔

حواشی

(1) یہ قول رشید احمد گنگوہی کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول) جو یہ عقیدہ ہو کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر ہے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان رو کے تھانوی صاحب وغیرہ علمائے وہابیہ سے استفتا ہے کہ علم ذاتی بے عطائے الٰہی کسی مخلوق کے لئے ماننا ضروریات دین کا انکار ہے یا نہیں۔ ہے تو ایسے کہ کفر میں شک بلکہ کفر میں نہ ماننا صرف اندیشہ کفر جاننا کفر ہے یا نہیں۔ ہے تو جناب گنگوہی صاحب کافر ہوئے یا نہیں۔ نہیں تو کیوں؟

(2) فتاویٰ گنگوہی۔

(3) فتاویٰ گنگوہی۔

(4) مضمون محمود حسن۔

(5) مضمون محمود حسن۔

(6) مضمون محمود حسن۔

(7) بُراہین قاطعہ۔

(8) بُراہین قاطعہ۔

(9) حفظ الایمان تھانوی۔

(10) تحذیر الناس۔ قاسم نانوتوی۔

(11) تقویت الایمان ص 20 وتصریح وصریح مضمون محمود حسن۔

(12) تحذیر الناس۔ قاسم نانوتوی۔ ص 38, 37

(13) قاسم نانوتوی نے یہ فلسفہ مشرکین سے لیا۔ سورۃ انفال کی آیت فامطر من السماء کی تشریح پڑھنے سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔

غیر مقلدان کا خدا یہ سب کچھ ہے

جو دیو بندی وہابی کا قال اللہ تعالیٰ بعضھم من بعض اور وہ بعض نزاکتیں اور زیادہ رکھتا ہے ایسا کہ جس کے [1] دین میں کتا حلال سوئر کے گردے حلال سوئر کی تلی حلال سوئر کی کلیجی حلال سوئر کی اوجھڑی حلال سوئر کی کھال کا ڈھول بنا کر اس سے پانی پینا حلال وضو کرنا حلال گندی خبیث [2] شراب سے نہا کر سارے کپڑے اس میں رنگ کر نماز پڑھنا حلال ایک وقت میں ایک عورت [3] متعدد مردوں پر حلال جس نے آپ ہی تو حکم [4] دیا کہ خود نہ جانو تو جاننے والوں سے پوچھو اپنے علما کی اطاعت کرو اپنے نیکوں کی پیروی کرو جب پوچھا اور اطاعت و پیروی کی تو شرک کی جڑ دی اور جس نے علما دین کی تقلید حرام و شرک ٹھہرائی اور پوربی [5]، بنگالی، پنجابی، بھوپالی کی فرض وہ جس نے اپنے اور رسولوں کے سوا کسی کی بات حجت نہ رکھی اور بیچ میں چند محدثوں [6] جارحوں معدلوں کو کھڑا کر کے ان کے قول کو کتاب و سنت کے برابر ٹھہرا کر حجیت دی یعنی یہ شریک الوہیت نہیں تو شریک رسالت ضرور ہیں نہیں نہیں بلکہ شریک الوہیت ہی ہیں۔ کہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ (انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا) نہ کہ رسلا من دون النبی (نبی کے سوا رسول)۔

ہاں وہ جس نے آپ ہی تو اتباع ظن [7] حرام اور افادۂ حق میں محض ناکام کیا پھر ان چند ظنی روایات ظنی جرح و تعدیلات کا اتباع عین دین کر دیا تو بات کیا وہی کہ یہ مثل انبیا معصوم ہیں نہیں نہیں بلکہ دین غیر مقلدی کے جھوٹے خدا ہیں وہ جس نے چند جاہلان عالم نما کے سوا جو ابو حنیفہ و شافعی پر منہ آتے اور ان کے احکام پر کھنے کی اپنے میں طاقت بتاتے ہیں تمام عالم کو بے نتھا بیل کیا ہے کیونکہ وہ آپ دلیل سمجھ نہیں

سکتے اور دوسرے کی کہی ہوئی اگرچہ بنگالی، بھوپالی، دہلوی، امرتسری کی مان لیں کہ دلیل سے یہ ثابت ہی تو یہ وہی تقلید ہوئی جو شرک ہے لہذا ضرور بے نتھے بیل وہ کہ عام جہاں میں جس کے لئے کوئی حجت قائم نہیں ہوسکتی کہ حجت قائم ہو۔ دلیل سے دلیل وہ خود سمجھ نہیں سکتے اور دوسرے کی سمجھ پر اعتماد شرک وہ جس نے (خاک بدہن خبثا) کھلے مشرکوں کو خیرامۃ کہا اور ان کے تین قرنون کو خیر القرون کہلوایا جن کا روز اول سے آج تک یہی معمول کہ عامی کو جو مسئلہ پوچھنا ہوا عالم سے پوچھا عالم نے حکم بتا دیا سائل نے مانا اور کاربند ہوا صحابہ آج تک کبھی دلیل بتانے اور اسے عامی کے اس قدر ذہن نشین کرنے کا کہ وہ خود سمجھ لے کہ واقعی یہ حکم قرآن وحدیث سے ثابت ہروجہ صحیح غیر معارض وغیر منسوخ ہے ہرگز نہ دستور تھا نہ ہوا نہ ہے۔ تو پوچھنے والے بے علم دلیل تفصیلی انکا فتوے مانا کیے اور یہی تقلید ہے۔ تقلید شرک تو عہد صحابہ سے آج تک سب عامی مشرک ہوئے اور وہ مفتی بے القائے دلیل اسی لئے فتوے دیتے رہے کہ یہ مہنے اور عمل کریں تو صحابہ سے آج تک سب مفتیان وعلما مشرک گرشرک دوست ہوئے اور ہر مشرک گرخود مشرک اور مشرکوں سے بدتر تو غیر مقلد کے دھرم میں صحابہ سے ابتک تمام امت مشرک لیکن غیر مقلد کا خدا انہیں خیرامۃ اور خیر القرآن کہتا اور کہلواتا ہے پھر اس کی شکایت کہ ایسوں کو کہا جو غیر مقلدی دھرم میں فرقوا دینھم وکانوا اشیعا تھے۔ جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے کر دیا اور جدا جدا گروہ ہو گئے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع ان سے فتوے لیتے اور اس پر چلتے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اتباع انکی طرف سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اتباع ان کے ساتھ تھے اور اختلاف آج تک برابر قائم رہتے سب فریق مشورہ کر کے ایک بات پر عامل نہ ہوتے تھے نہ ہوئے قرآن عظیم میں ہمیشہ پڑھا کئے۔ فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول ۔ جب تم میں کسی بات میں اختلاف

ہو تو اسے اللہ و رسول کی طرف رجوع کرو اس پر عمل کرنا تھا نہ کیا اس پر عمل کرتے تو سب ایک نہ ہو جاتے کہ اللہ و رسول کا حکم ایک ہی تھا مگر وہ اپنے ہی عالموں کے قول پر اڑے رہے۔ سعودی عمری، عباسی نام نہ کہلانا کوئی چیز نہیں کام وہی رہا جو حنفی شافعی مالکی حنبلی نے کیا، کام کام سے ہے نہ کہ نام سے دین کے ایسے ٹکڑے کرنے والوں کو خیر امة وخیر القرون ٹھہرایا وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔

کیا انہوں نے خدا کو جانا۔

حاش للله سبحن رب العرش عما یصفون٥

سبحن رب العرش عما یصفون٥

تعلیقات وتحقیقات

یہ فرقہ چند سالہ پرانا ہے۔ اور اس میں نمایاں ترین وہ ٹولہ ہے جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتا ہے۔ یہ نام انہوں نے اہل سنت و دیگر مذاہبوں کے نام کی چڑ کی وجہ سے ملکہ برطانیہ سے اہل حدیث رجسٹرڈ کرایا ہے۔

ان میں چند قسم کی تحریکات، جماعتیں، جہادی ونگ، سماجی، تعلیمی ادارے ہیں جو کہ آزاد خیالی کی رو میں بہ کر نوجوانان اسلام کے دین و ایمان کو تباہ کر رہے ہیں۔

فی الحقیقت یہ وہی خارجی لوگ ہیں جو قرآنی آیات جو بتوں و مشرکوں کے بارے نازل ہوئیں ان کو مسلمانوں پر فٹ کرتے ہیں۔ ان میں توحیدی، خاکساری، المسلمین، مودودی ہیں۔

(اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھیں)

ہمارے خیر خواہ اعظم محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان (بد مذہبوں) سے بچو اور بچاؤ کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں یا فتنے میں نہ مبتلا کر دیں۔ (رواہ المشکوۃ)

ان تحریکات کا مختصراً تعارف وعقائد ونظریات معلوم کریں۔

(تفصیل اور ان کی ذیلی شاخوں کا تعارف ہماری کتاب ''پہچان باطل'' میں ملاحظہ کریں اور ان کے گمراہ گر رہنماؤں کا تعارف و گمراہی ''گمراہی کے چند رہنما'' میں ملاحظہ کریں)۔

خاکسار تحریک:

اس کا بانی مسٹر عنایت اللہ مشرقی تھا۔ اب جب کہ اس کا بیٹا حمید الدین احمد المشرقی ہے۔

عقائد:

یہ خلاف اسلام عقائد رکھتا ہے کلمہ شہادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو عبادت نہیں جانتا۔ حدیث شریف کا صاف انکار کرتا ہے۔ قادیانی کی طرح امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری کا قائل نہیں ہے۔ وفات عیسیٰ کا قائل ہے۔

امارت (سربراہی ملک) کے پردے میں نبوت کا مدعی ہے۔ آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ۔ کے خدائی فیصلہ کا منکر ہے۔ قرآن پاک کی فصاحت کا منکر ہے۔ (تذکرہ مقدمہ ص 65)۔ مسیلمہ کذاب کی کتاب ہر اسلوب میں قرآن پاک کے برابر ہے۔ (حوالہ مذکورہ)۔

قرآن پاک کو باوضو چھونا اس کے نزدیک بے معنی ہے۔ ص 52

اس کے مذہب میں وید، گیتا، ژند اوستا مقدس کتابیں ہیں۔ (ص 20)

تفاسیر قرآن کا منکر ہے۔ (ص 87)

قرآنی عقیدوں سے صاف انکار ہے۔ (ص 41)

مشرقی دھرم میں 10 ہزار خداؤں کا اقرار۔ (ص 99)

توہین انبیاء و اقرار غیر نبی (معاذ اللہ):

تذکرہ دیباچہ ص 32 پر ہے۔ دنیا میں جس قدر پیغمبر آئے اپنے سے پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے رہے۔ بدھ نے کرشن کی تائید کی موسیٰ علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کی تصدیق کی"۔ ص 55 پر لکھتا ہے کہ کہیں حدثنا اور قال قال کا بے سرا راگ ہے۔ (معاذ اللہ)

مکفر المسلمین:

کتاب مذکورہ ص 64 پر لکھتا ہے۔ فقہ کی تفریق، شریعت کی تفریق مسئلہ و مسائل کی تفریق طریقت اور سلسلوں کی تفریق پیروں اور سجادہ نشینوں کی تفریق اولیاء اور خانہ نشینوں کی تفریق مزار پرستی اور اولیاء پرستی کی تفریق سب کفر ہیں۔ سب انکار خدا ہے۔ سب عبادت طاغوت ہے۔ سب اربابا من دون اللہ ۔کو پکڑنا ہے۔ سب شرک جلی ہے۔ شرک محض ہے شرک اکبر ہے وہ ظلم عظیم ہے جس کی بخشش کی تمنا کوئی آس نہیں وہ بدی ہے۔ جس کی پاداش جہنم ہے۔

خاکسار تحریک کے بانی کا انگریزوں کے سامنے عاجزی کا درس:

مسٹر مشرقی نے اشارات ص 112 پر خاکساروں کو یہ سبق پڑھایا ہے۔ انگریزوں اور عیسائیوں کے بنگلوں پر جا کر بے خوف وخطر خدمت کے لئے درخواست کی جائے جب انگریز ملاقات کے لئے باہر نکلے تو بیلچے کو کندھے پر رکھ کر اور دائیں ہاتھ کو جھٹکے سے بیلچے کے دستے پر چٹخا کر فوجی سلام کیا جائے، کچھ پوچھے تو اس متانت اور ادب سے جواب ہو۔ جواب میں عاجزی نظر آئے۔ جناب کہہ کر خطاب ہو جب رخصت ہونا ہو تو فوجی سپاہی کی طرح رخصت کا فوجی سلام ہوا الغرض انگریز کو ملک کا بادشاہ سمجھ کر اس سے شاہانہ اور فیاضانہ سلوک کیا جائے۔

جب یہ اشارات شائع ہوئی تو مسلمانوں نے مشرقی کی گرفت کی کہ تو انگریزوں کے سامنے عاجزی وسلام کی تلقین کرتا ہے، تو جھوٹے مشرقی نے اس کی تردید کی۔ چنانچہ رسالہ غلط مذہب نمبر 9، ص 14 پر لکھتا ہے۔ مجھ پر الزام ہے کہ میں انگریز کو عاجزانہ سلام کرتا ہوں۔

جاہل مشرقی:

تحریک کے اغراض ومقاصد Leaf Let پر لکھتا ہے کہ مولوی کے لئے

مولانا کے الفاظ کو اسلامی لغت سے نکال دیا جائے کیونکہ اس کے معنی ''ہمارا خدا'' کے ہیں۔ اس کی جگہ شیخ الفاضل یا اور القاب استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسلامی لغت میں پہلے ہے یہ نکالے گا۔ اس لئے شریعت صرف اس کی سمجھ میں آئی۔ (معاذ اللہ)

اگر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تو پھر اس لفظ کو نکالنے کا کیا مقصد ہے۔

اس کی گمراہ گر چند کتابیں تذکرہ، اشارات، خطبات لکھنو ہیں۔

تعاقب:

اہل سنت عوام و علما نے مشرقی کے عقائد و نظریات نوٹ کر کے چند جگہوں سے اس بارہ فتویٰ حاصل کیا۔ یہی فتویٰ جب مولانا ضیاء الدین صاحب پیلی بھیتی و منشی عبدالعزیز صاحب بریلوی نے قبلہ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ کے حضور اسی بارہ عرض کیا تو آپ نے ''تبصرہ مذہبی بر تذکرہ مشرقی'' ایک رسالہ تحریر فرمایا جس میں اس کی عبارت پر گرفت کی گئی ہے۔

مولانا محمد عالم آسی نے اپنی کتاب مستطاب ''تبصرہ علی التذکرہ'' میں موثر گرفت کی ہے۔ یہ کتاب امرتسر سے شائع ہوئی ہے۔ مولانا ابوالحسنات علامہ محمد احمد علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے کتاب ''خاکساری مذہب اور اسلام'' لکھ کر عوام اہل سنت کو ان فتنوں سے خبردار کیا۔ یہ کتاب لاہور سے 1939ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس فتنہ کے بارے شمشاد علی خان اور کمال الدین صاحب نے حضور مفتی اعظم ہند سے محرم الحرام 1358ھ میں دریافت کیا اور محمد رضا خاں صاحب محلہ روہیلی ٹولہ نے 28 محرم الحرام 1358ھ کو آپ کے حضور اس کی عبارات نقل کر کے فتویٰ طلب فرمایا اور اس جماعت کی شمولیت پر کیا حکم ہے۔ آپ نے اول الذکر سائلین کا جواب مختصراً پیرایہ میں فرمایا۔ اور موخرالذکر کا جواب تفصیلی دیا۔ جواب ہدیہ قارئین ہے۔

الجواب:

یہ تیسرا سوال مشرقی کے اقوال بدتر از ابوال اور اس کے زبوں حال پر ملال بد مآل سے متعلق آیا ہے جہاں تک مجھے یاد ہے غالباً ہر سوال میں نئے نئے اقوال پیش ہوئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کتاب ایسے ہی خبیث اقوال کا خزانہ ہے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔اس کے اقوال اسلام کو کفر کفر کو اسلام ٹھہراتے ہیں۔ ایمان کو از بیخ سرکندہ کرتے اور مشرقی کے گڑھے ہوئے بے ڈول لائق ہزار نفریں ولاحول مذہب کو از نام اسلام پیش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کھلا کافر بت پرست مشرک بتائے اتباع و اطاعت انبیاء کو شرک پرستی سمجھاتے ہیں۔ ان میں ارکان اسلام و شعائر دین سنن سید المرسلین کے ساتھ استہزا ان کی توہین مبین ہے۔ عبادتوں کے عبادت ہونے سے انکار۔ اسلام و مسلمین و علمائے دین و احکام شرع متین پر بے طرح بوچھاڑ ہے اس کی کتاب میں ایسے اقوال ہیں۔ جن کی کوئی تاویل صحیح نہیں ہو سکتی۔ جن پر مطلع ہو کر قائل کے کفر و عذاب میں شک و ارتباب موجب کفر ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)۔

جو لوگ اس کے ان اقوال پر مطلع نہیں ہیں۔ اس کی جماعت میں شریک ہو گئے ہیں۔ ان پر ابھی الزام نہیں۔ ہاں مطلع ہو کر پھر اس کی جماعت میں شریک رہیں گے تو ملزم ہوں گے اور اس کے کفر و استحقاق عذاب میں بعد اطلاع شک کریں گے تو خود اسلام سے خارج ٹھہریں گے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)۔

دین کی اصل تو صرف توحید ہی مانتا ہے۔ پھر عقل کا پتلا صرف جڑ ہی کو درخت جانتا ہے۔ اسلام کے شعائر و ارکان و احکام کا مضحکہ اڑاتے ان کے ساتھ استہزا کرتے ہوئے کہتا ہے۔ ''آج اسلام (تا) ختم ہو چکے ہیں'' اس کا خود ساختہ نوتراشیدہ مذہب جسے یہ اسلام بتاتا ہے۔ وہ بھی تو ان سے معرانہ ہوگا۔ اثباتاً ونفیاً کچھ تو

ان امور کے لئے کہتا ہوگا۔ اور خود اس کا دل بھی تو کیا اس کے طور پر کوئی اور بھی ایسا کہہ سکتا ہے۔ کہ مشرقی کا اسلام اس کے اور اس کے متبعین کی شرم گاہوں میں گھس چکا ہے کہ انہیں ڈھیلے سے صاف کریں یا پانی سے یا کپڑے سے یا کاغذ سے یا یوہیں لتھڑا رکھیں۔ یہ لوگ اور ان کی عورتیں قبل جماع بحال جماع اور جماع یہ کریں نہ کریں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھیں یا نہ رکھیں۔ ہر ایک کے لئے یا خاص خاص کے واسطے یا کسی ایک شخص کے لئے برائے استمتاع پیش کیا کریں۔ انہیں چھپائیں یا کھلا رکھیں۔ ہر ایک کو دکھائیں۔ موئے زیر ناف رہنے دیں یا صاف کریں۔ کریں تو کب کتنے کتنے دن بعد اور کس طرح کس کس چیز سے۔ حیض و نفاس والیاں لیا کریں اور ان کے ساتھ کیا کیا جائے کیا نہ کیا جائے؟ اگر اس کا خود ساختہ دین اس سے بالکل معرا بغرض غلط ہو تو کیا اس کے دین کو کوئی ایسا کہہ سکتا ہے کہ اس کا دین، اس کی بی بی، ماں، بیٹی، بہن، بھتیجی، پھوپھی، خالہ، بھانجی، اور ہوتی سوتی کی اگلی پچھلی اور خود اپنی شرم گاہوں میں گھس چکا ہے؟ اپنے متبعین کی مقعدوں اور خرجوں میں دھنسا ہوا ہے''۔ زنا و لواطت اور حیض و نفاس اور بول و براز کی نجاست میں پڑا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خدا اسے اور اس کے متبعین، اس کے اقوال کے قبول کرنے والوں کو توبہ کی توفیق دے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ مصطفویہ ص 117 مطبوعہ لاہور)

مودودیت (جماعت اسلامی):

اس کا مورث اعلیٰ (سید) ابوالاعلی مودودی ہے۔ یہ فرقہ 1914ء میں وجود میں آیا۔اور یہ غیر مقلد ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں۔ ''میرے نزدیک ایک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید، ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے۔''

(رسائل ومسائل ص 244 حصہ اول)

یہ گمراہ گر فرقہ شروع ہی سے سیاسی جماعت کے روپ میں ہے، ظاہری خواہش تو ہے کہ ملک میں اسلامی حکومت قائم ہو۔ مگر ان کے قوانین تو قرآن و حدیث سے اخذ ہونے کی بجائے مودودی کی آزاد خیالی سے ہیں۔یہ ماڈرن اسلام چاہتے ہیں۔

یہودی اور مودودی:

یہ یک طرفہ ٹریفک اب نہیں چل سکتا ہم بھی سوچ سکتے ہیں کہ عربوں کی خاطر ہم ساری دنیا کے یہودیوں سے اپنے تعلقات کیوں خراب کریں۔

(ایشاء 9 نومبر 1969ء)

انگریز اور مودودی:

نہ ہندوؤں سے ہمارا کوئی قومی جھگڑا ہے نہ انگریزوں سے

(کشمکش حصہ سوئم ص 147)

مودودیت پر انگریز کی سرپرستی:

جماعت اسلامی کا جائزہ مضمون میں محمد اقبال احمد ایم اے لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ انڈیا کے بعض اعلیٰ افسر کے معاون اور سرپرست تھے اور مودودی کو ان سے مالی اعانت بھی ملتی رہی۔ (نوائے وقت 3 ستمبر 1948)

مودودیت کی توحید:

انسان خدا کا قائل ہو یا منکر خدا تو سجدہ کر رہا ہو یا پتھر کو خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر کی جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے اور اس کے قانون تحت میں زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے بلا عملاً واختیار طوعاً وکرھاً خدا ہی کی تسبیح کر رہا ہے اور عبادت میں لگا ہوا ہے۔ (تفہیمات جلد اول ص 42)

توہین قانونِ خدا:

(۱) ''جہاں معیار حق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو معیوب نہ سمجھا جائے ایسی جگہ زنا اور قذف کی حد جاری کرنا ظلم ہوگا''

(۲) جہاں نظام معیشت نہیں وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا دوہرا ظلم ہے۔

(۳) اپنی جگہ تو چور کے ہاتھ کاٹنا ہی نہیں بلکہ قید کی سزا دینا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔ (تفہیمات جلد دوم ص 281)

توہین رسالت:

رسول ہونے کی حیثیت سے جو فرائض حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عائد کئے گئے تھے اور خدمات آپ کے سپرد کی گئی تھیں۔ ان کی انجام دہی میں آپ اپنے ذاتی خیالات وخواہشات کے مطابق کام کرنے کے لئے آزاد نہیں چھوڑ دیئے گئے تھے۔

(ترجمان القرآن منصب رسالت نمبر 36)

رسالہ خطبات کے ص 30 پر لکھا ہے کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایلچی مقرر کیا۔

کتاب ''پردہ'' میں گستاخی کر کے اس کو محو کر کے پردہ تو ڈال دیا مگر توبہ مودودی کے نصیب میں نہ تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مودودی کا عقیدہ تحریف قرآن:

مودودی نے قرآن 3\4 سے زیادہ بلکہ پورا غائب ہونے کے عقیدہ کو کس چابکدستی اور دجل وعیاری وتلبیس کے ذریعہ مسلمانوں کی ایک جماعت کونگلوانے کی منافقانہ سعی فرمائی ہے۔ ''بعد میں صدیوں میں رفتہ رفتہ ان الفاظ ، الہ رب، دین و دین، کے وہ اصلی معنی جونزول قرآن کے وقت سمجھے جاتے تھے۔ بدلتے چلے گئے یہاں تک کہ ہر ایک اپنی پوری وسعتوں سے ہٹ کرنہایت محدود بلکہ مبہم مفہومات کے لئے خاص ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن کے اصل مدعا کا سمجھنا لوگوں کے لئے مشکل ہو گیا۔ پس یہ حقیقت ہے کہ محض ان چار بنیادی اصطلاحوں کے مفہوم پر پردہ پڑ جانے کی بدولت قرآن کی تین چوتھائی سے زیادہ تعلیم بلکہ اس کی حقیقی روح نگاہوں سے مستور ہوگی۔ (قرآن کی چار بنیادی اصلاحیں)

اس شخص نے صحابہ کرام علیہم الرضوان واولیائے عظام کے خلاف نہایت ہی توہین آمیز کلمات کہے ہیں۔ نسال العفو والعافیہ)

(تفصیل ہماری کتاب ''گمراہی کے چند رہنما'' میں ملاحظہ ہو)

مودودی کا مسلک:

مودودی کا مسلک یہ ہے جو اس نے رسائل ومسائل میں بیان کیا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا تھا کہ علمائے دیوبند اور علمائے بریلی میں سے کون حق پر ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ علمائے دیوبند حق پر ہیں۔ علماء بریلوی نے زیادتی کی ہے۔ اس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ انہوں نے اپنے دیوبندی ہونے کا اقرار کرلیا۔

مگر جب علمائے دیوبند سے اختلاف ہوا اور حسین احمد مدنی دیوبندی نے اپنی جماعت کے ساتھ مل کر مودودی پر کفر کا حکم لگایا تو مودودی نے کہا کہ میں علمائے دیوبند کے ساتھ بہت حسن ظن رکھتا تھا مگر اب معلوم ہوا کہ ان کا مقام بریلی کے کافر ساز علماء سے بلند وبالا نہیں ہے۔

مودودی کے خیالات کا مجموعہ تفسیر قرآن؟؟

"تفسیر القرآن کے دیباچہ ص 10 پر لکھا ہے کہ میں نے اس قرآن کے الفاظ کو اردو جامہ پہنانے کے بجائے یہ کوشش کی ہے کہ قرآن کی ایک عبارت پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ میں آتا ہے اور جو اثر میرے دل میں پڑتا ہے اسے حتی الامکان صحت کے ساتھ اپنی زبان میں منتقل کر دوں"۔

قرآن کی تفسیر کی حاجت؟

ایک اعلیٰ درجہ کا پروفیسر کافی ہے جس نے قرآن کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہو اور جو طرز جدید پر قرآن پڑھانے اور سمجھانے کی اہلیت رکھتا ہو"۔

(تنقیحات 1963ء ص 3-342)

المختصر یہ شخص حدیث پاک کا بھی انکاری ہے۔ مثلاً کانے دجال وغیرہ کو افسانہ کہتا ہے اور اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں سمجھتا۔ (ملخصاً و ماخوذ، ترجمان القرآن امکان 1364)

سیدی مرشدی کے جواب میں..........؟

نشتر میڈیکل کالج ملتان میں سٹوڈنٹس یونین کے انتخابات کے موقع پر انجمن طلباء اسلام کے کامیاب امیدواران نے نظام مصطفیٰ اور یا سیدی یا نبی کے نعرے لگائے۔ اس کے جواب میں جمعیت طلبہ کے رہنماؤں نے یا مودودی یا مرشدی کے نعرے لگائے۔

(خصوصی رپورٹ ہفت روزہ صحافت لاہور 17 اکتوبر 1978ء)

تعاقب:

قبلہ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ الرحمٰن

نے ایک کتاب بہ نام ''مودودی عقیدے'' لکھ کر اہل سنت کو اس فتنہ سے ہوشیار کیا۔

نائب محدث اعظم پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت نباض قوم سیدی و مرشدی مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب دام ظلہ نے ''دو جماعتیں'' کتاب میں تبلیغی جماعت اور مودودی جماعت کا رد کیا ہے۔ نیز مودودی حقائق میں بھی اس کا رد کیا ہے۔ اور رئیس التحریر علامہ ارشد القادری نے ''جماعت اسلامی کا تنقیدی جائزہ'' تحریر فرمائی ہے۔ علامہ مشتاق احمد نظامی نے ''شیش محل'' اور علامہ مولانا محمد مدنی کچھوچھوی نے اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی'' میں دلائل کے ساتھ اس پر موثر گرفت کی ہے۔

نائب مناظر اعظم صوفی اللہ دتہ نے ''اسلام کے بدترین دشمن'' پمفلٹ میں اس کی بیخ کنی کی ہے۔ اور فکر مودودی کے حاملین   :سے 14 ویں صدی کا مجدد کی حیثیت سے متعارف کرنے لگے تو آپ علیہ الرحمۃ نے مجدد کی تعریف، مجدد کے تجدیدی کارنامے اور دلائل مزید برآں اس گمراہ اور گمراہ گر کی بدعقیدگی کی وجہ پر مجددین کی فہرست سے خارج کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو۔ ''حدیث مجدد اور مودودی'')

نیز آپ (مولانا صوفی اللہ دتہ علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے ''دستور جماعت اسلامی کا تنقیدی جائزہ'' میں دلائل کے ساتھ رد کیا ہے۔

مولانا صوفی اللہ دتہ صاحب نے 1396ء میں ایک کتاب بہ نام ''نبی الانبیاء چودھویں صدی کے ایک سیاسی لیڈر کی نظر میں'' لکھ کر مودودی کے دانت کھٹے کیے۔

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ نے ''مودودی اور اسلام'' میں اس کے عقائد کا بیان اور اس کا رد کیا ہے۔ علامہ کاظمی شاہ صاحب نے ''آئینہ مودودیت'' میں اس کے ساتھ ہونے والے مباحثہ کا ذکر کیا ہے۔ مولانا محمد مدنی کچھوچھوی نے ''اسلام کا تصور الٰہ اور مودودی'' لکھی جو 1967ء لکھنو سے شائع ہوئی اور دستور جماعت

اسلامی ہند کا تنقیدی جائزہ لکھی۔ جو 1965ء میں شائع ہوئی۔ مولانا علی حسین مدنی علیہ الرحمہ نے ''ردتجدید احیاء دین'' لکھی۔

اب جبکہ اس کی جماعت غیر اسلامی ہر طرح سے قلابازی کھا کر اور ہر نئے انداز میں اہلسنت کے خلاف اسلام کے خلاف گل افشانیاں کر رہے ہیں اور کئی علماء دین کا رد کر رہے ہیں۔ رسالہ رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں قریباً ہر ماہ ان کا رد ہوتا ہے۔

مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ سے مودودی کی تفہیم القرآن کے درس سننے کی بابت سوال روانہ خدمت کیا گیا تو آپ نے اس کے عقائد و نظریات و شخصیت کا بیان کرنے کے بعد اس گمراہ گر سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

(وقار الفتاویٰ جلد اول 320)

حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ سے مودودی جماعت میں فرق اور اس کی دینی تنظیم و معاملات کے بارے سوال ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ مودودی جماعت اور جماعت اسلامی ہند میں کوئی فرق نہیں کہ عقائد و خیالات کے اعتبار سے یہ دونوں جماعتیں ایک ہیں۔ علمائے اہلسنت نے تفہیمات وغیرہ کی کفری عبارتوں کے سبب اس جماعت کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی کو کافر قرار دیا ہے۔ جس کی تفصیل مفتی محبوب علی خان علیہ الرحمہ کے رسالہ ''مودودی عقائد معروف کفریات'' میں ہے۔ (ماخوذ فتاویٰ فیض الرسول جلد اول ص 45)

توحیدی اور المسلمین:

یہ دونوں دراصل ایک ہی گروہ کے ہیں۔ معمولی فرق ہے۔ غیر مقلد ہیں اور عقیدہ وہابی مسلک کے ہیں۔

توحیدی مسلک کو کیماڑی، مسعودی، عثمانی بھی کہتے ہیں۔ اس کا زیادہ زور گیارہویں شریف، تعویذ گنڈا کو حرام و شرک کہنے پر ہوتا ہے۔ اس کا بانی ڈاکٹر مسعود عثمانی ہے۔ یہ فرقہ کراچی تک محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے محفوظ فرمائے۔

مولانا مفتی وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ سے عرض کیا گیا کہ توحیدی عثمانی فرقہ شریعت کو اپنی عقلوں پر پرکھتے ہیں اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ ان کے جنازہ و مغفرت کے بارے کیا حکم ہے۔

آپ علیہ الرحمۃ نے یہ جواب مراحمت فرمایا۔ ڈاکٹر عثمانی نے جو کتابچے چھاپے اور تقسیم کئے ان میں امام اعظم، حضرت غوث الاعظم اور حضرت بایزید بسطامی وغیرہم مسلمہ اولیا کرام پر کفر کے فتاویٰ دیئے ہیں اور اس کے علاوہ تمام دنیا کے مسلمانوں پر کفر کا حکم لگایا ہے۔ شریعت کا یہ اصول ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے لہٰذا ان کے ساتھ مرتدوں کے احکام پر عمل کیا جائے گا۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ نہ پڑھے گا، دفن میں نہ شریک ہوگا اور نہ ہی دعائے مغفرت کرے۔

(وقار الفتاویٰ جلد اول ص 298)

یہ گمراہ گر کہتا ہے کہ سچ پوچھو تو ہندوستان میں خالص دین پہنچا ہی نہیں۔

(معاذ اللہ)

اگر پہنچا نہیں تو تو کہاں ہے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ نے 90 لاکھ کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا۔ اور سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر 17 کامیاب حملے کئے۔ محمد بن قاسم نے سندھ

میں تبلیغ اسلام کی اور علاقے فتح کیے۔ کیا وہ غیر خالص اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ ڈرو اس واحد قہار کی گرفت سے جن کے حضور اعضائے بدن بھی گواہی دیں گے۔ ان دیگر کاغذی و ذیلی گمراہ جماعتوں تحریکوں کا تعارف ہماری کتاب ''پہچان باطل'' میں ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر عثمانی توحیدی کے عقائد:

اس کے عقائد باطلہ و کفریہ حکومت تک پہنچائے گئے اور اپنے ان فاسد خیالات کی وجہ سے واجب القتل قرار دے کر درخواست دی گئی کہ حکومت اسے تختہ دار پر لٹکائے گورنر نے اسے بلایا کہ ایک دفعہ اسے رجوع کے لئے کہا جائے تو اس نے رجوع کی بجائے گورنر کے سامنے پاگلوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیں تو گورنر نے اسے پاگل کہہ کر اٹھا دیا مگر .... اس کے باوجود اس کے شیطانی چیلوں اور اس دجال زمانہ کی پیروی کرنے والوں نے مختلف کتابچوں وغیرہ کی شکل میں اس عقیدے کو خاصا پھیلایا۔

پہلی صدی کے علاوہ باقی تمام مسلمانوں کو مشرک، مزارات کو بت کدے اور اصحاب مزارات سے توسل اور استمداد کے قائلین کو مشرک کہتے ہیں۔

ڈاکٹر عثمانی کی گرفت:

علمائے کراچی میں لوگوں کو تقاریر کے ذریعے اس کے خیالات سے آگاہ کیا اور جوابا رد کیا جس میں مولانا عبدالتواب صدیقی اچھروی لاہور دام ظلہ نمایاں ہیں۔

حضرت علامہ مولانا رانا محمد ارشد قادری رضوی نے مسعود عثمانی کی خرافات کا علمی محاسبہ بصفحات 250 لکھ کر اس کے باطل نظریات کا خوب خوب رد کیا ہے۔

ملاحظہ ہو ''مسعود عثمانی کی خرافات کا علمی محاسبہ''

مطبوعہ مکتبہ تعلیم و تربیت دربار مارکیٹ لاہور

حواشی

(1) آیت کریمہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرماً علی طاعم یطعمہ میں کھانے کی صرف چار چیزوں میں حرمت کا حصر ہے جن میں کتا نہیں اور سور کا گوشت ہے۔ چربی گردے، تلی، کلیجی، کھال نہیں، اور ان کی حرمت میں کوئی صحیح صریح حدیث بھی نہیں اور ہو تو آیت کا رد نہیں کرسکتی لہٰذا غیر مقلد دھرم میں یہ سب چیزیں حلال شیر مادر ہیں۔ نیز اس کے علاوہ ان کے فتاویٰ سے اور بھی کافی چیزیں حلال ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

☆ ''مباح ہے کھانا بجو کا'' (''فقہ محمدیہ'' جلد پنجم، صفحہ 123)

☆ ''بجو صید است'' (بجو شکار ہے) (''عرف الجادی'' صفحہ 243)

☆ ''بجو کو طبعاً مکروہ ممنوع ہے مگر شرعاً ممنوع نہیں۔

(فتاویٰ ستاریہ، جلد دوم ص 21)

☆ ''ضب یعنی گوہ حلال ہے''۔ (''تفسیر ستاری'' ضمیمہ و، ص 426)

☆ ''گوہ بھی حلال ہے''

(''صحیفہ اہلحدیث'' کراچی 16 ذیقعد 1385ھ ص 22)

☆ ''مباح ہے کھانا سوسمار یعنی گوہ کا'' (''فقہ محمدیہ'' جلد پنجم ص 123)

☆ ''عام اہل لغت ضب کا ترجمہ سوسمار (گوہ) ہی لکھتے ہیں''۔

(''فتاویٰ ثنائیہ'' ج 2 ص 172)

☆ ''گوہ تو ماکول اللحم حلال ہے'' (فتاویٰ ثنائیہ'' مطبوعہ بمبئی جلد دوم ص 172)

☆ ''گھوڑے کا گوشت حلال ہے''

(''صحیفہ اہلحدیث'' کراچی 16 ذیقعدہ 1385ھ ص 22)

☆ ''گوشت اسپ حلال است'' (گھوڑے کا گوشت حلال ہے)

(''عرف الجادی'' ص 10)

☆ ''حلال ہے کھانا گورخر (جنگلی گدھے) کا''۔

(''فقہ محمدیہ'' جلد پنجم ص 123)

☆ '' کچھوا حلال ہے'' (''تفسیر ستاری'' ضمیمہ د، ص 426)

☆ '' کچھوا حلال ہے'' (''فتاویٰ ثنائیہ'' مطبوعہ لاہور، جلد اول ص 598)

☆ ''ان تینوں (کچھوا، کوگرا اور گھونگا) سے شرع شریف نے بند نہیں کیا لہٰذا حلال ہیں''۔ (فتاویٰ ثنائیہ مطبوعہ لاہور، جلد اول ص 557)

☆ ''سانہہ اور سنگ پشت (کچھوا) اس آیت کے ماتحت نہیں، نہ کوئی حدیث ان کی حرمت کی مجھے یاد ہے، اس لئے حلال ہے''۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر 20 دسمبر 1907ء ص 10 ''اہلحدیث'' امرتسر 30 نومبر 1934ء ص 13)

☆ ساہنا (کرلا) کی حرمت کی دلیل میرے علم میں نہیں۔ (''اخبار اہلحدیث'' امرتسر 12 اپریل 1929ء)

☆ مچھلی جو دریا یا تالاب میں خود بخود مری ہو، حلال ہے۔

(''اخبار اہلحدیث'' امرتسر 6 ستمبر 1918ء)

☆ طافی مچھلی کے سوا دریا کے سب جانور حلال ہیں۔

(''اخبار اہلحدیث'' امرتسر 4 ستمبر 1931ء، 11 دسمبر 1931ء)

☆ حل جمیع حیوانات البحر حتی کلبه و خنزیره و ثعبانه۔ (سب دریائی جانور حلال ہیں یہاں تک اس کا کتا، سور اور سانپ بھی حلال ہیں)۔

(''نیل الاوطار'' قاضی شوکانی، مطبوعہ مصر جلد اول ص 27)

☆ ''حل ست از بحرے انچہ زندہ و مردہ گرفتہ'' (دریائی جانور زندہ اور مردہ

دونوں طرح حلال ہیں)۔

(''بدور الاھلہ ص 333 / عرف الجادی'' ص 238)

☆ ''اسی طرح کافر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور بھی حلال ہے''

(''نزل الابرار'' جلد 3 ص 78)

☆ کافر کا ذبیحہ حلال ہے۔

(''اخبار اہلحدیث'' امرتسر 9 مئی 1919ء، 28 جولائی 1922ء)

(2) روضہ ندیہ صدیق حسن بھوپالی۔ ص 12

(3) ضمیمہ النیر الشہابی صفحہ 36 - 34

(4) قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل ذکر ان کنتم لا تعلمون o قل اطیعو اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم واتبع السبیل من اناب الیo

(5) جو کچھ یہ کہہ دیں کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے ان کے جاہلوں پر اس کا ماننا فرض ہے۔

(6) بخاری مسلم فلاں فلاں نے یہ حدیث روایت کر دی صحیح ہو گی۔ یحییٰ ثائی، دار قطنی، فلاں فلاں نے راوی کو ضعیف کر دیا۔ اگرچہ یحییٰ وغیرہ تک سند خود مقطوع ہے وہی ابن حجر قال کہہ دیا سند صحیح ہے۔ رووی کہا ضعیف ہے۔ یہ سب میری تقلید جامد ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہ اتاری قرآن و حدیث اس کا ثبوت نہیں۔

(7) وما یتبع اکثرھم الاظن ان الظنی لایغنی من الحق شیأ وقال تعالیٰ یتبعون الا لظن لاینسی من الحق شیأ وقال لن عنی ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔

تنبیہ:

مسلمانوں تم نے دیکھا یہ ہے یہ گمراہ فرقے اور یہ ہیں ان کے ساختہ خدا ما قدروا اللہ حق قدرہ اور ایک عام بات ہے یہ کہ کفر کیا ہے۔ اس بات کی تکذیب جو بالقطع والیقین ارشاد الٰہی عزوجل ہے۔ اب یہ تکذیب کرنے والا اگر اسے ارشاد الٰہی عزوجل نہیں مانتا تو ایسے کو خدا سمجھا ہے۔ جس کا یہ ارشاد نہیں حالانکہ خدا وہ ہے جس کا یہ ارشاد ہے تو اس نے خدا کو کہاں جانا اور اگر اس کا ارشاد مان کر تکذیب کرتا ہے۔ تو ایسے کو خدا سمجھا ہے۔ جس کی بات جھٹلانا روا ہے اور خدا اس سے پاک اور بلند ہے تو اس نے خدا کو کب جانا حاصل وہی ہوا کہ اتخذالھہ ھونہ اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس جہل باللہ میں نرے دہریوں کے بعد جو سرے سے وجود خدا کے منکر ہیں۔ سب سے بھاری حصہ ان وہابیوں اسمعیلیوں خصوصاً دیو بندیوں کا ہے کہ اور کافر تو اس سے کافر ہوئے کہ انہوں نے خدا کو جھٹلایا خدا کو عیب لگایا مگر ان میں ایسا کھلا بے باک مشکل سے نکلے گا جو اپنی زبان سے خود ہی کہے کہ ہاں ہاں اس کا خدا جھوٹا ہونے اور نہ صرف جھوٹ بلکہ ہر بڑے سے بڑے عیب ہر ناپاک سی ناپاک گندگی میں سننے کے قابل ہے۔ یہودی نصرانی بھی شاید اسے کہتے جھجکیں گے یہ دھوئی دھائی دیدے کی صفائی انہیں صاحبوں کے حصے میں آئی کہ اپنے معبود کے کذاب عیبی آلودہ ہونے کو دھڑے سے جائز کریں اور اس پر تحریریں کریں لکھیں چھاپیں اسی پر کمال اسلام کا مدار جانیں۔

تنبیہ ...... تنبیہ ...... تنبیہ ......

ان چند اوراق میں جو کچھ ہوا کتب و رسائل فقیر و اصحاب فقیر میں بحمدہ تعالیٰ مبسوط مبرہن ہی مسلمان انہیں حروف کو یاد رکھیں تو ضرور ضرور ان تمام بے دینوں کے سائے سے بچیں ان کی پرچھائیں سے دور بھاگیں ان کے نام سے گھن کریں ان کے

قال اللہ وقال الرسول کے مکر کے جال میں مت پھنسیں تو اعونہ تعالیٰ یہیں روشن ہوا۔

اور انشاء اللہ الکریم اور انشاء اللہ الکریم انشاء اللہ الکریم فی الآ خرہ۔

کل کے دن پر وہ براقگن ہو یعنی ثابت رکھے گا۔ اللہ ایمان والوں کو حق دین پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

واللہ قدیر واللہ غفور رحیم. واللہ الحمد الیہ الصمدہ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمدو الہ واصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین ٥ آمین والحمدللہ رب العالمین۔

رب سبحانہ وتعالیٰ کے بارے اہل سنت کے عقائد

(۱) اللہ تعالیٰ ہر عیب ونقصان سے پاک ہے۔

(۲) سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی چیز کی طرف کسی طرح کسی بات میں اصلا احتیاج نہیں رکھتا۔

(۳) مخلوق کی مشابہت سے منزہ ہے۔

(۴) اُس میں تغیر نہیں آسکتا ازل میں جیسا تھا ویسا ہی اب ہے اور ویسا ہی ہمیشہ ہمیشہ رہے گا یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ پہلے ایک طور پر ہو پھر بدل کر اور حالت پر ہوجائے۔

(۵) وہ جسم نہیں جسم والی کسی چیز کو اس سے لگاؤ نہیں۔

(۶) اُسے مقدار عارض نہیں کہ اتنا یا اُتنا کہہ سکیں لمبا یا چوڑا یا دلدار موٹا یا پتلا یا بہت یا تھوڑا یا ناپ یا گنتی یا تول میں بڑا یا چھوٹا یا بھاری یا ہلکا نہیں۔

(۷) وہ شکل سے منزہ ہے پھیلا یا سمٹا گول یا لمبا تکونا یا چوکھونٹا سیدھا یا ترچھا یا اور کسی صورت کا نہیں۔

(۸) حدوطرف ونہایت سے پاک ہے اور اس معنے پر نامحدود بھی نہیں کہ بے نہایت پھیلا ہوا ہو بلکہ یہ معنے کہ وہ مقدار بے نہایت کے لئے۔

(۹) وہ کسی چیز سے بنا نہیں۔

(۱۰) اس میں اجزا یا حصے فرض نہیں کر سکتے۔

(۱۱) بہت اور طرف سے پاک ہے جس طرح اُسے دلہنے بائیں یا نیچے نہیں کہہ سکتے یوہیں جہت کے معنے پر آگے پیچھے یا اوپر بھی ہرگز نہیں۔

(۱۲) وہ کسی مخلوق سے مل نہیں سکتا کہ اُس سے لگا ہوا ہو۔

(۱۳) کسی مخلوق سے جدا نہیں کہ اس میں اور مخلوق میں مسافت کا فاصلہ ہو۔

(۱۴) اُس کے لئے مکان اور جگہ نہیں۔

(۱۵) اُٹھنے بیٹھنے اُترنے چڑھنے چلنے ٹھہرنے وغیرہا تمام عوارض جسم و جسمانیات سے منزہ ہے۔

(ملخصاً وماخوذ قوارع القہار ص 3 - 2 از امام اہلسنت)

امام اہلسنت نے اکابرین علماء اہلسنت کی متابعت میں رب اعلیٰ کے بارے مختصراً مگر جامع بامعنی الفاظ میں تحریر کیا ہے۔ نیز اپنے رسالہ نافعہ ''اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفےٰ والآل واصحاب'' میں بھی رب سبحانہ تعالیٰ کے بارے عقیدہ اہل سنت اپنے الفاظ میں لکھا ہے۔

(نوٹ:۔ بندہ نے عرصہ آٹھ ماہ قبل اس رسالہ کو مع تسہیل تحشیہ شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اور اس کا آسان نام ''عقائد اہل محبت'' تجویز کیا) ملاحظہ ہو۔

عقیدہ اولیٰ: (پہلا) ہر عیب سے پاک

حضرت حق سبحانہٗ وتبارک وتعالیٰ شانہٗ واحد ہے نہ عدد سے خالق ہے نہ علت[1] سے فعال ہے، نہ جوارح[2] سے قریب ہے نہ مسافت[3] سے ملک بے وزیر والی بے مشیر حیات[4] وکلام[5] وسمع وبصر وارادہ قدرت وعلم وغیرہا تمام صفات کمال سے ازلاً وابداً موصوف اور تمام شیون وشین وعیب[6] سے اولا وآخرا بری۔ ذات پاک اس کی ند[7] وضد[8] وشبہ ومثل وکیف وکم[9] وشکل وجسم وجہت ومکان[10] وامد وزمان[11] سے منزہ نہ والد ہے نہ مولود نہ کوئی شے اس کے جوڑ کی اور جس طرح ذاتِ کریم اس کی مناسبت وذوات سے مبرا اسی طرح صفاتِ کمالیہ[12] اس کی مشابہت صفات سے معرا[13] اوروں کے علم وقدرت[14] کو اس کے علم وقدرت سے فقط ع ل م ق در ت میں مشابہت ہے اس سے آگے اس کی تعالیٰ وتکبر[15] کا سراپردہ[16] کسی کو اپنے میں بار[17] نہیں دیتا۔ تمام عزتیں اس کے حضور پست اور سب ہستیاں اس کے آگے نیست کل شیء ھالک الا وجھہ وجود واحد موجود واحد باقی سب اعتبارات[18] ہیں۔ ذرات اکوان[19] کو اس کی ذات سے ایک نسبت مجہولۃ الکیف[20] ہے۔ جس کے لحاظ سے من وتو کو موجود وکائن کہا جاتا ہے اور اس کے آفتاب وجودہ کا ایک پرتَو ہے کہ ہر ذرہ نگاہِ ظاہر میں جلوہ آرائیاں کر رہا ہے اگر اس نسبت پرتو سے قطع نظر کی جائے تو عالم ایک خواب پریشاں کا نام لے ہو کا میدان عدم بحت کی طرح سنسان[21]۔ موجود واحد ہے نہ وہ واحد جو چند کی طرف تحلیل[22] پائے نہ وہ واحد جو بہ تہمت حلول عینیت[23] اوج وحدت سے حضیض اثنیت[24] میں آئے ھو ولا موجود الا ھو آیہ کریمہ سبحنہ وتعالیٰ عما یشرکون ٥ جس طرح شرک فی الالوہیۃ کو رد کرتی ہے یوہیں اشتراک فی الوجود کی نفی فرماتی ہے۔

غیرتش غیر در جہاں نہ گذاشت لاجرم عین جملہ معنی شد

حواشی

ا اس کے افعال علت وسبب کے محتاج نہیں۔

۲ انسان اپنے ہر کام میں جوارح یعنی اعضائے بدن کا محتاج ہے۔اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے شخص یا شخصیت کا لفظ منع ہے چونکہ شخص کا ایک معنی ابھرا ہوا جسم کے ہیں۔

۳ وہ کسی مخلوق سے مل نہیں سکتا کہ اس سے لگا ہوا ہے کسی مخلوق سے جدا نہیں کہ اس میں اور مخلوق میں مسافت کا فاصلہ ہو۔(ضرب قہاری)

۴ وہ حی ہے، خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے۔جب چاہے زندہ کرے جب چاہے موت دے

۵ اس کا کلام بھی قدیم ہے اور بغیر آواز کے ہے۔قرآن حکیم اس کا کلام ہے اور یہ مخلوق نہیں۔ائمہ احناف کے نزدیک اس کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔

۶ اٹھنا بیٹھنا اترنا چڑھنا ٹھہرنا سب عیب ہے۔یہ جسم کے ساتھ ہے، وہ جسم سے پاک ہے جہل کی نسبت بھی عیب ہے مثلاً ایک گانے والا کہتا ہے کہ "حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے جسے خدا بھی (معاذ اللہ) نہ جانے ہم کیا جانے"۔یہ کلمہ کفریہ ہے۔

۷ ہم سر۔

۸ مدِ مقابل۔

۹ کتنا، کیسا، کوئی تصور وقیاس نہیں کر سکتے۔ایک حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا کہ تفکروا فی خلق اللہ ولا تفکروا فی ذاتہ. یعنی اس کی تخلیق کے بارے غور وفکر کرو مگر اس کی ذات کے بارے سوچ بچار (جستجو) نہ کرو ورنہ

کھلا دشمن بہکا دے گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

۱۰؎ اس کے لئے مکان (جگہ) نہیں کہ ادھر رہتا ہے (معاذ اللہ) وہ ہر جگہ اپنے علم وقدرت سے موجود ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اوپر خدا نیچے تم یہ بھی کلمہ کفریہ ہے، اوپر والا جانے، یا انصاف کرنے والا اوپر بیٹھا ہے یا بچہ کو اپنے معبود حقیقی کا تعارف اس طرح کرایا جاتا ہے کہ اللہ کہاں ہے؟ پھر اسے آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا جاتا ہے کہ ادھر یا اوپر ہے۔ معاذ اللہ وہ خدا کے پیچھے رہتا ہے اور بعض علماء نے اسے کفر قرار دیا ہے۔ اس سے توبہ بھی کریں۔ انشاء اللہ وہ غفورالرحیم معاف فرما دے گا اور مزید سمجھ عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ماننا کفر ہے۔ فتاویٰ قاضی خان میں ہے اگر کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں وہ کافر ہو گیا۔ اس پہ توبہ واجب۔ (۱۲ منہ)

۱۱؎ وہ ذات قدیم ہے۔ زمانہ میں نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ زمانہ اسے احاطہ نہیں کر سکتا اس کا وجود کسی زمانہ پر موقوف نہیں جب زمانہ نہ تھا، وہ موجود تھا۔ وہ اب بھی موجود ہے اور جب زمانہ نہیں ہو گا پھر بھی موجود ہو گا۔ وہ زمانہ میں نہیں۔

۱۲؎ جس طرح اس کی ذات قدیم اس طرح اس کی صفات کمالیہ بھی قدیم ازلی و ابدی ہیں۔

۱۳؎ پاک

۱۴؎ اگر تمام اولین وآخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علمِ الٰہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرے کو کروڑویں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی۔ متناہی کو غیر متناہی سے

کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت)

۱۵ علویت و کبریائی۔

۱۶ مقام، بارگاہِ شاہی۔

۱۷ وہاں دخل اندازی کا تصور ہی نہیں۔

۱۸ عارضی و فانی (اعتبار کیجئے تو موجود ورنہ معدوم)

۱۹ عالم موجودات کی تخلیقات

۲۰ جس کی کیفیت سمجھ میں نہیں آسکتی۔

۲۱ ویران، اجاڑ۔

۲۲ جیسا کہ انسان واحد یا شئی واحد کہ گوشت پوست وخون واستخوان وغیرہ اجزا وابعاض سے ترکیب پا کر مرکب ہوا اور ایک کہلایا۔ اور یہ جسم کی شان ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔

۲۳ کہ اس کی ذات قدسی صفات پر یہ تہمت لگائی جائے کہ وہ کسی چیز میں حلول کئے ہوئے ہے یا اس میں سمائی ہے یا کوئی چیز اس کی ذات احدیت میں حلول کی ہے اور اس میں پیوست ہے۔ (معاذ اللہ)

۲۴ دوئی اور اشتراک کی پستیوں میں اتر آئے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے انشاء اللہ العزیز یہ واضح ہو جائے گا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات بے عیب کے بارے یہ اعتقاد رکھتے تھے اور اس کے بعد "قوارع القہار" مع تسہیل وتحشیہ کے ہدیہ قارئین ہوگی۔

کتابیات

جن کتب اہلسنت سے مدد لی گئی۔

نمبر شمار	نام کتاب	تالیف
	فتاویٰ رضویہ جلد اول	از امام اہلسنت
	فتاویٰ رضویہ جلد پنجم	از امام اہلسنت
	فتاویٰ رضویہ جلد ششم	از امام اہلسنت
	فتاویٰ رضویہ جلد نہم	از امام اہلسنت
	فتاویٰ رضویہ جلد دہم	از امام اہلسنت
	اعتقاد الاحباب	از امام اہلسنت
	قوارع القہار	از امام اہلسنت
	اظہار الحق الجلی	از امام اہلسنت
	فتاویٰ الحرمین	از امام اہلسنت
	سبحان السبوح	از امام اہلسنت
	الامن والعلی	از امام اہلسنت
	شرح المطالب	از امام اہلسنت
	ازالہ العار	از امام اہلسنت
	الاستمداد	از امام اہلسنت
	الصمصام	از امام اہلسنت
	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند،

	عند اللہ الاسلام	مفتی محمد انوار القادری النوری
	خون کے آنسو	علامہ مشتاق احمد نظامی
	مفتاح الفلاح	علامہ غلام محمد بن محمد انور
	دلائل المسائل	مولانا محمد یوسف کوٹلوی
	مرآۃ التصانیف	مولانا حافظ محمد عبد الستار کوٹلوی
	خطبات نعیمیہ	مولانا مفتی احمد یار خان گجراتی
	شان حبیب الرحمٰن	مولانا مفتی احمد یار خان گجراتی
	مذاہب اسلام	علامہ نجم الغنی
	میزان الادیان	مولانا دیدار علی شاہ الوری
	احقاق حق	مولانا نعیم الدین مراد آبادی
	مقیاس وہابیت	علامہ مولانا محمد عمر اچھروی
	مقیاس نبوت	علامہ مولانا محمد عمر اچھروی
	مقیاس خلافت	علامہ مولانا محمد عمر اچھروی
	وہابی توحید	مولانا ضیاء اللہ قادری
	تاریخ جماعت رضائے مصطفےٰ	مولانا محمد شہاب الدین رضوی
	تذکرہ علمائے اہلسنت لاہور	مولانا محمود احمد قادری
	تذکرہ علمائے لاہور	علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
	تفسیر حسنات	ابو الحسنات شاہ صاحب
	یادِ برہان	اجمل حسین قادری
	فرقِ خبیث وطیب	اجمل حسین قادری

	ہمارے دوست	اجمل حسین قادری
	پہچان باطل	اجمل حسین قادری
	گمراہی کے چند رہنما	اجمل حسین قادری
	مذہب شیعہ	خواجہ قمر الدین سیالوی
	انوارِ قمریہ	علامہ قاری غلام احمد سیالوی
	فتاویٰ مصطفویہ	از مفتی اعظم ہند
	فتاویٰ فیض رسول	از مولانا فیض رسول امجدی
	فتاویٰ مظہریہ	از مفتی مظہر اللہ دہلوی
	فتاویٰ حدیثیہ	از ابن حجر مکی
	تحفۂ اثنا عشریہ	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
	حیات فضل حق خیر آبادی	محترمہ ڈاکٹر قمر النساء
	البریلویہ کا تنقیدی جائزہ	علامہ شرف قادری
	شیشے کے گھر	علامہ شرف قادری
	امام احمد رضا اپنے اور غیروں کی نظر میں	علامہ شرف قادری
	کلمہ علی ولی اللہ غلط ہے	مولانا محمد شفیع قادری
	ایک اہم فتویٰ	مولانا وصی احمد محدث سورتی
	دار العلوم منظر الاسلام اور دار العلوم دیوبند	مولانا حسن علی رضوی
	سفید و سیاہ	مولانا کوکب نورانی
	تبصرہ علی التذکرہ	محمد عالم امرتسری

	تبصرہ مذہبی	مولانا سردار احمد قادری رضوی
	مودودی عقیدے	مولانا سردار احمد قادری رضوی
	دستور جماعت اسلامی ہند	مولانا محمد مدنی کچھوچھوی
	اسلام کا تصور الٰہہ اور مودودی	مولانا محمد مدنی کچھوچھوی
	نظریہ عبادت اور مودودی	مولانا محمد مدنی کچھوچھوی
	دستور جماعت اسلامی ہند	مولانا صوفی اللہ دتہ
	اسلام کے بدترین دشمن	مولانا صوفی اللہ دتہ
	حدیث مجدد اور مودودی	مولانا صوفی اللہ دتہ
	مودودی اور اسلام	علامہ محمد شفیع اوکاڑوی
	جماعت اسلامی کا شیش محل	علامہ مشتاق احمد نظامی
	جماعت اسلامی کا تنقیدی جائزہ	علامہ ارشد القادری
	ردتجدید احیائے دین	مولانا علی حسین مدنی
	آئینہ مودودیت	علامہ سید احمد سعید کاظمی
	دو جماعتیں	مولانا ابوداؤد محمد صادق
	مودودی حقائق	مولانا ابوداؤد محمد صادق
	رسالہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	زیر سرپرستی مولانا ابوداؤد محمد صادق
	سیرت صدر الشریعہ	حافظ عطاء الرحمٰن ایم اے
	وید کا بھید	مولانا قطب الدین برہم چاری
	دیوبند کی شوخی	مولانا قطب الدین برہم چاری
	دیانند کی شیخی	مولانا قطب الدین برہم چاری

	الکادیہ علی الغاویہ	مولانا محمد عالم امرتسری
	دعوت انصاف وعمل	مولانا سید سعید الحسن شاہ
	باطن اپنے آئینہ میں	مولانا محمد صدیق ملتانی
	اشتہار بلتستان	اہالیان بلتستان
	پیکان جانگداز	مطبوعہ بریلی
	مسلک اعلیٰ حضرت علمائے دیوبند کی نظر میں	مولانا اللہ بخش نیّر
	راہ حق	مولانا مظفر اقبال قادری

حواشی کے ماخذ

غیر اہلسنت کتب جن سے بالواسطہ اور بلاواسطہ حوالے لگائے گئے ہیں۔

نام کتاب	دین/مذہب/مسلک	نام کتاب	دین/مذہب/مسلک
ستیارتھ پرکاش	آریہ	اُوستا	مجوسیت
انجیل یوحنا	عیسائیت	انجیل متی	عیسائیت
انجیل لوقا	عیسائیت	پولس کا خط	عیسائیت
مسئلہ کفارہ	عیسائیت	موسیٰ کی پہلی کتاب	عیسائیت
قدیم آبائی بزرگ	عیسائیت		
انوار نعمانیہ	رافضیت	حیات القلوب	رافضیت
بحرالجواہر	رافضیت	فتوی مجتہد لکھنؤ	رافضیت
مجمع البحرین	رافضیت	جلا العیون	رافضیت
احتجاج طبری	رافضیت	رجال کشی	رافضیت
اصول کافی	رافضیت	فروع کافی	رافضیت
تذکرۃ آئمہ	رافضیت	ناسخ التواریخ	رافضیت
تبلیغ رسالت	قادیانیت	ایک غلطی کا ازالہ	قادیانیت
دافع الوسواس	قادیانیت	تذکرہ اربعین	قادیانیت
مکتوبات احمدیہ	قادیانیت	تحفہ گولڑویہ	قادیانیت
حقیقۃ الوحی	قادیانت	خطبہ الہامیہ	قادیانیت
تطہیر الولیاء	قادیانیت	افادات قاسمیہ	قادیانیت

دافع البلاء	قادیانیت	اعجاز احمدی	قادیانیت
کشتی نوح	قادیانیت	ضمیمہ انجام آتھم	قادیانیت
ازالہ اوہام	قادیانیت		
آخری مضامین	نیچریت	حیات جاوید	نیچریت
آزاد کی کہانی ان کی اپنی زبانی	نیچریت	تفسیر ترجمان القرآن	نیچریت
طلوع اسلام	پرویزیت (چکڑالویت)	لغات القرآن	پرویزیت (چکڑالویت)
مفہوم القرآن	پرویزیت (چکڑالویت)	تبویب القرآن	پرویزیت (چکڑالویت)
مطالب الفرقان	پرویزیت (چکڑالویت)		
تواریخ عجیبہ	وہابیت	الفیصلہ الحجازیہ	وہابیت
موج کوثر	وہابیت	ترجمہ قرآن وحید الزمان	وہابیت
عرف الجادی	وہابیت	فتاویٰ ستاریہ	وہابیت
فتاویٰ ثنائیہ	وہابیت	صحیفہ اہلحدیث	وہابیت
اخبار اہلحدیث	وہابیت	نیل الاوطار	وہابیت
بدور الاہلہ	وہابیت	روضہ ندیہ	وہابیت
ضمیمہ المنیر الشہابی	وہابیت	نزل الابرار	وہابیت
ایضاح الحق	وہابیت	ادلہ الواہیہ	وہابیت
ماہ محرم اور موجودہ مسلمان	وہابیت	یکروزی تقویت الایمان	وہابیت

شہید کربلا اور یزید	ناصبیت	خلافت اور ملوکیت	ناصبیت
حضرت معاویہ کی سیاسی زندگی	ناصبیت	سیدنا معاویہ کی تاریخی وشرعی حیثیت	ناصبیت
سوانح عمری مولوی عبداللہ	غیر مقلدیت	البصائر	غیر مقلدیت
الدرالکامنہ	غیر مقلدیت	الدراسات اللبیب	غیر مقلدیت
اعتصام سنہ	غیر مقلدیت	ہدیۃ المہدی	غیر مقلدیت
فقہ محمدیہ	غیر مقلدیت	اہلحدیث کا مذہب	غیر مقلدیت
تذکرہ مشرقی	خاکساریت	اشارات مشرقی	خاکساریت
خطبات لکھنؤ	خاکساریت	دین خالص	کیماڑیت
رسائل ومسائل	مودودیت	تفہیمات	مودودیت
کشمکش	مودودیت	ماہنامہ ترجمہ القرآن	مودودیت
تنقیحات	مودودیت		
من الظلمت الی النور	دیوبندیت	الافاضات الیومیہ	دیوبندیت
قصص القرآن	دیوبندیت	معاشیات اور اسلام	دیوبندیت
ایک اسلام	دیوبندیت	تفسیر ماجدی	دیوبندیت
سوانح قاسمی	دیوبندیت	مسلمانوں کا روشن مستقبل	دیوبندیت

مولانا احسن نانوتوی	دیوبندیت	روداد مدرسہ دیوبند	دیوبندیت
کیل یوسفی	دیوبندیت	ارواح ثلاثہ	دیوبندیت
بہشتی زیور	دیوبندیت	براہین قاطعہ	دیوبندیت
بلغتہ الحیران	دیوبندیت	ماہنامہ تجلی دیوبند	دیوبندیت
امداد الفتاویٰ	دیوبندیت	فتاویٰ رشیدیہ	دیوبندیت
مرثیہ گنگوہی	دیوبندیت	تحذیر الناس	دیوبندیت
رسالہ تقدیس	دیوبندیت		

عامی کتب

ابن خلکان	فرہنگ آصفیہ	فیروز اللغات	فلسفہ اسلام
تلبیس ابلیس	تاریخ نیازی قبائل	کلچر کے روحانی عناصر	انسائیکلوپیڈیا
مذاہب اسلامیہ	مذاہب اسلام کا تقابلی مطالعہ	اسلام تیرا دیس ہے	مذاہب عالم

حفاظت ایمان کا نسخہ

(1) اہل سنت و جماعت کے ساتھ ہمہ وقت وابستہ رہیں اور اہل سنت کے مابین اختلافات (جو کہ موجب رحمت ہیں) کی وجہ سے مسلک کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سنی علماء و اولیاء کی غیبت اور ان پر طعن و تشنیع ہرگز نہ کریں۔

(2) باطل فرقوں وصلح کلی لوگوں کی دوستی، ان کی مجالس ومحافل سے اجتناب کریں نیز ہر قسم کے دوست کی جانچ پڑتال کریں۔ نیز بد مذہب عالم کی بات ہرگز نہ سنیں خواہ وہ اپنے حلقہ میں کتنا ہی معظم ہو، خواہ کتنا ہی دینی یا دنیاوی عہدے پر ہو اس کے ساتھ ترش روئی کے ساتھ پیش آئیں۔

(3) اولاد کو بدعقیدہ لوگوں سے دینی تعلیم نہ دلوائیں وگرنہ ان کے باطل مذہب پر ہونے کا خدشہ ہے اور اسی طرح ایصال ثواب جیسے عظیم تحائف سے بھی محروم رہیں گے۔

(4) بد مذہبوں کے ساتھ شادی بیاہ ہرگز نہ کریں اگرچہ یہ نیت ہو کہ انہیں اپنے مسلک پر لائیں گے۔

(5) بدمذہبوں کی کتب کا مطالعہ نہ کریں کہیں کم علمی کی بناء پر غلط بات نہ پچنگی نہ پا جائے اور ان کی کتب کی تشہیر و تقسیم سے گریز کریں۔

(6) اسلامی بہنیں بھی خیال کریں۔ بسا اوقات محلّہ کی عورتیں محفل میلاد کے نام پر بلا کر باطل مذاہب کا پرچار کرتی ہیں۔ اگر ایسا ہو تو ایسی محافل میں شرکت نہ کریں۔

(7) دنیاوی حسن پر فریفتہ ہو کر نسوانی (غیر) محبت سے بچیں وگرنہ شیطان کسی طور پر بھی بہکا سکتا ہے۔

(8) جنات کی دوستی، بے عمل اور جاہل پیر، سفلی عملیات، چلہ جات نیز بغیر علم کے

تصوف سے گریز کریں۔

(9) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں بالخصوص نعمت عظمیٰ دولتِ ایمان وشرف امت محمدی کا شکر ادا کرتے رہیں۔

(10) مرشد کامل سے بیعت ضرور ہوں۔(مرشد کامل کے لئے چار شرطیں ہیں)

(۱) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو

(۲) شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو۔آج کل بہت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں حتی کہ وہابیہ نے مکاری کے لئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط۔

(۳) عالم ہو۔عقائد اہل سنت سے پورا واقف ہو۔

(۴) فاسق معلن نہ ہو۔اقول: اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل ہے۔

(ماخوذ "بیعت وخلافت" از امام اہلسنت)

(11) ادائیگی فرائض کے ساتھ ساتھ کلمہ شریف کا ورد اور زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں بالخصوص نام اقدس ادا کرتے وقت اور سُن کر تو ضرور درود شریف پڑھیں اور رجوع مرشد کو معمول بنائیں۔

(12) مسواک سنت انبیاء ہے اسے اپنائیں۔(علماء فرماتے ہیں کہ مسواک کے عادی کو وقت مرگ کلمہ نصیب ہوتا ہے)۔

(13) مومنین سے دوستی رکھیں اور اولاد کو بھی مسلک حق پر قائم رہنے کی نصیحت و وصیت کریں۔

(ماخوذ "ہمارے دوست" از اجمل حسین قادری مطبوعہ روحانی پبلشرز لاہور)

گمراہی کے چند رہنما

جس میں گمراہ گر رہنماؤں
کا تعارف، تعلیم و تہذیب،
گمراہ گر کتب، عقائد و نظریات
اور ان کی عبرتناک موتیں
اور ان کے چھوڑے ہوئے
فتنوں پر مختصر مگر مدلل اور جامع

از قلم
اجمل حسین قادری

مکتبہ نوریہ رضویہ پان منڈی سکھر
سُنی کتب خانہ دکان 2 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
فون نمبر: 7247395